بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

تیرے نام کا شجر ...

کچھ باتیں:

ایک بہت ہے مختلف انداز کی تحریر جس کی کہانی بہت عرصے سے میرے ذہن میں بن رہی تھی ...حالانکہ مجھے ڈر بھی ہے کے پڑھنے والے اِس ناول کی کہانی کو کس انداز میں لیتے ہیں ...پر میں ان کرداروں میں اتنی مگن ہو گئی تھی کے پہلا ناول ختم کُرتے ہی میں نے اسے لکھنا شروع کر دیا ...

اِس ناول میں، میں نے ہمارے معاشرے کی بہت ساری تاریک بد صورت حقیقتوں کو اپنے خوبصورت لفظوں میں ڈھال کے آپ لوگوں تک پہنچایا ہے...میری کوشش ہے کے پڑھنے والوں پے ناول کا ایک مثبت اثر ہو...اب دیکھنا ہے کہ میری کوشش آپ تک پہنچی کہ نہیں ...اپنی رائے دینا مت بھولیے گا ....بہت ساری دعاؤں کے ساتھ ...

عائشہ آفتاب علی

ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ

New Era Magazine

منگنی کی تقریب پورے زوروں پہ تھی ...ابھی ابھی انگوٹھی کے تبادلے کی رسم ختم ہوئی تھی ...زمین پہ جگہ جگہ گلاب کی پتایاں بکھری ہوئی تھیں اور سٹیج سے مستقل ہوٹنگ اور گانوں کا شور بلند ہو رہا تھا ...نئے نئے رشتے میں بندھے جوڑے کے چہروں سے پھوٹتی خوشی کی کرنیں اسے دور سے بھی صاف نظر آرہی تھیں ...اپنے من پسند رشتوں میں بندھنے کی خوشی کیا ہوتی ہے ...کوئی اِس وَقت اِس جوڑے سے پوچھتا ... جو منگنی ہونے کے بَعْد مستقل ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے...

کسی نے آ کے انہیں کھانا کھلنے کی خبر دی تو وہ کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھ کے اپنا پرس سنبھالتی کھڑی ہو گئی ...ابھی بہت رات تو نہیں ہوئی تھی...بس عشاء کی نماز ہی ختم ہوئی ہو گی پر اسے گھر جانے کی جلدی تھی ...اِس شہر میں ویسے بھی رات کو بہت سناٹا ہوتا تھا اور اگر غلطی سے بارش ہو جائے تو اسے گیلی سڑکوں سے بہت خوف آتا تھا ... کراچی اور لاہور میں ساری زندگی گزارنے کے بَعْد اِس روکھے پھیکے شہر میں اس کا دل بالکل نہیں لگ رہا تھا ... برابر میں بیٹھی حرا نے اسے کھڑے ہوتے دیکھا...

"ابھی تو بہت رش ہو گا کھانے پہ ...کچھ دیر صبر کر لو ...ہم ساتھ کھانا لینے چلتے ہیں ..."

اپنے ہلکے پیلے رنگ کے شیفون کے دوپٹے کو کندھوں پہ برابر کرتی وہ ہنستے ہوئے

پرس سے گاڑی کی چابی نکال کے حرا کی طرف گھومی ...

"نہیں میں گھر جا رہی ہوں ... کھانے کے لیے نہیں ..."اس نے فریحہ کی تلاش میں نظریں ادھر اُدھر دوڑائیں ...

"پر ابھی تو کھانا شروع ہوا ہے ...کچھ تو کھا لو ...فریحہ برا مانے گی ..."حرا بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی ہوئی ...

"نہیں اسی کے خیال سے تو میں آ بھی گئی تھی ورنہ میں کہاں شرکت کرتی ہوں ایسے فنکشنز میں ...الجھن ہوتی ہے مجھے شور شرابے سے ...اگر اتنے کم عرصے میں فریحہ سے اتنی اچھی دوستی نہ ہوئی ہوتی تو کبھی بھی نہیں آتی ..." سٹیج کے پاس اسے آخر فریحہ نظر آ ہی گئی تھی ...

"میں اس سے مل کے نکلتی ہوں ...تُم کھانا کھاؤ اور اب دو دن بعد اسکول میں ملاقات ہو گی..."حرا کو خدا حافظ کرتی وہ ہنستے مسکراتے خوشی سے مہکتے لوگوں کے درمیان سے چلتی ہوئی سٹیج تک پہنچی اور فریحہ سے رخصت لی ...

"کھانا تو کھا لو اتنی جلدی کیا ہے جانے کی ...ابھی تو ٹھیک سے رات بھی نہیں ہوئی اور تمہیں بھاگنے کی فکر پڑ گئی ہے..."فریحہ نے اس کے جانے کی جلدی میں شور مچا دیا ...

"نہیں فریحہ ...مازن پریشان ہو رہا ہو گا ...میں اسے اکیلا چھوڑ کے رات کو کبھی کہیں

New Era Magazine

نہیں جاتی بس تمہاری وجہ سے آگئی تھی ...اب جانے کی اجازت دے دو..."اس نے پرس سے ایک لفافہ نکال کے فریحہ کے ہاتھ پہ رکھا ...

"یہ تمہاری بہن کے لیے ہے ...میں کوئی تحفہ نہیں لے سکی ...میری طرف سے تم سب کو بہت بہت مبارک ہو ...اللہ نصیب اچھے کرے اور بہت ساری خوشیاں دکھائے ..."اس نے فریحہ کا ہاتھ پکڑ کے اس کی بہن کو دل سے ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا ...

"تمہارا بہت شکریہ کہ تم آئیں اور شرکت کی ...اتنے تھوڑے سے دنوں میں تم سے اتنی اچھی دوستی ہو گئی ہے ...مجھے بہت اچھا لگا تمہارا آنا ...دل تو نہیں کر رہا کہ تم ابھی جاؤ پر چلو جیسے تمہیں اچھا لگے ..."

فریحہ کی بات سن کے وہ بھی ہنس دی ...ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ ...ابھی صرف چھ مہینے ہی تو ہوئے تھے اسے بیکن ہاؤس میں نوکری کرتے ہوئے ...وہ حرا اور فریحہ بڑی کلاسز کو پڑھا رہی تھیں ...تینوں میں تھوڑے ہی عرصے میں بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی ...

فریحہ سے مل کے وہ پلٹی اور دو قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ سائڈ سے بھاگ کے آتی ایک بچی اس سے زور سے ٹکرا کے نیچے گری ... سنبھلنے کے لیے وہ بھی تیزی سے ایک قدم

New Era Magazine

پیچھے ہٹی اور پھر زور سے کسی اور سے ٹکرائی ...پرس اور چابی ہاتھ سے نکال کے زمین پہ گرے ...اِس لمحوں کی ٹکراور تیزی کے نتیجے میں کھانے سے بھری ایک پلیٹ بھی زمین پہ گری تھی ...وہ چکرا کے آگے گرنے کو تھی جب پیچھے سے دو ہاتھوں نے اسے مضبوطی سے پکڑ کے منہ کے بل گرنے سے بچایا ...پھر اسے ایک سائڈ پے کر تا وہ بچی پہ جھکا ...

اپنے گھومتے ہوئے سر کو پکڑے وہ دوبارہ ہوش میں آئی اور نیچے بیٹھی ... اِس سے پہلے کے وہ جھک کے بچی کو دیکھتی اس کا سارا دھیان سامنے بیٹھنے والے کے کُرتے میں الجھا تھا ...سب سے پہلی نظر آف وائٹ دامن پے لگے ہلکے ہلکے تیل کے دھبوں پہ گئی ... گرتی ہوئی کھانے کی پلیٹ نے اس کے کپڑے خراب کیے تھے ...ذرا نظر اٹھی تو ارا سلک کے کُرتے میں نمایاں سنہری تار پہ گئی ...اس سے اُوپر اُٹھی تو کُرتے کی پٹی پے لگے تین چھوٹے چھوٹے سنہری بٹنز دیکھ کے اس کی نظریں ایک لمحے کے لیے جم گئی تھیں ...وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی ...

وہ ابھی بھی سر جھکائے پوری طرح اس روتی ہوئی بچی کی طرف متوجہ اپنے ہاتھوں سے اس کے کپڑے جھاڑ رہا تھا ...گھنے سیاہ بالوں سے جھکا ہوا سر پوری طرح بچی کی طرف گھوما ہوا تھا ...

New Era Magazine

"ویسے تو اور بھی کئی کُرتے ہوں گے..." ایک لمحے کے لیے اسے کچھ اور خیال آیا تھا

...دوسرے ہی لمحے وہ نارمل ہوئی پر کانوں میں پڑھنے والی آواز نے اس کا سارا شک

یقین میں بدَل دیا ...

"بیٹا آپ ٹھیک ہو ...آپ کو کہیں لگی تو نہیں..." اس نے کھلی آنکھوں سے نیچے بیٹھے

شخص کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا ...

"یہ آواز..." ہاں یقیناوہی آواز تھی ...

"یہاں اِس شہر میں !!! ..."اس نے بے یقینی سے سر ہلایا ...

"کیوں...!!!"

"کب سے...!!!" وہ اپنے سن ہوتے ذہن کے ساتھ اس کے سر کو دیکھتی رہ گئی ...

مانا کے چھ سالوں بعَد کانوں میں پڑی تھی پر اِس آواز کو وہ کیسے بھول سکتی تھی ...شک

تو اسے تب ہوتا جب اِس آواز کی گردش ان گزرے سالوں میں کہیں گم ہوئی ہوتی ...

ایک سیکنڈ کے بھی ہزارویں حصے میں وہ پلٹی تھی ...اِس سے پہلے کے سامنے والے کی

نظر اس پہ پڑتی ...وہ یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی ... نظروں کے سامنے ہال کا دروازہ

تھا ...اس نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کی ...کافی لوگ راستے میں کھڑے تھے ...وہ

سب کے درمیان سے نکلتی چلی گئی ...کچھ قدم آگے ہی بڑھی تھی کے اس نے پھر

وہی آواز سنی ...

"سنیں..."وہی بھاری لہجہ ... پیچھے سے آنے والی آواز ذرا قریب سنائی دی ...وہ ضرور پیچھے ہی آ رہا تھا ...اس نے اور تیزی سے اپنے قدم بڑھائے ...

"بات سنیں رکیں ..."وہی شائستگی ...وہی نرمی ...وہ بھاگ کے ہال کا دروازہ پار کرنے والی تھی ...

"ایکسکیوزمی خاتون ...آپ کا پرس اور چابی ..."اور اس کے بھاگتے قدموں کو بریکس لگے تھے ... جیسے کسی نے گلے میں پڑا پھندا زور سے پیچھے کی طرف کھینچا ہو ...اس نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کی ...پرس اور چابی تو اٹھانا یاد ہی نہیں رہے تھے ...

اتنے رش اور شور میں بھی اس کے قدموں کی آواز سب سے اونچی تھی ...ہال میں لگی لال نیلی پیلی ہری بتیاں اور ارد گرد کے لوگ ایک ساتھ دھندلے ہوتے چلے گئے ... قہقہوں اور اِسپیکر پے بجتے گانوں کی آوازیں دھیمی ہوتی چلی گئیں ...اس کے ایک ایک قدم کی آہٹ پاس آتی گئی ...وہ بہت آہستہ سے گھومی تھی ... جانتی تھی اب فرار ناممکن تھا اور حیران ہونے کی باری اب سامنے والے کی تھی ...جو دو قدم کے فاصلے تک آ چکا تھا ...

"بیلا" اس کی حیرت سے بھرپور آواز سنائی دی ...پھر کچھ پل کی خاموشی تھی ...بیلا

New Era Magazine

نے جھکی نظریں اٹھا کے اسے دیکھا تو اپنے چہرے پے مچلتی اس کی حیران نگاہیں دیکھتے ہوئے آہستہ سے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا ...اسی سکتے کے عالم میں سامنے کھڑے شخص نے چابی اور پرس بیلا کے حوالے کر دیا ...

" کیسے ہو..." ایک رسمی سی بات جو اسے فوری سمجھ میں آئی ...اس کی حیرانی اب ایک ہلکی سی مسکراہٹ میں بدلی تھی ...اتنے عرصے بَعد اسے اپنے سامنے دیکھ کے وہ خوشگوار سکتے میں تھا ...

"میں ٹھیک ہوں ... تُم کیسی ہو ..."وہ ہوش میں آیا تھا ...ایک قدم اور آگے ہو کے اس نے درمیانی فاصلے کو کم کیا ...

"بس ٹھیک ٹھاک ...پاکستان کب آئے اور یہاں کیسے..." بیلا نے بھی حیران ہونے کی ناکام کوشش کی ...اس کی آنکھوں کی حیرانی کچھ اور بڑھی تھی ...

"میں تو تین سال سے پاکستان میں ہی ہوں ... تُم نہیں جانتیں کیا..." بیلا نہیں میں اپنا سر ہلاتی نظر آئی اور پِھر ہنسی دی تھی ...

"مجھے کیسے پتہ ہو گا..." اس نے انجان بن کے کندھے اچکائے تو اس شخص نے بھی اپنی حیرانی کو قابو میں کیا ...

New Era Magazine

"میں کل ہی اسلام آباد آیا ہوں ...لڑکے کے والد میرے ہیڈ ہیں اِس شہر میں تو ابھی کسی اور کو جانتا نہیں ہوں تو انہوں نے دعوت دی تھی ...تُم یہاں کیسے... " وہ اب تک اس کے سامنے ہونے پر حیران تھا ...آواز سے خوشی چھلک رہی تھی ...

خوف کی ایک لہر نے بیلا کو اپنے حصار میں لیا ...اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا ...کیا وہ یہاں کچھ دنوں کے لیے آیا تھا ...یا بس آگیا تھا ...ایک سانس لے کے بیلا نے اس کے پوچھے گئے سوال پہ دھیان دیا ...

"دلہن میری دوست کی بہن ہے ...اسی نے بلایا ہے... "وہ یہاں سے فوری نکلنا چاہتی تھی ...اِس سامنے کھڑے شخص سے وہ جتنی باتیں کرتی وہ اتنا ہی ذہن پہ سوار ہو کے سوچوں کو پڑھنے کا فن جانتا تھا ...اس نے پلٹ کے پیچھے دروازے کی طرف دیکھا ...

"نہیں ...میرا مطلب ہے اسلام آباد کب آئیں ...کب سے ہو یہاں ..."وہ شروع ہو چکا تھا اور اسے کسی طرح جان بچانی تھی ...بیلا کے اعصاب خوف سے جواب دینے لگے تھے ...

"ہم چھ مہینے پہلے ہی شفٹ ہوئے ہیں یہاں ..."اس نے مختصر سا جواب دیا ...سر بری طرح چکرایا تھا ...اچانک بیلا نے اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوتے دیکھی ...

وہ ایک بار پِھر حیران ہوتا ذرا سا بیلا کی طرف جھکا ...

New Era Magazine

"کیا تُم مجھے دیکھ کر بھاگ رہی تھیں ..."اس کی آنکھوں میں الجھن تھی ...

"نن ... نہیں ...ایسی بات نہیں ہے ...میں بس نکل ہے رہی تھی گھر کے لیے ...اِس شور سے سر میں درد ہونے لگا ہے ...مجھے عادت نہیں ہے اتنے ہنگاموں کی ...“بیلا نے اپنے ہاتھ سے ماتھا پکڑا ...

"بیٹھ جاؤ یہاں ..."اس نے سائڈ پے پڑی خالی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا ...واقعی اِس وَقت اسے بیٹھنے کی ضرورت تھی ...خاموشی سے ایک کرسی پے ٹک گئی ...اس نے جیب سے موبائل نکال کے ایک کال کی ...

"ہیلو ...موسیٰ ... کسی فارمیسی سے سر درد کی گولی لے آؤ اور مجھے ہال میں اندر آ کے دے جاؤ ...کون سی ...سب کا ایک ایک پتا لے لو ..."

موبائل واپس جیب میں رکھ کے پاس سے گزرتے ہوئے ویٹر کی ٹرے میں سے ایک گلاس پانی کا اٹھایا ...پِھر اس کے برابر میں ایک کرسی چھوڑ کے بیٹھا ...دونوں کچھ لمحے خاموشی سے سر جھکائے بیٹھے رہے ...پِھر بیلا نے سر اٹھایا ...

"تم نہیں سیٹ ہو سکے انگلینڈ میں..." اور اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا ...وہ اپنے دونوں ہاتھ آپس میں مسل رہا تھا ...پِھر ہنسا اور ہنستے ہوئے سر ہلایا ...

"ہاں ... !!! کافی ساری باتیں جو میں سوچتا تھا کہ ہو سکتی ہیں ... نہیں ہوئیں ..."سر

اٹھا کے اس نے بیلا کو دیکھا ...

"ان میں سے ایک انگلینڈ میں سیٹل ہونا بھی تھا ...دو سالوں میں ہی بور ہو گیا تھا ... تیسرا سال بڑی مشکل سے گزرا پِھر واپس آگیا..." کچھ پل بیلا کی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد اس نے پِھر سر جھکا لیا ...

"سونیا کیسی ہے...!!!" اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کے بیلا نے سوال کیا ...وہ یقیناً آج اور کل میں کہیں کھویا ہوا تھا ...

"سونیا ٹھیک ہے ...آج کل لندن میں ہے ...ایک بیٹی ہے..." وہ ایک پل کے لیے رکا تھا ...پِھر جیب سے موبائل نکال کے اس کو پیاری سی بچی کی تَصوِیر دکھائی ...

"حنا..."بیلا نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا اور مسکرا دی ...

"بلکل سونیا کی کاپی ہے ... چھوٹی سونیا..." بہت خاموشی سے تَصوِیر دیکھتے ہوئے اس پے اپنی انگلی پھیری ...اتنے میں موسیٰ تین چار سر درد کی گولیوں کے پتے ہاتھ میں لیے اسے ڈھونڈتا ہوا چلا آیا ...

"یہ لیں سر..." اس نے چاروں پتے اور پانی کا گلاس بیلا کے سامنے کیے ...ایک گولی کھا کے بیلا نے باقی کے سارے پتے پرس میں رکھ لیے ...اِس شخص سے کسی بھی قسم کی بحث بیکار تھی ...

"ان سب لوگوں میں سے تمہارا شوہر کون سا ہے..." اس نے ہال میں چاروں طرف نظر آنے والے لوگوں کو دیکھ کے سوال کیا ...آج پہلی بار اس نے یہ سوال پوچھنے کی ہمت کی تھی ...

"میرے شوہر آج نہیں آئے ...کچھ مصروف تھے ...میں اکیلی ہی آئی تھی..." بولتے ہوئے وہ کھڑی ہوئی تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا ...

"اب مجھے چلنا ہے ...دیر ہو گئی ہے..." وہ اپنی بات ختم کر کے پلٹی ہی تھی کہ پیچھے سے فریحہ تیز تیز چلتی ہوئی آئی ...

"رکو بیلا..." وہ ہنستی ہوئی پاس آئی ...

"تم نے کھانا نہیں کھایا نا ...میں نے تھوڑا سا کھانا پیک کروا دیا ہے ...گھر جا کے کھا لینا ..." اس نے بیلا کے ہاتھ میں دو تین کھانے کے ڈبے پکڑائے ...

"اس کی کیا ضرورت تھی فریحہ..." وہ حیران ہوئی ...

"لے لو یار ...مازن کے لیے ہے..." بیلا اپنی جگہ کھڑے کھڑے سن ہوئی تھی ...

"اگر تُم اسے لے آتیں تو کتنا اچھا ہوتا ...میری طرف سے اسے خوب پیار کرنا ...میں کسی دن ملنے آؤں گی اس سے..." بیلا سے مل کے وہ پھِر محفل میں غائب ہوں چکی تھی ...اس نے ایک نظر فریز ہوئے شخص پہ ڈالی اور اسے خدا حافظ کرتی تیزی سے

باہر نکال آئی ...

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اپنی گاڑی تک آئی تھی ... جتنی جلدی ہو سکے اسے یہاں سے نکلنا تھا ... پیچھے کا دروازہ کھول کے کھانا سیٹ پے رکھا...پلٹی ہی تھی کے وہ سامنے سے بھاگ کے پاس آتا نظر آیا ...

"بیلا..." وہ پاس آ کے رکا اور حیرت سے سر ہلا رہا تھا ...

"یہ کیا کہہ رہی تھی ... کس کا ذکر کر رہی تھی..." اس کے چہرے کی حیرت آہستہ آہستہ سختی میں تبدیل ہونے لگی ...

"کسی کا نہیں..." بیلا نے چابی لگا کے گاڑی کا دروازہ کھولا تو ایک قدم آگے ہو کے وہ بیلا اور دروازے کے بیچ میں کھڑا ہوا تھا ....بہت آہستہ آہستہ رک رک کے سوال کرتے ہوئے نظریں اس کے چہرے پے جمائیں ...

"یہ ... کس کا ...ذکر ... کر رہی تھی بیلا !!!..." اور بیلا بس اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے دیکھتی رہ گئی ...اس کی آنکھوں کے گوشے نم ہونا شروع ہوئے تھے ...وہ آج بھی بالکل اسی طرح سوال کر رہا تھا...ایک بارِ پھر وہ اس سے ڈری تھی ... جیسے چھ سال پہلے ڈری تھی ...

دونوں ایک بارِ پھر آمنے سامنے تھے ...

اس کے پاس سوالوں کا ڈھیر تھا ...

اور یہاں مکمل خاموشی ...

جھکا ہوا سر ...

شرمندگی ...

بے بسی کے آنسو آج پھر بیلا کی آنکھوں میں بھرتے چلے گئے ...

آج زندگی میں دوسری دفعہ بیلا سبحان کو تابش حسنین سے ڈر لگا تھا ...ایک بار پھر اس کے ماتھے کے بل وہ گن سکتی تھی ...آنکھوں میں اترتا دکھ دیکھ سکتی تھی ...وہ پھر اِس پیارے سے شخص کو تکلیف دینے کی وجہ بنی تھی جو اسے جان سے زیادہ پیارا تھا ...جسے ان گزرے چھے سالوں میں بیلا نے ہر پل ...ہر لمحہ ...ہر گھڑی یاد کیا تھا ...

"جواب دو..." اس کے اعصاب ابھی بھی تنے ہوئے تھے ...لہجے کی سختی اور بڑھ گئی تھی ...

"میری بات کا جواب دیے بغیر تُم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی بیلا..." وہ غصے سے سر ہلاتا رہ گیا ...

"پلیز مجھے جانے دو تابش..." اس کے سینے پے ہاتھ رکھ کے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی تو کُرتے کی پٹی پے لگے وہ تین چھوٹے چھوٹے بٹن اس کے ہاتھ کے نیچے

دبے تھے ... نظریں اس کے سینے پہ جمی تھیں ... یہ کیسا احساس تھا ...تکلیف سے آنکھیں خود بخود بند ہو گئی ...

"تمہاری ہمت پہ میں حیران ہوں بیلا ... تُم میرے ساتھ یہ کیسے کر سکتی ہو ..."

لال ہوتی آنکھوں سے وہ دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑے جھنجھوڑنے لگا ...

"تم کیسے میرے ارمانوں سے کسی اور کا گھر سجا سکتی ہو!!! ... کس نے دیا یہ حق تمہیں !!!..." وہ اپنی جگہ چُپ کھڑی تھی ...اِس شخص کا سارا غصہ جائز تھا ...

"جواب دو مجھے..." اس کا سر جھکا تھا ...

"ڈیم یو بیلا!!! ..." وہ چلایا تھا ...اپنا مکا بہت زور سے گاڑی پہ مارا ...

"کتنا حوصلہ ہے نا تُم میں ... تمہیں کبھی خیال نہیں آیا کے اگر کبھی زندگی میں میرا سامنا ہوا تو تُم کیا جواب دو گی..."

بیلا کے پاس کوئی جواب نہیں تھا ...اس کا سر ابھی بھی جھکا ہوا تھا ...اس کی آنکھوں سے تیزی سے بہتے آنسو دیکھ کے وہ چُپ ہوا ...پِھر دو قدم پیچھے ہٹا ...گاڑی کا دروازہ کھول کے بیلا نے گاڑی اسٹارٹ کی ...اس نے وہیں کھڑے کھڑے غصے سے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور پِھر چیخا ...

"ہاں جاؤ !!!...چلی جاؤ!!!...بس یہی کر سکتی ہوں تُم ... جب کسی بات کا جواب

New Era Magazine

نہیں ہو تمہارے پاس تو ہمیشہ ...ہمیشہ وہاں سے فرار ہو جاتی ہو ...اِس کے علاوہ کچھ نہیں آتا تمہیں..."

غم و غصے سے بھرا وہ اسے جاتا دیکھتا رہا ....بیلا پارکنگ سے گاڑی نکال کے اس کے سامنے سے لے گئی اور وہ ایک بار پھِر بے بسی سے سر پکڑے اسے دیکھتا رہ گیا ...

وہ سارا راستہ روتی ہوئی گھر تک پہنچی ...کالونی کے گیٹ سے کچھ پہلے گاڑی سڑک پے روک کے اپنے آنسو صاف کیے ...گاڑی میں پڑی پانی کی بوتل کو منہ سے لگا کے دو گھونٹ لے کے بوتل واپس رکھی ...دونوں ہاتھوں سے اسٹیرنگ پکڑ کے دو تین لمبے لمبے سانس لیے ...

اور ......ایک بار پِھر حوصلہ ٹوٹ گیا تھا ...آنسو پِھر بکھرنے لگے تھے ...

اسٹرینگ پے سر رکھ کے وہ پھوٹ پھوٹ کے رُو دی ...وہ اچانک ایسے ملے گا یہ کب سوچا تھا ...اس کے تو خیالوں میں بھی نہیں تھا کے زندگی میں کبھی دوبارہ اس سے سامنا ہو گا ... تیزی سے گرتے آنسو اسے اتنے سالوں بَعْد سامنے دیکھنے کی خوشی میں تھے یا اس کے بغیر گزرے پچھلے چھ سالوں کے دکھ میں ...اسے اندازہ نہیں تھا ...پر وہ بہت دیر تک روتی رہی ...ہر دفعہ اپنے چہرے کو صاف کرتی ...ہر دفعہ ایک جھڑی لگتی تھی ...

New Era Magazine

پاس سے دو تین گاڑیاں گزری تھیں تو اندھیری سڑک نظر آئی ...اپنے آنسو صاف کر کے اس نے کالونی کی راہ لی ...رشید گیٹ پے ہی تھا ...اس نے اپنے چہرے کو مزید ٹھیک کیا ... سیما بھابھی ضرور ابھی تک گھر پے ہوں گی ...بہت خیال کرتی تھیں اس کا ...اچھی پڑوس بھی قسمت سے ملتی ہے ...

گھر میں داخل ہوئی تو وہ ٹی.وی دیکھ رہی تھیں ...اسے دیکھتے ہی کھڑی ہو گئیں ...

"اتنی جلدی واپس آگئیں تُم ...میں تو سمجھی تھی کے کم اَز کم بارہ تو ضرور بجاؤ گی..." پرس اور چابی رکھ کے اس نے پہلے کھانا فریج میں رکھا پِھر ان تک آئی ...

"آپ کو تو معلوم ہے کے مجھے ان دعوتوں سے بہت الجھن ہوتی ہے ...اب اگر نئی نوکری کا اتنا لحاظ نہیں ہوتا اور فریحہ سے اتنی اچھی دوستی نا ہوتی تو میں کبھی نہیں جاتی ..." اس نے تھکن سے آنکھیں بند کی تھیں ...

"کیا ہوا ... خیریت ہے ... تُم روئی ہو کیا..." اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے انہوں نے ٹی.وی کی آواز بند کی ...

"نہی بھابھی ...بس تھک گئی ہوں..." اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑا ...

"اسی لیے کہتی ہوں یا تو میاں جی کے پاس چلی جاؤ ...یا پِھر ان کو بولو کے وہ یہاں آ جائیں ...ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ اکیلے رہنا آسان تھوڑی ہے... کتنی بھاگ دوڑ

ہے ...ظاہر ہے تھک جاتی ہو..." اس نے بند آنکھیں کھولی تھیں ...سیما بھابھی کو دیکھ کے ہنس پڑی ...انہیں اپنی یہ پیاری سی پڑوسن بے حد پسند تھی ...دھان پان سی حسین لڑکی ...لگتا ہی نہیں تھا کہ ایک بیٹے کی ماں ہے ...

"مازن سو گیا کیا..." اس نے جوتے اُتار کے ایک کونے میں رکھے ...

"ہاں سو گیا تھا پر سونے سے پہلے بہت رو رہا تھا ...اس کی طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے ...شاید موسم بدلنے کی وجہ سے تھوڑا سا اثر ہے ...میں نے ایک چمچہ پیناڈول سیرپ دیا ہے ... صبح تک دیکھو اگر ٹھیک ہو جائے ...ورنہ کلینک لے چلیں گے..."

وہ کھڑی ہو کے دروازے تک گئیں ...

"اب میں چلتی ہوں ...کچن ابھی تک صاف نہیں کیا تھا ...ایسا نہ ہوا می برتن دھونے لگیں ...انہیں ویسے بھی کام کرنے کا بہت شوق ہے..." وہ ہنستی ہوئی باہر نکلیں ...

"آنٹی کو میرا سلام کہئے گا اور شکریہ کہ آپ نے مازن کا اتنا خیال رکھا ...میں بے فکر تھی..." وہ بھی دروازے تک ان کے ساتھ ہی آئی تھی ...

"پاگل ہو گیا..." سیما بھابھی نے ہنس کے اس کے سر پے ایک ہاتھ لگا یا ...

"اتنا تکلف کرنے کی کیا بات ہے ...یہ برابر والا تو فلیٹ ہے میرا..."

ہنستے ہوئے وہ باہر نکل گئیں ...سارے گھر کی بتیاں بند کر کے وہ مازن کے کمرے تک

گئی ...وہ بے خبر سو رہا تھا ...پاس جا کے اسے پیار کیا ...پھر اس کا ماتھا دیکھا تو ہلکی سے حرارت محسوس ہوئی ...اسے پھر پیار کر کے وہ اپنے کمرے میں آ گئی ... نماز پڑھ کے جب بستر پے لیٹی تو آہستہ آہستہ تکیہ بھیگتا چلا گیا...

ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ

اسے اچانک یہاں ٹرانسفر کیا گیا تھا ...اسلام آباد مارگلہ پولیس اسٹیشن کا چارج لینا تھا ... ویسے تو کراچی میں سب ٹھیک ٹھاک ہی چل رہا تھا پر پچھلے کچھ عرصے سے اس پہ سیاسی دباؤ ڈالا جا رہا تھا ...حالانکہ اسلام آباد نہ تو زون میں آتا تھا نہ ہی صوبائی سطح پے یہ ٹرانسفر ہو سکتا تھا پھر یہ کیسے ممکن ہوا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا ...جب سے اسے آرڈرز ملے تھے وہ ایک کش مکش کا شکار تھا ...پر آنا ضروری تھا ...

"کہیں یہ ٹرانسفر کسی سیاسی سلسلے کی کوئی کڑی نہ ہو..." وہ بس سوچ کے رہ گیا تھا ...

وہ ایک شاندار شخصیت کا ملک تھا ...چھ فٹ سے بھی نکلتا ہوا قد ...کھلتا ہوا گندمی رنگ ...کالی ذہین آنکھیں...بات کرنے میں بے انتہا خود اعتمادی ...ہر گزرتی نظر ایک بار اس پہ ضرور رکتی تھی ...ایک خاص بات جو اس کی شخصیت کا خاصا تھی وہ تھے اس کے کالے لچھے دار بال ... گول گول بالوں کی لٹیں جب اس کے چہرے پے بکھرتیں تو یونیورسٹی کی ہر لڑکی کا دل ان میں الجھ جاتا تھا ...

New Era Magazine

وہ ایس۔پی تابش حسنین تھا... کرائم انویسٹی گیشن اِسپیشَلِسٹ ...انگلینڈ سے ویپن ڈیزائننگ کر کے آیا تھا ...یونیورسٹی کے دنوں میں جب کبھی اسے فارغ وقت ملتا تو وہ چاقو اور پستول کے نئے نئے ڈیزائنز کی تصویریں بنایا کرتا تھا ...اسے منشیات سے سخت نفرت تھی ...دل کرتا تھا کہ نشہ بیچنے والوں کو آگ لگا دے ...

پچھلے دو سالوں سے وہ مجرموں اور ڈرگز بیچنے والوں کے لیے ایک عذاب بنا ہوا تھا ... کسی سے ڈرنا اس نے سیکھا نہیں تھا ...ڈر اور خوف کو اس نے تب دفن کر دیا تھا ... جب اس نے طٰہ کو دفنایا تھا ...اپنا سارا ڈر اور خوف اس نے طٰہ کے ساتھ منوں مٹی تلے دبا دیا تھا ... کتنی دیر اس کی قبر پہ بیٹھ کے رویا تھا اور عہد کیا تھا کے جب تک وہ زندہ رہے گا نشہ بیچنے والوں سے لڑے گا ...پھر دوبارہ کسی کو طٰہ نہیں بننے دے گا ...

فجر کی اَذان سے بھی پہلے وہ کمرے سے باہر تھا ...دل میں عجیب الجھن تھی ...غصہ تھا ...ساری رات آنکھوں میں کٹی ...نیا شہر ...نئی جگہ اور نیا بستر ...ان تمام باتوں کے علاوہ جو رات ہوا ...اس کے بارے میں وہ ابھی تک سوچ رہا تھا کہ وہ خوش ہو یا اُداس ...

پورے چھے سالوں کے بَعد کل رات بیلا سبحان کو اپنے سامنے دیکھ کے اس کا دل ابھی تک سکتے میں تھا ... کبھی وہ اس کے دل کی دھڑکن ہوا کرتی تھی ...آج دل کا درد تھی

... تتلی کی طرح ادھر ادھر اُڑتی تھی اور آج اس کے آنسو صاف کرنے کا بھی اختیار نہیں تھا ...آج بھی اگر وہ آنکھیں بند کر کے سانس لیتا تو اس کی خوشبو اپنے چاروں طرف محسوس کر سکتا تھا ...اس کی بڑی بڑی کالی آنکھوں سے نکلتی روشنی کی کرنیں دیکھ سکتا تھا ...وہ تو تابش حسنین کی کمزوری تھی ...ابھی تک اپنے دل پے اس کے ہاتھ کی گرمی محسوس کر رہا تھا پتا نہیں رات سے کتنی دفعہ اپنا دل مسل چکا تھا ...ذرا بھی تو نہیں بدلی تھی وہ ...بالکل ویسی ہی تھی جیسے چھ سال پہلے ہوا کرتی تھی ...ویسی ہی سادگی ...ویسا ہی دلکش چہرہ ...لمبی کھڑی ناک ...گلابوں جیسی رنگت اور بے حد خوبصورت بال ...کیا بدلہ تھا اس میں ...کچھ بھی تو نہیں ...بس تھوڑی کمزور لگی ... اس کی مسکراہٹ بھی چہرے پے کہیں نہیں تھی ...شاید کچھ گھبرائی ہوئی بھی لگی ...

"ہو سکتا ہے مجھے دیکھ کے چُپ ہو گئی تھی یا گھبرا گئی ہو پر وہ حیران نہیں تھی ...جیسے میں حیران تھا اتنے سالوں بعد اسے سامنے دیکھ کر ..."

ایک لمبی سانس لے کے اس نے اپنا موبائل کھولا ...کچھ تصویریں جو آج بھی اس کے لبوں پے مسکرہٹ لاتی تھیں ...زیادہ تو نہیں تھیں پر پھر بھی اس کے لیے کافی تھیں ...وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہو کے کھڑکی تک آیا ...

"آخر کیوں آگیا میں اِس شہر میں ...اگر معلوم ہوتا کے وہ یہاں ہے ...تو کچھ نا کچھ کر

New Era Magazine

کے یہ ٹرانسفر کروادیتا..." وہ سوچتے سوچتے کچن تک آیا تو سلیم ناشتہ لے کے اس کے پاس ہی آرہا تھا ...

"میرے کمرے میں کپڑے پڑے ہیں ...جو میں نے رات کو پہنے تھے ...انہیں ڈرائی کلین کروادو...

" سلیم نے انڈے پراٹھوں سے بھری ٹرے اس کے سامنے ٹیبل پے رکھی ...

"جی سر ...اور کچھ..." وہ ہاتھ باندھ کے کھڑا تھا ...

"کتنے لوگ کام کرتے ہیں گھر میں..." اسے ابھی تک اپنے ارد گرد کے بارے میں زیادہ معلوم نہیں تھا ...

"سر ہم دو لوگ ہیں ...میں کک ہوں اور ایک ماسی آتی ہے بنگلے کی صفائی کرنے ... بس ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے سر ...ابھی تک کوئی ڈرائیور نہیں آیا ..."

"اچھا ٹھیک ہے ...تم جاؤ..." وہ ناشتے میں مگن ہوا تھا...کچھ دیر بعد موبائل بجا تو اس نے امی کا نام دیکھ کے اٹھایا ...

"اسلام وعلیکم امی ... کیسی ہیں آپ..."

"ٹھیک ہوں میں امی ...کوئی چھوٹا بچہ تو نہیں ہوں کے نئے شہر میں گم جاؤں گا..." وہ ہنسا تھا ...

New Era Magazine

"ڈیوٹی پرسوں سے شروع کرنی ہے..."

"اب دو دن میں کیا بتاؤں کے دِل لگا یا نہیں..."

"نہیں میں فی الحال میں کسی رشتہ دار کو کال نہیں کروں گا اور آپ بھی پلیز کسی کو خبر مت کریں...پاپا کو بھی منع کر دیں..."

"امی آپ کی بیٹی کی پورے سسرال کے لیے وہ اکیلی ہے کافی ہے ...بھائی کی مدد کی اسے کوئی ضرورت نہیں..."

"جب چھٹی ملے گی تبھی آؤں گا نا آپ سے ملنے..." وہ پِھر ہنسا ...

"آپ کو ابھی سے یاد آنے لگی میری ...ابھی تو صرف دو ہی دن ہوئے ہیں مجھے آئے ہوئے ..."

"جی جی ...جب ہوں گے میرے بچے تب مجھے بھی معلوم ہو جائے گا..." اس نے سر ہلاتے ہوئے ایک لمبی سانس لی

"ممی آپ جانتی ہیں میں خوشی سے نہیں آیا یہاں ...امید بھی نہیں تھی ...پتا نہیں کیسے ٹرانسفر ہو گیا ...کچھ عرصے بعد کوشش کروں گا کہ دوبارہ کراچی بھیج دیں..."

"موسم بھی اَچّھا ہے ... سردیاں شروع ہونے والی ہیں..."

"گھر بڑا ہے ...دو نوکر ہیں ...اب آپ اور پاپا آ جائیں میرے پاس ...طوبیٰ کو تو ویسے

New Era Magazine

بھی میں نے کہا ہے کے میں ذرا سیٹ ہو جاؤں تو وہ آ کے رہے میرے پاس..."

"جی ٹھیک ہے ...میں کال کر لوں گا پاپا کو ...اللہ حافظ..." اس نے کال بند کر کے سلیم کو آواز دی ...

"آج کا اخبار کہاں ہے..." اخبار ہاتھ میں لے کے وہ باہر نکال گیا ... کل صبح اسے مارگلہ پولیس اسٹیشن کا چارج لینا تھا ...

ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ

اگلے دن وہ وقت سے پہلے پولیس اسٹیشن پہنچ گیا ...سارے عملے سے ملا ... موسیٰ اس کا اسسٹنٹ تھا جو پہلے دن سے ہی اس کے ساتھ تھا ...تابش کو ایئرپورٹ سے لینے بھی وہی آیا تھا ...اسے چھوڑ کے باقی سب سے ملاقات کی ...پولیس اسٹیشن کی بِلڈنگ بھی قدرے بہتر لگی ...صاف ستھری ...شاید نیا نیا پینٹ بھی ہوا تھا ...اِس شہر کی جو سب سے اچھی بات اسے لگی تھی ...وہ بے تحاشا سبزہ اور ہریالی تھی ...ہر طرف درخت پھول اور پودے ...کئی سال پہلے بھی وہ خاندان کی ایک شادی میں شرکت کرنے ایک ہفتے کے لیے یہاں آیا تھا ...تب بھی اسے یہاں کا موسم بہت اچّھا لگا تھا ...اس وقت بھی سردیوں کی شروعات تھی ...

پولیس اسٹیشن میں جگہ جگہ رکھے گئے پودے اور ہریالی ایک خوشگوار احساس دے

New Era Magazine

رہے تھے ...وہ اپنے آفس میں آیا اور کچھ دیر تک کمرے کا جائزہ لینے کے بعد اس نے اپنی جگہ سنبھال لی ...

آفس میں اس کے لیے ایک ٹیبل کرسی کے علاوہ سامنے دو کرسیاں اور کونے میں کھڑکی کے ساتھ ایک فائلز کی الماری تھی ...کمرہ زیادہ بڑا نہیں تھا پر کھڑکی سے آتی ہوئی تیز روشنی کی وجہ سے گھٹن کا احساس نہیں تھا ...وہ سامنے پڑے کمپیوٹر کو چیک کر رہا تھا جب کمرے کے باہر کچھ شور سنائی دیا ...باہر آیا تو موسیٰ کسی پہ چلاتے ہوئے مار رہا تھا ...

"رکو موسیٰ..." اس نے موسیٰ کو ایک ہاتھ اٹھا کے روکا ...

"کیوں مار رہے ہو..." کالے شلوار قمیض میں وہ کوئی درمیانی عمر کا آدمی ہو گا ...جو خاموشی سے سر جھکائے پٹ رہا تھا ...

"سر اِس نے میرے سامنے چوری کی ہے ...ذرا لحاظ نہیں کرتے کہ پولیس کھڑی ہے ...میرے سامنے اس نے ایک آدمی کا پرس چوری کیا ہے..." موسیٰ نے پھر دو ہاتھ اسے مارے تھے ...

"اچھا مارنا تو بند کرو..." سر جھکائے آدمی کو تابش نے ایک نظر اُوپر سے نیچے تک دیکھا ...وہ چور تو نہیں لگا تھا ...بس ایک عام آدمی جو کسی مجبوری کی وجہ سے چوری کرتا ہے

New Era Magazine

اور جن سے پورے ملک کی جیلیں بھری پڑی تھیں ...

"اندر آؤ..." وہ کہتے ہوئے اندر چلا گیا تو موسیٰ اس آدمی کے ساتھ اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا ...

"موسیٰ ...مالی آتا ہے یہاں..." وہ کھڑکی کے پاس آ کے باہر دیکھتا ہوا پوچھنے لگا ...

"جی سر آتا ہے..."

"سب سے پہلے تو مالی سے کہو کے یہ جو سامنے جھاڑیاں ہیں انہیں صاف کرے ... یہ گھاس کاٹے ... تھوڑے سے نئے پودے لگائے ...اتنا اچّھا لان ہے یہ ... کیا حال کر رکھا ہے اس کا..." پِھر کمرے کی طرف گھوما ...

"اور اسے بولو میرے کمرے میں کچھ انڈور پلانٹس لا کے رکھے ...دو یہاں ... دو اس طرف ... ٹھیک ہے..." وہ پِھر موسیٰ کی طرف گھوما تھا ...

"جی سر..." موسیٰ ہاتھ باندھے سر ہلاتا رہا...وہ ٹیبل پے آ کے ٹکا تھا... سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا...

"ہاں بھئی ... کیا نام ہے تمہارا..." اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پہ باندھا ...

"دلاور سر..." دلاور نے سر اٹھا کے اس لمبے چوڑے ایس۔پی کو دیکھا...

"اچھا دلاور ...اب یہ بتاؤ چوری کیوں کی..." اس نے موسیٰ کے ہاتھ سے چوری کیا ہوا

New Era Magazine

پرس لیا ...پرس میں نو ہزار روپے ...ایک شناختی کارڈ ...کچھ رسیدیں اور ایک قرآنی دعا تھی ...

"معاف کردیں سر ...آئندہ نہیں کروں گا..." سامنے کھڑا دلاور نیچے بیٹھ کے ہاتھ جوڑنے رونے لگا ...

"کیا کرنا ہے یہ تو بعد میں بتاؤں گا ...پہلے تم یہ بتاؤ کے چوری کیوں کی تھی..."تابش نے پرس بند کرکے ایک طرف رکھا ...

"سر میرا ایک تیرہ سال کا بیٹا ہے...نشے کی عادت لگ گئی ہے اسے ...وقت سے پتا چل گیا ہے اور ڈاکٹر کہہ رہے ہیں وقت سے علاج کروالیا تو وہ ٹھیک ہو جائے گا ...پر پیسے نہیں ہیں میرے پاس ...ایک ٹھیلا چلاتا ہوں مگر زیادہ کمائی نہیں ہے...بس اسی لیے ..." وہ روتے ہوئے سر جھکائے بیٹھا تھا...

تابش نے لمحے بھر کے لیے آنکھیں بند کر کے ایک سانس لی ...سائڈ پے پڑا پرس اٹھا کے موسیٰ کو دیا ..."اس شناختی کارڈ کی معلومات نکلوا کے اسے کال کرو اور پرس واپس کرو..." پِھر وہ دلاور کی طرف مڑا ...

"تم نے اپنے بیٹے کے لیے چوری کی اور تمہیں کیا پتہ کے اِس آدمی کے گھر میں بھی تمہارے بیٹے جیسا کوئی ہو ...شرم آنی چاہیے تمہیں ...اپنی اولاد کی خاطر تم کسی

New Era Magazine

دوسرے کی اولاد کو تکلیف دو..." دلاور ہاتھ جوڑے معافی مانگتا رہا ...

"شکر کرو تم پاکستان جیسے ملک میں رہتے ہو ...جہاں نا کوئی سخت نظام ہے اور نا قانون ...ہوتے اگر تم کسی عَرَب ملک میں تو اسی وقت ہاتھ کاٹ دیے جاتے ...یہی ہونا چاہیے تم جیسے لوگوں کے ساتھ..." پھر موسیٰ کی طرف مڑا ...

"اسے شام تک کے لیے حوالات کی سیر کراؤ..."

"اور تم واپس آؤ میرے پاس..." موسیٰ اسے لے کے باہر نکلا اور دو منٹ کے بَعد واپس تابش کے سامنے تھا...

"مارا مت کرو اِس طرح لوگوں کو ...اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ مت اٹھایا کرو..."

موسیٰ پھِر سر ہلا کے رہ گیا ...

کچھ دیر تک وہ آفس میں اپنی کرسی پے بیٹھا رہا ...اِس معاشرے کی خود غرضی کبھی کبھی تو اسے بہت پریشان کرتی تھی ...حالانکہ یہ سب روز کا معمول تھا ...ایک گلاس پانی پی کے کمپیوٹر پے فائلز چیک کرتا رہا پھِر اٹھ کے باہر کا ایک راؤنڈ لگانے چلا گیا ...

آج پہلا دن تھا ...ہر طرف کا اچھی طرح جائزہ لے کر جب وہ شام کو گھر جانے کے لیے نکل رہا تھا تو جانے سے پہلے اس نے پھِر دلاور کو بلایا ...وہ خاموشی سے آ کے کونے میں کھڑا ہو گیا ...

"ٹھیلا چلانے کے علاوہ کوئی کام آتا ہے تمہیں..." اس نے سر اٹھایا ...

"نہیں سر ...اِس کے علاوہ بس ٹیکسی چلاتا تھا ...پر وہ چوری ہو گئی تھی کچھ سال پہلے ... تب سے یہی کر رہا ہوں..." ایک لمحے تک اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد تابش نے کیپ پہن کے دروازے کی طرف قدم اٹھائے ...

"نوکری کرو گے ڈرائیور کی..."

"جی سر..." دلاور نے حیرت سے سر اٹھایا ...

"ہاں ...مجھے ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے ...گھر بھی ملے گا پولیس کوارٹرز میں دو کمروں کا ...میڈیکل بھی ہو گا ... تنخواہ بھی مناسب ہو گی ..." دلاور بے یقینی سے ابھی تک چُپ تھا ...

"ٹھیلا چلاتے تھے ...راستوں کا تو معلوم ہو گا تم کو اچھی طرح..." اور اب وہ جیسے ہوش میں آیا تھا...

"جی سر ...راستے تو سب معلوم ہیں مجھے ...پورے شہر کے ...پنڈی سے بھی آگے تک ...اور اِس طرف بھی ...مری روڈ وغیرہ ...میں نے گیارہ سال ٹیکسی چلائی ہے ..." اس کے چہرے پہ اترتی حیرت اور سکون سے تابش کا دِل ٹھنڈا ہو اگیا ...

New Era Magazine

"موسیٰ ...اِس کا ڈرائیونگ ٹیسٹ کروادو ...لائسینس بنوادو ...دو تین دن میں یہ کام ہو جانا چاہیے...

" پھر کچھ سوچ کے اپنا پرس کھول کے اس نے دس ہزار نکالے ...

"یہ رکھ لو ...اپنے بیٹے کا علاج شروع کروادو..." دلاور سکتے کی حالت میں سن کھڑا تھا ...

"ترس کھا کے نہیں دے رہا ...نہ ہی بھیک دے رہا ہوں ...اُدھار دے رہا ہوں ... تم ہٹے کٹے ہو ... کما سکتے ہو ...جب تنخواہ ملے گی تو تھوڑے تھوڑے کر کے واپس کر دینا ..." دلاور کو وہیں سکتے کی حالت میں چھوڑ کے وہ باہر نکل کے گاڑی تک پہنچا ہی تھا کے موسیٰ پیچھے پیچھے آیا ...

"سر ...آپ نے تو فوراً ہی اسے نوکری دے دی... اگر جھوٹ بول رہا ہو تو..." تابش نے جیپ اسٹارٹ کی ...

"نہیں وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا ... جھوٹ بولنے والوں کی شکلیں الگ ہوتی ہیں..." موسیٰ سر ہلاتے ہوئے ہنسا ...

"ویسے سر پہلے تو کبھی آپ جیسا ایس۔پی نہیں دیکھا ...آپ دِل کے بہت اچھے ہیں..." تابش اسے ایک نظر دیکھ کے رہ گیا ...

New Era Magazine

"اب دیکھ لیا نا ... چلو اندر جاؤ اور جو کام میں نے کہا ہے وہ تین چار دن تک ہو جانا چاہیئے ..." وہ جیپ لے کے آگے بڑھ گیا...

ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ ˇ

روز کی طرح آج بھی شام کو عصر کے بعد اس نے مازن کو تیار کر کے نیچے جھولوں پے بھیجا تھا ... موسم تھوڑا ٹھنڈا ہوا تو اس نے ایک ہلکا سا گرم سویٹر بھی پہنا دیا ... ساری کالونی کے بچے روز شام کو وہاں جمع ہوتے تھے ... مغرب تک خوب ہنگامہ رہتا تھا ... ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کے رات کے لیے کیا پکایا جائے کے زور زور سے گھر کی بیل بجنی شروع ہوئی ...

"اتنی جلدی واپس آگیا یہ..." کچن سے نکل کے اس نے سوچتے ہوئے دروازہ کھولا اور سامنے کھڑی کھلکھلاتی ہوئی سیما بھابھی کو دیکھ کے انہیں سلام کیا ... جواب میں انہوں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا اخبار رول کر کے بہت زور سے اسے مارا ...

"بد تمیز ... شرم نہیں آتی تمہیں ... اتنی بڑی بات چھپائی ہم سے..." وہ حیرت سے بازو سہلاتی رہ گئی ... سیما بھابھی سیدھی گھر کے اندر گھستی چلی گئیں ...

"کون سی بات بھابھی..." وہ ان کی طرف پلٹی ...

"بنو مت اچھا ... تمہیں کیا لگا ہمیں خبر نہیں ہو گی ... ساری کالونی کو پتا چل گیا ہے ...

New Era Magazine

ابھی حیدر آرہے ہیں تمہاری خبر لینے..." اسے کچھ سر پیر سمجھ نہیں آئی تھی ...

"مجھے سچ میں نہیں معلوم آپ کیا بات کر رہی ہیں..." وہ چلتی ہوئی ان کے پاس آئی

...

"واہ واہ !!!...کیا کہنے بیگم صاحبہ کے ...انہیں کچھ نہیں معلوم ... جلدی بتاؤ کب آ رہے ہیں ...امی کا تو خوشی سے برا حال ہے ... حلوہ گرم کر کے لا رہی ہیں تمہارے لیئے ...منہ میٹھا کروائیں گی تمہارا ..." وہ ابھی تک حیران پریشان تھی ... سیما بھابھی کچھ اور پاس آئیں ...

"بات نہیں ہوئی تمہاری تابش بھائی سے..." سیما بھابھی اس کے چہرے پہ بڑی شوخ اور مسکراتی نظریں گاڑے کھڑی تھیں ...

"تا ...تابش سے..." اس کا سانس ایک لمحے کے لیئے رکا ...اور پھر بحال ہوا ...

"جی جی ہوئی تھی ... آج صبح ہی فون آیا تھا ان کا..." اسے لگا سارا کمرہ گھومنے لگا ہو ...

"بتایا نہیں انہوں نے تمہیں کے ان کا ٹرانسفر اسلام آباد ہو گیا ہے اور وہ اگلے ہفتے چارج لینے آرہے ہیں..." ان کی نظروں میں بڑا مسکراتا ہوا سوال تھا ...

"اخبار میں تو خبر بھی چھپ گئی ہے ..." انہوں نے اخبار کھول کے اس کے سامنے کیا تو بیلا نے اپنا گھومتا ہوا دماغ چلانا شروع کیا ...ایک دم ہنسی ...

New Era Magazine

"اچھا یہ بات تھی ...آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا مجھے بھابھی ...جی بتا تو رہے تھے کے یہاں ٹرانسفر ہو گیا ہے پر ابھی تو آنے میں ایک مہینہ ہے ...پتا نہیں اخبار میں کیوں اگلے ہفتے کی تاریخ لکھ دی ہے..."

پسینے چھوٹتے ہاتھوں سے اس نے اخبار کھولا اور سر پکڑ کے کرسی پہ بیٹھی ...سیما بھابھی کی شوخی عروج پہ تھی ...

"اوہ ہو ...ابھی تو میاں جی آئے ہی نہیں اور ابھی سے چکر شروع ...آنے کے بعد کیا حال ہو گا..."

وہ رو دینے کو تھی ... تبھی آنٹی اور حیدر کھلے دروازے سے گھر میں داخل ہوئے ...

آنٹی نے آتے ہی جھٹ جھٹ اس کی بلائیں لینی شروع کیں ... گرم گرم حلوے کا ایک چمچہ بھر کے اس کے منہ میں ٹھونسا ...

"مبارک ہو ...مبارک ہو ...میں نے تو تمہیں بتائے بغیر ہی کتنے وظیفے پڑھ ڈالے کہ اللہ جلدی سے تابش کا ٹرانسفر یہاں کروا دے... کیسے میری بچی اکیلے رہ رہی ہے چھوٹے سے بچے کے ساتھ ...ایسی بھی کیا پولیس کی نوکری ...لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری دعائیں قبول ہو گئیں ...کب آ رہا ہے تابش ...مازن تو بہت خوش ہو گا سن کر ... ہے نا..." آنٹی اسے اپنے سے لگائے ایک سانس میں بولتی چلی گئیں ...اس کے

چہرے پہ کتنے رنگ آ کے گزر رہے تھے ... بار بار آنکھیں جھپک رہی تھی ...

" کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ تم امی کی بیٹی ہو اور میں پڑوسن..." سیما بھابھی چمک کے بولیں اور وہ بس ہنسی تھی ...

"سیما ... ابھی سے بیلا کو دعوت کا دن دے دو ... تابش کی سب سے پہلی دعوت ہمارے گھر ہو گی ... سب سے پہلا حق پڑوسیوں کا ہوتا ہے ... ہم بھی تو ملیں ایس۔پی صاحب سے ... بس ذکر ہی سن رہے ہیں چھ مہینے سے ..." حیدر بھائی اخبار کھول کہ ایک بار پِھر خبر پہ نظریں دوڑاتے بولے ... "میں ماریہ کو بلا کے لاتی ہوں..." کہتے ہوئے سیما بھابھی دروازے سے باہر غائب ہوئیں اور ایک ہی منٹ کے بعد ماریہ بھابھی اور فرمان بھائی کے ساتھ ہنستی ہوئی واپس آئیں ... ماریہ بھابھی بھی آتے ساتھ ہی اس سے لپٹ گئیں ...

"کیا بات ہے ... کیا بات ہے ... آج تو چہرے کی رونق ہی کچھ اور ہے ... دیکھو کیسے کھلا جا رہا ہے ... ساری دعائیں رنگ لے آئیں ... بہت خوشی ہو رہی ہے سچ میں ... میں تو اکثر فرمان سے کہتی تھی کہ اللہ کرے جلدی سے ہو جائے تابش بھائی کا ٹرانسفر یہاں ... بیچاری کیسے مازن کے ساتھ چھ مہینوں سے اکیلے رہ رہی ہے..." وہ جی جی کرتی سب کے ساتھ زبردستی ہنس رہی ...

"بیلا اچھی سی چائے پلا دو..." حیدر اور فرمان وہیں صوفے پہ بیٹھ گئے ...ایک خوشی کا سماں تھا اس کے گھر میں ... جیسے کوئی تہوار یا عید سے پہلے کی رونق ...اس کا دِل بیٹھا جا رہا تھا ...کچن میں آ کہ چائے کا پانی رکھا تو فرمان بھائی کی آواز سنائی دی ...

"تابش کا سب سے زیادہ انتظار تو مولانا صاحب کر رہے ہیں ... مسجد کی زمین پہ قبضہ کیا ہوا ہے کسی نے ...کئی بار بیلا سے بھی بول چکے تھے کہ تابش سے کہو کچھ مدد کر دے ...اب کراچی میں بیٹھ کے اسلام آباد کے مسئلے وہ کیسے حل کرتا ... میں ابھی ابھی نماز پڑھ کے انہیں خوشخبری سنا کر آیا ہوں کہ بس اب آپ بے فکر ہو جائیں ... تابش آ رہا ہے چارج لینے ...سارے مسئلے مسائل حل ہو جائیں گے..." پھر انہوں نے وہیں سے آواز لگائی ...

"بیلا..." وہ پسینے پوچھتی ہوئی کچن سے باہر نکلی ...

"جی حیدر بھائی..."

"تابش انکاؤنٹر اِسپیشلِسٹ ہے نا ...وہ جو پچھلے ہفتے انٹرویو آیا تھا اس کا اخبار میں ...وہ دکھانا فرمان کو..." بیلا نے کچن کی دراز سے اخبار نکال کے اس کے ہاتھ میں دیا ...

دونوں چائے پیتے جا رہے تھے اور اس کے اخباروں میں چھپے سارے انٹرویوز کو الٹ پلٹ کے دیکھ رہے تھے ...

New Era Magazine

"حیدر..." فرمان نے سامنے بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہوتے حیدر کو مخاطب کیا ...

"آنے دو اسے ...میں تو منت کروں گا کہ بھائی ...سب سے پہلی گولی میرے باس کو مار دے ...زندگی حرام کر رکھی ہے میری..." دونوں نے ہنستے ہوئے ہاتھ پہ ہاتھ مارا تھا ...

"جی دار بندہ ہے ویسے یار ...ڈرتا نہیں ہے کسی سے ...ڈرگ ڈیلرز کی تو ناک میں نکیل ڈال رکھی ہے اس نے ...پچھلے ایک سال میں دس کنسا ئنمنٹس پکڑ چکا ہے کراچی ائیر پورٹ سے اور کسی کے رُعب میں بھی نہیں آتا ...نا کوئی سیاسی دباؤ لیتا ہے..." وہ جوش میں چائے کا کپ رکھ کے آگے ہوئے ...

"سیما ... بھئی ...دو ارب روپے کی ڈرگز پکڑی تھیں اس نے کراچی سے اور اِس سے پہلے کہ کوئی سیاسی دباؤ اس پہ آتا ...اس نے سب کو آگ لگوا دی اور رپورٹ بنوا دی کہ کوئی تخریبی کاروائی ہوئی ہے ... قصہ ہی ختم کر دیا تابش نے ... کیا ہنگامہ ہوا تھا اس پہ ...ہر چینل پہ تو بلایا تھا اس کو..."

اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہے تھے اور کچن میں کاؤنٹر پکڑے کھڑی بیلا شدید پریشانی کے باوجود بھی مسکرا دی تھی ...حیدر بھائی بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے ...وہ ایسا ہی تھا ...

New Era Magazine

"ڈرنا کیا ہوتا ہے ...یہ تم لڑکیوں کا ہی کام ہے..."

"نفرت ہے مجھے ڈر گز سے ...نشہ کرنے والوں سے اور نشہ بیچنے والوں سے..."

"کچھ ذمہ داری ہم سب کی بنتی ہے اِس معاشرے کی طرف ...خالی باتیں کرنے سے کچھ نہیں ہوتا..."

"یا تو پولیس لائن یا پھِر اینٹی نار کو ٹکس..."

اس کی ساری باتیں سننا اسے کتنا اچھا لگتا تھا ...جان بوجھ کے اس سے سوال پہ سوال کرتی تھی ...تاکے وہ بولتا رہے اور بیلا سنتی رہے ...خیالات سے باہر نکلی تو سموسے تیار تھے...وہ چائے کے ساتھ کھانے پینے کی ٹرے لے کے ٹیبل تک آئی تو ماریہ بھابھی اس کی تصویروں سے بھری دیوار دیکھ رہی تھیں...

"بیلا ...اب یہ دیوار تو تابش بھائی کی تصویروں سے بھر گئی ہے ...یہ برابر والی دیوار پہ ان کے سارے سرٹیفکیٹس اور میڈلز لگانا ...بہت اچھا لگے گا..."

باتیں کرتے ...کھاتے پیتے وہ سب دیر تک وہیں بیٹھے رہے ...سب کے جانے کے بعد جب وہ کچن کی طرف بڑھی تو ایک بار پھِر بیل ہوئی ...اس نے دروازہ کھولا تو رشید سامنے کھڑا تھا ...ہاتھ میں ناشتے کا سامان اور بچے ہوئے پیسے تھے...

"باجی ایک گزارش ہے آپ سے..." وہ دونوں ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا ...

New Era Magazine

"ہاں بولو رشید..." اس کا لہجہ تھکا تھکا سا تھا ...دِل و دماغ دونوں تھک چکے تھے ...

"جب ایس۔پی صاحب آجائیں تو آپ میری بھی سفارش کر دیں ...میرے بھائی کوئی دو مہینوں سے جیل میں ڈالا ہوا ہے ...چوری کا الزام لگایا تھا اس پہ ...اگر ایس۔پی صاحب دیکھ لیں گے تو وہ باہر آجائے گا ... چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اس کے..." وہ رَو دینے کو تھا اور اس کے ساتھ ساتھ بیلا بھی ...

"اچھا ٹھیک ہے ...ان کو آنے دو ...میں کہہ دوں گی..." دروازہ بند کر کے اس نے اپنے دِل پہ ہاتھ رکھ کے ایک سانس لی ...مازن سو چکا تھا ...اپنے سر کو ہاتھوں سے تھامے وہ صوفے تک آئی

"اب کیا ہو گا..." اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا...

"کہاں جاؤں میں مازن کو لے کر..."

"یا اللہ ...میں کیا کروں..."

"ابھی تو صرف چھ ہی مہینے سکون کے گزرے تھے..." اس نے سامنے پڑے اخباروں کو دیکھا پھر دیواروں پہ لگی اس کی تصویروں پہ نظر ڈالی ...

"وہ یہاں آگیا ہے ...اگر کبھی کسی سے ملاقات ہو گئی..."

"میرا جھوٹ کھل گیا تو..."

"کیا واپس لاہور چلی جاؤں..." اس نے آنکھیں بند کر کے سر ہلایا ...

"نہیں لاہور نہیں ...وہاں کیسے جا سکتی ہوں ...ہرگز نہیں ...وہاں تو اکرام ہو گا ...پتا نہیں وہ کس حال میں ہو گا ...زندہ بھی ہے یا نہیں..." اسے خوف ہوا تھا ...

"پھر کہاں..."

"کسی چھوٹے شہر چلی جاؤں ...جہاں لوگ تمہیں اتنا جانتے نا ہوں..." اس نے اخبار میں لگی اس کی تصویر کو دیکھا ...یہ بات کچھ دِل کو لگی تھی ...

"ہاں یہ ٹھیک ہے ...کل ہی ریزائن کر دیتی ہوں ...یا ٹرانسفر کے لیے بولتی ہوں ... بیکن ہاؤس کی برانچز تو بہت جگہ ہوں گی ...چھوٹے شہروں میں بھی ہوں گی..."

"بس ایک مہینہ ہے میرے پاس ...اس کے بعد سب پوچھیں گے ابھی تک کیوں نہیں آیا..." اس نے پھر اپنا سر پکڑا ...

"اور جو اس نے کسی اخبار اور ٹی.وی چینل کو انٹرویو دے دیا تو میں کیا کہوں گی..." وہ رُو دی تھی ...گھبرا کے کھڑی ہوئی ...ہر تکلیف میں اس کا بس ایک ہی سہارا تھا ...خدا کا سہارا ...وضو کر کے نماز پڑھی ...سجدے میں گر کے بہت ساری دعائیں کیں ...

سجدے سے اٹھی تھی تو مازن پاس ہی کھڑا نظر آیا ...

"ماما..." اس نے ہاتھ بڑھا کے بیلا کے چہرے سے آنسو صاف کیے ...

New Era Magazine

"ہاں بولو بیٹا ... تم ابھی تک جاگ رہے ہو..." مازن اس کی گود میں آ کے بیٹھا ...

"مجھے نیند نہیں آ رہی..." بیلا نے اس کے گرد اپنے بازو لپیٹے ...

"کیوں نیند نہیں آ رہی ... صبح اسکول ہے نا..." وہ چُپ ہوا ... کچھ دیر بعد پلٹ کے اسے دیکھنے لگا ... "کیا واقعی پاپا آ رہے ہیں..." اس کی نظریں بیلا پہ ٹکی تھیں ...

"آپ کو کس نے کہا..." وہ حیران ہوئی ... شام سے ابھی تک اس نے مازن سے کوئی بھی بات اِس حوالے سے نہیں کی تھی ...

"مولانا صاحب بول رہے تھے..." وہ چُپ ہو گئی ... کیا بولنا تھا اسے ... وہ پانچ سال کا مازن اس کے خوف کو کیسے سمجھتا ...

پر وہ پانچ سال کا مازن جو بولا تو بیلا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ... وہ ابھی تک اتنی خوفزدہ نہیں ہوئی تھی جتنا اس کی بات سن کے ہوئی ...

"مجھے پاپا سے بہت ڈر لگتا ہے..." وہ پلٹ کے اس کے سامنے آیا ... آنکھوں میں آنسو تھے ... خوف تھا ...

"کیوں..." وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا ... وہ تابش سے کبھی نہیں ملا تھا ... نہ ہی اتنا بڑا ہوا تھا کہ اس کے حوالے سے بہت سارے سوال کرتا ...

"کیوں ڈر لگتا ہے آپ کو اپنے پاپا سے ... اپنے پاپا سے کوئی ڈرتا تھوڑی ہے ... وہ تو آپ

کو اتنا پیار کرتے ہیں ...آپ کے لیے کتنے تحفے بھیجتے ہیں ... کتنی ساری چاکلیٹ اور کینڈیز ...پھر کیوں ڈرتے ہیں آپ..." وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا ...پھر رو پڑا ...

"اگر انہیں پتا چلے گا کے میں نے اکرام انکل کو چھری ماری تھی تو کیا وہ مجھے پکڑ لیں گے ..." اس کی بات ختم ہونے تک وہ اپنے کھلے منہ پہ ہاتھ رکھ چکی تھی ...

"مازن..." اس کی خوف سے پھیلی آنکھوں میں آنسو تھے ...

"تمھیں یاد ہے سب..." دکھ اور تکلیف سے بیلا نے آنکھیں بند کیں ...وہ تو سمجھ رہی تھی کے وہ چھوٹا سا بچہ کیا یاد رکھے گا ... لیکن اس کا خیال غلط تھا ...

"جی یاد ہے..." وہ کانپ رہا تھا ...

"انھوں نے آپ کو مارا تھا ...مجھے لات ماری تھی ...میرا سر بھی پھٹا تھا ...خون بھی نکلا تھا ...یہاں سے..." اس نے اپنے سر کو پکڑا ...بیلا نے اسے کھینچ کے گلے سے لگایا ... اسے اپنے اندر چھپایا ... کیا ہوتا اس رات جو مازن نا ہوتا ...اس خبیث اکرام کو چھری نہ مارتا ...اس کے ہاتھ پہ اپنے دانت نہ گاڑ دیتا ...اس کے بال نہ نوچتا ...

پر اس رات کا مازن پہ اُلٹا اثر ہو گا ... یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا ...وہ تابش سے ڈر رہا تھا ... جانتا تھا اس کے پاپا پولیس میں ہیں...یہی بتایا تھا اس نے مازن کو ... کہ جو غلط کام کرتا ہے ...آپ کے پاپا اس کو پکڑ کے جیل میں ڈالتے ہیں ... بیلا نے اسے اپنے سے

New Era Magazine

الگ کیا ...وہ بے شک زندگی میں کبھی ملے نا ملے تابش سے پر اس کا ڈر نکالنا ضروری تھا

...

"آپ نے تو اپنی ماما کی جان بچائی تھی مازن اِس میں ڈرنے والی کیا بات ہے ...اور وہ تو برے آدمی تھے ...ہمارے گھر میں گھس آئے تھے..." پھر اسے اپنے سامنے کیا ...

"دیکھو ...تم جب بھی اپنے پاپا سے ملو ...تو انہیں سب سچ سچ بتا دینا ...وہ تو پولیس میں ہیں ...جو غلط کام کرتا ہے اس کو پکڑیں گے ...آپ نے تو ہیلپ کی تھی ....ہے نا..."

اس کے چہرے سے خوف کچھ کم ہوا تھا ...

"کیا میں انہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کے میں انہیں بہت یاد کرتا ہوں..." اسے گلے لگا کے وہ شدت سے رُو دی ...وہ جیسے جیسے بڑا ہوتا ...ان سوالات اور حالات کا سامنا اسے کرنا تھا ...

"ہاں یہ بھی بتا دینا..." اس نے بہت زور سے اسے اپنے اندر بھینچا تھا ...

"اب تم جاؤ سونے صبح اسکول جانا ہے ...پِھر تم اٹھو گے نہیں..."

"پر آج مجھے دیر سے نیند آئے گی تو آپ مجھے دیر سے اٹھائیے گا..."

اسے ہنسی آئی ...یہ تو روز کی کہانی تھی کے کس دن میں جلدی سویا اور کس دن دیر سے

...

New Era Magazine

"اچھا ٹھیک ہے ...دس منٹ دیر سے اٹھاؤں گی ...اب تم جاؤ..." بیلا اس کے پیچھے کمرے تک گئی ...جب اس کی آنکھیں بند ہو گئیں تو اسے کچھ دیر سوتا دیکھتی رہی ... مازن میں اس کی جان تھی ... جھک کے اسے پیار کیا پھر خاموشی سے پلٹ آئی ...ایک بار پھر سجدے میں گری...وہ جن حالات سے گزر رہی تھی اور جو دکھ اسے اپنوں نے دیے تھے ...ان کا شکوہ صرف خدا سے تھا ...

"کیوں لکھا میرا نصیب ایسا ...کیوں ... میرا کیا قصور تھا ...بس اتنا کے میں اپنے بابا سے بہت پیار کرتی تھی ...ان کے ظلم پہ آواز تک نہیں اٹھا سکی ...انکار نہیں کر سکی..."

"تمہارا غصہ جائز ہے تابش ...کیوں کہ تم انجان ہو ...کچھ نہیں جانتے تم ... مجھ میں ہمت نہیں تھی کہ تمہیں سچ بتاتی ... کہ میرے اپنوں نے جو میرے ساتھ کیا ... میرے بابا کا مان ٹوٹ جاتا ..." وہ سجدے میں گری بلکنے لگی ...

"میرے خدا ... میں نے تو نیکی کی تھی ... کیا میری نیکی ضائع چلی جائے گی ...تو جانتا ہے کے میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا ...تابش کی نیت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا ...یہ تو اس کا ارمان تھا ...تو نے تو مجھے صرف وسیلہ بنایا ہے ...میں کہاں جاؤں ...اِس معصوم کو لے کے کہاں چھپوں... کہاں پناہ ڈھونڈوں..." اعصاب جواب دینے لگے تھے ...دِل کے ارمان ایک بار پھر اسے رلانے لگے ...

New Era Magazine

"تم کیوں آئے ہو اِس شہر میں تابش ...واپس چلے جاؤ ...میں نے تو صرف تمہارے نام میں پناہ ڈھونڈی تھی ...لوگوں کی بری نظروں سے چھپی تھی ...اب میں کیا کروں گی ...یا اللہ مجھے رسوائی سے بچا لے..." وہ سجدے میں گری رات بھر روتی رہی ...

اور اسی شہر میں ...رات کے اسی پہر ایک اور شخص سجدے میں تھا ...وہ جب سے یہاں آیا تھا ...بے چین تھا ...اسے کسی پل چین نہیں تھا ...دونوں کی دعائیں ایک جیسی تھیں ...ایک دوسرے کے لئے ہی تھیں... کہ دعائیں قبول ہو چکی تھیں ... جس تکلیف سے یہ دونوں پچھلے چھ سالوں سے گزر رہے تھے ...ان تمام تکلیفوں کے ختم ہونے کا وقت آ گیا تھا ...آخر قسمت ان پہ مہربان ہو گئی تھی ...

یہ تینوں ایک دوسرے کے نصیب سے جڑے تھے ...ایک تکون سے جڑے تھے ... ایک ایسی تکون جس کے ایک کونے پہ بیلا تھی ...دوسرے کونے پہ مازن ...اور اسی تکون کا تیسرا کونہ جو کے پچھلے چھ سالوں سے خالی تھا ... بھرنے والا تھا ...پر ہونے والا تھا ...کیوں کہ اسے اپنی جگہ لینے کے لیے بلایا گیا تھا ...

بظاہر ان تینوں کا آپس میں ایک دوسرے سے کوئی رشتہ نہیں تھا ...بس جو رشتہ تھا ... وہ نصیب کا تھا ...اتنا طاقتور نصیب ...کہ آج سے ٹھیک ایک ہفتے پہلے یہاں سے 1500 کلومیٹر دور بیٹھے تابش حسنین کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا ...کے اسے ان

دونوں کے لیے بلایا جائے گا ...

کہ وہ ایک ایسا شجر ہے جس کے سائے میں دو زندگیاں سانس لے رہی تھیں ...اسے لکھ دیا گیا تھا ...بیلا سبحان کے نصیب میں اور مازن تابش حسنین کے نصیب میں اور جو رشتے نصیب میں لکھ دیے گئے تھے ...انہیں اپنانے کا وقت آ گیا تھا ...

وہ سجدے سے اٹھا ...آہستہ آہستہ چلتا ہوا کھڑکی تک آیا ... چمکتے ہوئے چاند کی روشنی میں آسمان کو دیکھا تو کچھ پرانا وقت سوچنے لگا ...اسے آج بھی وہ رات یاد تھی جب وہ حیدر آباد سے کراچی کے لیے نکلا تھا...

ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ

وہ شام کو مغرب کے بعد حیدر آباد سے کراچی کے لیے نکلا تھا ...پہلے تو اس نے سوچا کے کل چلا جائے گا کیوں کہ آج کا سارا دن بے تحاشا تھکانے والا تھا ...اس کا ہر گز جانے کا ارادہ نہیں تھا ...پر سونیا کی سالگرہ تھی اور اس تک پہنچنا ضروری تھا ... سونیا کے بہت سارے تحفے پیچھے گاڑی میں رکھے تھے ...پورے خاندان میں کوئی بھی اسے کسی بھی قیمت پہ ناراض نہیں کر سکتا تھا ...ابھی کراچی پہنچتے ہی سب سے پہلے اس کے گھر جا کے سارے تحفے اس کے حوالے کرنے تھے ...حیدر آباد سے اس کے لیے ایک کیک بھی ساتھ تھا ...جو پیچھے سیٹ پہ رکھا تھا ...اس نے گاڑی چلاتے ہوئے شیشے سے پیچھے کی سیٹ کو دیکھا تو کیک کا ڈبہ اور تحفے نظر آئے ...

گاڑی میں پیٹرول ختم ہونے کو تھا ...اس نے پیٹرول پمپ پہ گاڑی روکی ... سردیوں کی شروعات تھیں اور رات کے نو بج رہے تھے ... کراچی کا موسم ویسے تو بہت ٹھنڈا کبھی نہیں ہوتا تھا ...پر رات کو اِس وقت ہائی وے پہ ذرا خنکی تھی ...اس نے پیٹرول کے پیسے دیئے تو لڑکے نے شیشہ کھٹکھٹایا اور گاڑی کا ٹائر دیکھ کے اسے کہا ...

"ٹائر میں ہوا تھوڑی کم ہے ...گاڑی سائڈ پہ لگالیں..."

وہ گاڑی سائڈ پہ کر کے نیچے اترا ...ہاتھ مسلتے ہوئے نیچے بیٹھ کے دیکھا تو واقعی ہوا کم لگی پھر باقی ٹائروں کی ہوا بھی چیک کی ...ہوا بھروا کے جیسے ہی اس نے گاڑی آگے بڑھائی

New Era Magazine

...کوئی بہت بڑی سی چیز گاڑی کے نیچے رگڑی تھی ...شاید کوئی بڑا پتھر تھا ...

"...shit"

وہ جھنجلاتا ہوا پھِر گاڑی سے باہر آیا ...اندھیرا اتنا تھا کہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا ... موبائل کی لائٹ آن کی اور جھک کر گاڑی کے نیچے دیکھا تو پلاسٹک کی بہت بڑی خالی بوتل نیچے پھنسی ہوئی نظر آئی ...ہاتھ بڑھا کے بوتل کو کھینچ کے نکالا اور اپنے گھٹنے جھاڑتا ہوا کھڑا ہو گیا ...بوتل کو لات مار کے دور پھینکا ...گاڑی کا دروازہ کھول ہی رہا تھا کے ایک ہلکی سی چیخ کی آواز سنائی دی ...اسی جانب سے جہاں اس نے بوتل کو پھینکا تھا ...وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے کھولتے رکا تھا ...

"کون ہے !!!..." ذرا آگے ہو کے اندھیرے میں گھورنے کو کوشش کی تو کسی چیز کی سرسراہٹ کی آواز سنائی دی ... گاڑی کی لائٹس کا رخ دوسری طرف تھا...اس نے موبائل کی لائٹ پِھر سے آن کر کے سامنے کی طرف کی تو اسے ایک کالے رنگ کا دوپٹا اور ایک پر سرکتا ہوا نظر آیا ...

"کون ہے وہاں !!!..." بچپن میں سنی چڑیلوں اور بھوتنیوں کی ساری کہانیاں لمحوں میں ذہن میں آئی تھیں ...دوسرے ہے لمحے وہ سر جھٹکتا آگے بڑھا ...ایک چھوٹا سا کچی اینٹوں کا کمرا تھا ... جس کی آگے کی دیوار آدھی گری ہوئی تھی ...اس نے آگے

New Era Magazine

بڑھ کے دیوار کے اُوپر سے جھانکا تو حیران رہ گیا ...

کالے رنگ کے دوپٹے میں اپنا سر گھٹنوں میں دیئے وہ جو کوئی بھی تھی ...ضرور اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی ...وہ حیرت کے مارے دو قدم پیچھے ہٹا اور تھوڑی دیر تک کچھ بول نہیں سکا ...رات کو اِس وقت سنسان سڑک پہ کون ہو سکتی تھی ...

ابھی وہ اتنا سوچ ہی رہا تھا کے لڑکی نے آہستہ سے سر اٹھا کے اسے دیکھا ...اِس سے پہلے کے وہ حرکت میں آتا ...اس نے اپنی مٹھی میں دبا ایک پتھر بہت زور سے اس کی طرف پھینکا ...پتھر اس کے کان کے برابر سے ہوتا ہوا گزرا ...اگر وہ بر وقت سر نہ ہٹاتا تو بہت زور سے لگتی ...

"اوہ ...اوہ ...اوہ ..." تابش نے اپنا کان سہلاتے ہوئے آگے بڑھ کے اس کالی گٹھری بنی چیز کو دیکھنے کی کوشش کی جو اپنے دونوں ہاتھوں میں پتھر لیئے بھیگتی ہوئی لال خونخوار نظروں سے اسے گھور رہی تھی ...

"تم اگر میرے پاس بھی آئے تو میں ماروں گی تمہیں..." اس نے مارنے کے لیے پھر ہاتھ اٹھایا ...تو وہ دونوں اپنے ہاتھ ہوا میں اٹھا کے آہستہ سے ایک قدم پیچھے ہٹا ...بہت جانچتی نظروں سے اسے دیکھا ...وہ دھول مٹی میں اٹی کوئی بھوتنی لگ رہی تھی ...

کالے دوپٹے سے ناک تک چھپا چہرہ بھی کالا ہو رہا تھا ...دوپٹہ جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا

...

"میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں..." ایک منٹ چُپ رہنے کے بَعد اس نے بہت آرام سے اسے دیکھتے ہوئے کہا پر سامنے سے کوئی جواب نہیں آیا ...اس نے آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ کو دوبارہ سرکتا ہوا محسوس کیا ...پِھر ایک بڑا سا پتھر ٹٹول کے اپنی مٹھی میں دبایا ...لال خونخوار نظریں ابھی بھی اس پہ گڑی ہوئی تھیں ...

"دیکھو ...یہ ہائی وے ہے ...تم کون ہو ...یہاں کیا کر رہی ہوں ...میں سچ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں..." گھورتی آنکھوں نے اسے اُوپر سے نیچے تک دیکھا ...دو تِین دفعہ اس کا جائزہ لینے کے بَعد شاید وہ تھوڑا پر سکون ہوئی ...آنکھوں کی سختی تھوڑی کم ہوئی ...پر ابھی بھی کوئی جواب نہیں دیا ...

"میرا نام تابش ہے ...میں حیدر آباد سے واپس کراچی جا رہا ہوں ...کراچی میں ہی رہتا ہوں ...یہ جو تم پتھر جمع کر رہی ہوں نا ...اگر کوئی سر پھرا آ گیا نا تو یہ کسی کام نہیں آئیں گے ...پتا ہونا چاہیئے تم کو..." اس نے ایک انگلی سے جمع کیئے ہوئے پتھروں کی طرف اشارہ کیا ...

"اتنا کافی ہے یا کچھ اور بولوں..." وہ آہستہ سے اس سے فاصلہ رکھ کے نیچا بیٹھا تھا تو لڑکی نے ایک سانس لی ...پِھر اس کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولی ...

New Era Magazine

"میں نوابشاہ سے واپس کراچی جا رہی تھی ...بس رکی تو میں پانی لینے کے لیے اتری ...

اور وہ ..." رک کر لمحے کے لیے اپنے آنسو روکے ...

"ڈرائیور مجھے چھوڑ کے چلا گیا ...موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی ہے ...میں کال کرنے

کے لیے اس دکان پہ گئی تھی ...پر..."وہ پھر لمحے کے لیے رکی تھی ...

"دکان والا بد تمیزی کر رہا تھا تو میں یہاں چھپ گئی..." پتھرا بھی بھی اس کی دونوں

مٹھیوں میں دبے ہوئے تھے ...آواز اور لہجے سے وہ تابش کو پڑھی لکھی لگی ...

"اچھا ...بس چلی گئی ... موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی ...اِس لیے یہاں چھپی ہو ...

مطلب کب تک چھپے رہنے کا ارادہ ہے تمہارا ..." اس نے کہتے ہوئے ادھر اُدھر

نظریں دوڑائیں تھیں ...پیٹرول پمپ کے ساتھ ایک چھوٹی سی دکان اور کونے میں

ایک مسجد تھی ...باقی ہر طرف ٹرک ہی ٹرک تھے ...

"صبح تک ...یا جب تک تھوڑی روشنی ہو جائے..." وہ دوپٹے کو ناک پہ ٹکاتی ہوئی بولی

تو تابش حیرت سے ہنس پڑا ...

"ہیں!!! ... صبح تک..."

"دیکھو ...رات بہت ہو گئی ہے اور یہاں اِس طرح بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے ...میں تم کو

تمہارے گھر باحفاظت پہنچا سکتا ہوں ...وہ میری گاڑی ہے سامنے..." اپنی گاڑی کی

New Era Magazine

طرف اشارہ کرتا وہ کھڑا ہوا ...دو قدم آگے بڑھا ہی تھا کے پیچھے سے پِھر اس لڑکی کی آواز سنائی دی ...

"رکو!!!..." وہ چلتے چلتے مڑ کے اسے دیکھنے لگا ...

"شاید میرے پاؤں میں فریکچر ہو گیا ہے ... مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا..." ڈرتے ڈرتے وہ آہستہ سے بولی تو تابش کو پہلی بار اس کی آواز میں نمی محسوس ہوئی تھی ...

جانے کیوں ترس بھی آیا ...دو قدم آگے بڑھا اور اس کے سامنے بیٹھ کے موبائل کی لائٹ اس کے پاؤں کی طرف کی ..

"دوپٹا ہٹاو..." کچھ لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے پاؤں پر سے دوپٹا ہٹایا تو واقعی تابش کو فریکچر لگا ...اس کا پاؤں سوجا ہوا تھا ..

"اوہ ... ہو ... یہ تو واقعی فریکچر ہے اور تمہیں ہسپتال جانے کی ضرورت ہے..."

دوبارہ کھڑا ہو کے وہ اپنی گاڑی تک گیا ...اسٹارٹ کی اور اس کے قریب لا کے روکی پِھر باہر نکل کے دوسری طرف کا دروازہ کھولا اور اس کے پاس آ کے کھڑا ہوا ...وہ گھبرائی ہوئی جلدی جلدی نہیں میں اپنا سر ہلا رہی تھی ...

"listen..."وہ قریب آ کے رکا ...

"میں تمہیں ہاتھ لگائے بغیر تمہیں گاڑی میں نہیں بٹھا سکتا ...اوکے ...اِس لیے پلیز

New Era Magazine

..." لمحے میں جھک کے اسے اٹھایا تو اس کے منہ سے تکلیف میں ایک ہلکی سی چیخ نکلی تھی ...ایک نظر اس کی طرف دیکھا تو دو بڑی بڑی کالی آنکھیں اپنے اُوپر جمی ہوئی نظر آئیں ...چار قدم چل کے اسے گاڑی میں بٹھایا ...پھر دکان تک جا کے پانی کی دو تین بوتلیں خریدیں ...واپس آ کے اپنی سیٹ پہ بیٹھا اور اسے بوتلیں پکڑائیں ...

سیٹ بیلٹ لگا رہا تھا تو لڑکی نے اپنی ناک سے دوپٹا ہٹایا اور سیٹ سے سر ٹکا کے ایک لمبا سانس لیا ... ہلتے ہوئے ہونٹ دیکھ کے اسے اندازہ ہوا کے ضرور وہ کوئی دعا پڑھ رہی تھی ...اس نے گاڑی ہائی وے پہ ڈالی ...

"ہمیں کم اَز کم دو گھنٹے لگیں گے ابھی ... تمہیں زیادہ درد تو نہیں ہو رہا..." اس کا لال ہوتا چہرہ دیکھتے ہوئے تابش نے اس سے پوچھا تو لڑکی نے آہستہ سے ہاں میں گردن ہلائی ... ہسپتال تواب کراچی جا کر ہی آنا تھا ...اس نے گاڑی کی سپیڈ تھوڑی اور بڑھائی ...

"دوبارہ کبھی ایسی بے وقوفی مت کرنا ...ہائی وے پہ کون ایسے بس سے اترتا ہے اکیلے ..." وہ باتوں سے اس کا دھیان بٹانا چاہ رہا تھا ...

"بس غلطی ہو گئی اور آئندہ کے لیے ایک سبق بھی..." بہت آہستہ سے بول کر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ...جب ہی تابش کا موبائل بجا ...اس نے سونیا کا نام دیکھ

کے کال رسیو کی ...گاڑی کے سپیکر سے اس کی آواز گونجی تھی ...

"ہاں سونیا..." اس نے بات کرتے ہوئے تابش نے ایک نظر بند آنکھوں پہ ڈالی ...

"تم نکل گئے ہو حیدرآباد سے ...آ رہے ہو نا..." اس کے انتظار میں سونیا کی آواز کسی کھنک دار ہو رہی تھی ...

"ہاں میں نکل گیا ہوں ...پر آج ملاقات نہیں ہو سکتی ...کچھ ضروری کام ہے..."

اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ہسپتال سے فارغ ہوتے ہوتے ضرور دیر ہونے والی تھی ...

"ایسا کیا ضروری کام ہے اور میں انتظار کر رہی ہوں تمہارا صبح سے ...جانتے ہو نا..."

وہ غصے سے چلائی ...

"جانتا ہوں ...پر آج نہیں ...کل ...اوکے..."

"میری سالگرہ ہے تابش..." وہ غصے میں اور چلائی تھی ...

"کہا نا آج نہیں آ سکتا ...کل چکر لگاؤں گا..."اس نے بہت آرام سے سمجھانے کی کوشش کی تو دوسری طرف سے اسے برا بھلا بول کے لائن کاٹ دی گئی ...

"جہنم میں جاؤ..." وہ بس سر ہلاتا رہ گیا ...

کچھ لمحوں بعد وہ اپنا سر پکڑتی نظر آئی ...شاید تکلیف کی شدت زیادہ تھی ...

"میرا بی۔پی لو ہو رہا ہے..." اس کی ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی تو تابش نے گاڑی سائڈ پہ

روکی ... پیچھے مڑ کے کیک کا ڈبہ اٹھایا اور کھول کے اس کے سامنے کیا ...

"میرے خیال سے تمہیں کچھ کھانے کی ضرورت ہے ... یہ لو..." ایک پلاسٹک کا چمچہ تھیلے میں سے نکال کے اسے دیا ...اس نے آنکھیں کھول کے کیک کو دیکھا تو ہیپی برتھ ڈے سونیا..."

لکھا نظر آیا ...ایک نظر اٹھا کے اسے دیکھا تو وہ اتنے میں چمچہ کیک پہ چلا چکا تھا ...

"یہ بہت مزے کا کیک ہے ...بہت فریش..." ڈبہ اس کے ہاتھ میں پکڑا کے اس نے پھر گاڑی چلائی...وہ خاموشی سے مجبوری میں آہستہ آہستہ کیک کھاتی رہی ... جس کے مزید اصرار اور فریش ہونے کی وہ بہت تعریف کر رہا تھا ... باسی کیک اور بد ذائقہ کریم ... اچھا ہی ہوا کے یہ کیک سونیا تک نہیں پہنچا ... تھوڑی دیر بعد کچھ جان میں جان آئی تھی ...

"Thank you..." وہ کچھ بولنے کے قابل ہوئی تو سب سے پہلے اس کا شکریہ ادا کیا ...اگر وہ مدد نہیں کرتا تو پتا نہیں آج کیا ہوتا ...بس میں اکیلے سفر کرنے کا یہ شوق اتنا مہنگا پڑ سکتا ہے اسے اندازہ نہیں تھا ...اور اب بابا سے بھی زبردست ڈانٹ پڑنی تھی ...

"کب سے چھپی ہوئی تھیں وہاں..." تابش نے اسے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے دیکھا

...

"دو گھنٹے سے..." جواب آیا تو وہ بس ایک آہ بھر کے رہ گیا ... عجیب اَحمق لڑکی تھی ...

"اور یہ فریکچر کیسے ہوا..." اس نے پاؤں کی طرف نظر کی ...

"میں بھاگ کے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی میرا پاؤں مڑ گیا اور میں مٹی میں گر گئی ...پھِر بھی دو تین قدم چلی تو شاید تب ہو گیا ہو گا..." اس نے آہستہ سے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھے اس شخص پہ ایک نظر ڈالی ... سفید قمیض پہ نیلی دھاریاں اور نیلی جینز... بے فکری سے بکھرے ہوئے بال ...رات کے اِس پہر وہ اسے ایک فرشتہ ہی نظر آیا

...

"کہاں رہتی ہو..." اس نے بیک مرر سے دیکھتے ہوئے پوچھا ...

"گلشن میں..." پتا بتا کے اس نے کھڑکی سے سر ٹکایا ...

"اوکے..." وہ خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا ...کچھ دیر بَعْد اسے لگا کے وہ سو چکی تھی ... گاڑی چلاتے چلاتے بھی حیرت سے ذرا نیچے جھک کے اس کی آنکھوں کو دیکھا ...جو بالکل بند تھیں ...اتنی تکلیف کے باوجود یہ کیسے سو سکتی ہے ...وہ شدید حیران تھا ...

"نہایت ہی بیوقوف لڑکی ہے ...ایک تو ہائی وے پہ بس سے اُتر گئی ...اور اب ایک انجان کی گاڑی میں سو رہی ہے..." وہ افسوس سے سر ہلاتا رہ گیا پِھر کچھ سوچ کے ہنسنے

لگا ...

"اچھا تو مجھے اِس لیے آپ نے ایمر جنسی میں وہاں سے روانہ کروایا تھا ...ان میڈم کی مدد جو کرنی تھی ...کمال ہے اللہ میاں !!!..." اس نے مسکرا کے برابر میں سوتی بے فکر لڑکی کی کھڑی ناک دیکھی ...

کراچی میں داخل ہوتے ہے اس نے آغا خان ہسپتال کا روڈ لیا ...سونیا کی سالگرہ سے تو وہ ویسے بھی جان چھڑانا چاہ رہا تھا ...نہ وہ سب کو بتاتا کے کراچی واپس جا رہا ہے ...نا سب اس کو اتنی چیزیں اور کیک تھماتے اور اب تو اچھا بہانہ ملا تھا اسے ...

ہسپتال کی ایمر جنسی میں گاڑی کھڑی کر کے باہر نکالا ...ایک ویل چیئر اور نرس کو بلا کر لایا ...وہ ابھی تک سو رہی تھی ...اس کی طرف کا دروازہ کھول کے جھکا ...چہرے پہ لگی مٹی کے باوجود اس کی شفاف رنگت بہت واضح تھی ...ایک لمحے کے لیے اس کی لمبی پلکوں میں الجھا پِھر آہستہ سے اس کا کندھا ہلایا ...

"سنو..." وہ ایک دم چونک کے اُٹھی ...

"چلو ... ہسپتال آ گیا ہے..." وہ نیند میں گھبرا کے ادھر اُدھر دیکھنے لگی ...

"مجھے گھر جانا ہے..." واپس تابش کی طرف گھومی ...

"پہلے پلاسٹر کروا لو ...پِھر گھر چھوڑ دوں گا ... چلو نکلو ...شاباش..." ویل چیئر کو پاس

بلا کے اسے سہارا دے کے نیچے اتارا ... سنبھال کے کرسی پہ بٹھایا ...اسے اندر بھیج کے کاؤنٹر تک آیا ...کاؤنٹر والے نے نام پوچھا تو پھر واپس چلتا ہوا اس کے پاس آیا ...

"شناختی کارڈ ہے تمہارے پاس..." اس نے خاموشی سے پرس کھول کے شناختی کارڈ تابش کے حوالے کیا...وہ واپس کاؤنٹر تک آیا ...

"یہ لو ...ایکسرے کروانا ہے ...شاید فریکچر ہے..."

"بیس ہزار دے دیں..." کاؤنٹر والے نے رسید بنا کے ہاتھ میں تھامائی تو اسے پہلی بار ہوش آیا کے اتنے پیسے کیش کی صورت میں نہیں تھے اس کے پاس ...ایک لمحے کے لیے سوچا کے کیا کرے ...پھر کچھ یاد کر کے اپنا بٹوہ کھولا...پاپا نے پچھلے مہینے ہی نیا میڈیکل انشورنس کارڈ دیا تھا ...اسے نکال کے کاؤنٹر پہ رکھا ...

"یہ لو ...اِس پہ فیملی اسٹیٹس ہو گا..."کاؤنٹر پہ بیٹھے لڑکے نے کارڈ کا نمبر کمپیوٹر میں اینٹر کیا ...

"بیوی ہیں آپ کی..." اس نے سوال پوچھا تو تابش نے ایک نظر سر گھوما کے ویل چیئر پہ بیٹھی لڑکی کو دیکھا ...

"جو مرضی لکھ دو یار ...فی الحال فائل بنا دو ...مریض تکلیف میں ہے..." پھر سامنے رکھا اس کا شناختی کارڈ دیکھا ...

"بیلا سبحان رضا..." نام پڑھ کے رسید اور کارڈ کاؤنٹر سے اٹھائے ...

جتنی دیر وہ پلاسٹر بندھواتی رہی ...وہ باہر کرسی پہ انتظار کرتا رہا ...ہسپتال کی بھی ایک الگ دُنیا ہوتی ہے ...ہر گزرنے والے کے چہرے پہ ایک تکلیف رقم تھی ...وہ اتنا تھک چکا تھا کے آنکھیں بند ہونے کو تھیں ... صبح تک تو سوچا بھی نہیں تھا کے یہ رات اتنی لمبی ہو جائے گی ...آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں ... تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ باہر نکلی تو پاؤں میں پلاسٹر بندھا ہوا تھا ...وہ بھی بہت تھکی ہوئی لگ رہی تھی ...

اسے واپس گاڑی میں سہارا دے کے بٹھایا ...رسید گاڑی کے ڈیش بورڈ میں ڈال کے اس کے کارڈ اور اپنا انشورنس کارڈ اس کے حوالے کیا ...

"یہ رکھ لو ... تمہیں پھر دوبارہ آنا ہے چیک اپ کے لیے ...ایکسرے کریں گے ... میرے کارڈ پہ تمہاری فائل ہے ...اِس کی ضرورت پڑے گی..." اس نے گاڑی اسٹارٹ کی ...

"اور اب گھر کا ایڈرس بتاؤ..."اس کے گھر کے پورچ میں گاڑی کھڑی کی تو دو تین نوکر بھاگتے ہوئے باہر آئے ...بیلا نے شیشہ کھول کے کسی سے کہا ...

"بتول کو بلا کے لاؤ..." پھر اس کی طرف مڑی ...

"آپ اندر آئیں ...بابا سے ملیں ...پلیز..." وہ پہلی دفعہ ذرا سا مسکرائی تھی ...

New Era Magazine

"نہیں شکریہ ...پِھر کبھی ...میں گھر جانا چاہتا ہوں ... تھوڑا تھک گیا ہوں..."

"یہ کارڈ میں آپ کو شکریے کے ساتھ واپس کر دوں گی اور آج آپ کو اتنا تھکانے کے لیے سوری..." وہ گاڑی سے نکلتے نکلتے رکی تھی ...

"اور ...اس پتھر کے لیے بھی سوری ...میں بس ڈر گئی تھی..."وہ ہنسا ...

"کوئی بات نہیں ...ویسے نشانہ اچھا ہے تمہارا ...پر شکر ہے کے میرے ریفلیکسس اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں..."

وہ بتول کا سہارا لیتی باہر نکلی تو ذرا رک کے پیچھے رکھے بہت سارے تحفوں کو دیکھا ...

پِھر آہستہ سے آگے بڑھی ...تابش خدا حافظ کرتا گاڑی ریورس کر کے گیٹ سے باہر لے گیا...

ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ

New Era Magazine

صبح اس سے اٹھا نہیں گیا ... تھکن اور تکلیف دونوں ایک ساتھ تھیں ...رات کو بہت دیر تک تو نیند ہی نہیں آئی ...وہ اپنے اُوپر خود حیران ہوتی رہی کہ کیا بیو قوفی کر چکی تھی ...اس نے بابا کو پریشان کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ...انہوں نے کتنا منع کیا تھا کے بس سے سفر نا کرے لیکن اسے تو ایڈونچر کرنا تھا ...گھر میں گاڑی اور ڈرائیور موجود ہونے کے باوجود بس میں آنے کی ضد تھی اور کیا نتیجہ نکلا ...اسے ایک بار پھر جھر جری آئی تھی ...واقعی اگر وہ شخص نہیں آتا تو کس طرح رات گزرتی ...خدا نخواستہ کوئی اور بات ہو جاتی ...بیلا نے سوچ کے ایک جھر جھری اور لی ...اپنے پاؤں کی طرف دیکھا پھر بیڈ کے سائڈ پہ پڑا اپنا پرس اٹھایا ...اس میں سے تابش کا انشورنس کارڈ نکالا ...

"تابش حسنین..." ایک سنجیدہ نظر کارڈ پہ ڈال کے اپنی انگلی اس کے نام پہ پھیری ... پھر کارڈ پلٹ کے دیکھا ...

تو یہ تھا تابش حسنین ...جو فائنل ایئر کا سب سے ہینڈ سم لڑکا تھا ...یا شاید جسے سونیا نے ایک ہوا بنا دیا تھا ...بہت ذکر سنا تھا اس کا ...ہر وقت "تابش حسنین" کی تعریفوں سے کان پکتے تھے بیلا کے ...آج پہلی بار سونیا نا جانے کیوں بری لگی تھی ...

وہ کتنی پاگل تھی تابش کے پیچھے ...سارا دن اس کا ذکر کرتی تھی ... گھنٹوں ڈیپارٹمنٹ

کے لان میں بیٹھ کے تابش تابش کرتی تھی ...اس کے ارد گرد کی سب ہی لڑکیوں کو تابش حسنین کے بارے میں معلوم تھا ...وہ آئی۔آر ڈیپارٹمنٹ میں ہے ...فائنل ایئر کا اسٹوڈنٹ ہے ...بہت ہینڈسم ہے ...چھ فٹ لمبا ہے ...اس کی آنکھیں کالی ہیں ...وہ بہت انٹیلیجنٹ ہے ...اور سب سے بڑی بات کے وہ سونیا کے عشق میں بری طرح گرفتار ہے...

"اگر سونیا کو پتا چل جائے کے اس کے تابش صاحب نے رات کو مجھے لفٹ دی تھی ...اس کی سالگرہ کا کیک مجھے کھلایا اور اس کا میڈیکل کارڈ بھی میرے پاس ہے تو..." وہ بے ساختہ آنکھیں میچ کے ہنسی ...سونیا کی جلن سے بھری شکل یاد آئی تھی ...

تابش کے بارے میں سونیا کی بتائی گئی ساری باتیں اسے آج ٹھیک لگیں تھیں ...پِھر کارڈ کو دیکھ کے سر ہلایا ...

"ایسی بھی کیا جلدی تھی کہ پیدا ہوتے ہی سونیا کے عشق میں گرفتار ہو گئے ... تھوڑا صبر نہیں کر سکتے تھے..."

آنکھیں بند کر کے اسے تصور کیا ...بلاشبہ وہ ایک شاندار شخصیت کا مالک تھا ...پِھر اپنا سر جھٹکا ... سونیا اور وہ کالج کے زمانے سے ساتھ تھیں ...دونوں نے ایک ساتھ ایم۔ اے لٹریچر میں داخلہ لیا تھا ...یونیورسٹی شروع ہوئے ابھی صرف تِین مہینے ہی ہوئے

تھے ...سونیا کو ویسے ہی بیلا سے خدا واسطے کا بیر تھا ...شروع سے ہر چیز میں مقابلہ کرتی تھی ...ہمیشہ اسے ہرانے کی کوشش میں رہتی پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکی تھی ...بیلا کو اسے دیکھ کے ہنسی آتی تھی ...اسے دوسروں کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی کہاں تھی ...اپنی زندگی میں اتنے جھمیلے تھے ...

"شکریا تو تمہارا بنتا ہے ہینڈسم صاحب ...اب تو تم سے یونیورسٹی میں ملاقات ہو گی ...

" کارڈ سے باتیں ختم کر کے اسے واپس سائڈ ٹیبل پہ رکھ کر آنکھیں بند کیں ...آخر کار دوائیوں کے اثر سے اسے نیند آنے لگی تھی ...

اگلے دن صبح سبحان صاحب کو وہ ناشتے کی ٹیبل پہ نظر نہیں آئی تو بتول کو بلا کے اس کی خیریت پوچھی اور پریشان ہو کے اس کے کمرے تک آئے ...

وہ حیرت سے اسے بیڈ پہ بیٹھے سوپ پیتا دیکھنے لگے ...پاؤں میں پلاسٹر دیکھ کے تو ان کی پریشانی اور بھی بڑھ گئی تھی ...

"بیلا ...یہ کیا ہوا بیٹا ... کیسے ہوا..."

"بابا ...یہ کل نوابشاہ سے واپسی پہ ہوا ہے ...رات کو بہت دیر ہو گئی تھی ...اِس لیے آپ کو اٹھایا نہیں ...میں ٹھیک ہوں اب..."اس نے بابا کی پریشان حالت دیکھ کے انھیں تسلی دی ...

New Era Magazine

"پر مجھے جگانا تو چاہیے تھا آپ کو ...یہ پلاسٹر کیوں بندھا ہے..." وہ اس کے پاس آ کے بیٹھے ...ایک ہی تو بیٹی تھی ان کی ...ہر وقت اسی میں جان اٹکی رہتی تھی ...

"کچھ نہیں ہے بابا ...ذرا سا فریکچر ہوا ہے..."

"ذرا سا فریکچر !!!..." وہ پریشان ہو کے اس کے پاؤں پہ جھکے ...انہیں رات کی تفصیل بتانے لگی تو کچھ سوچ کے بس سے اتر کے چھپنے کا ذکر گول کر گئی ...

"ایسا کیسے بیٹا ... منع بھی کیا تھا نا ...ہو گیا شوق پورا..." انہوں نے بیچارگی سے اپنی بیٹی کو دیکھا جو اکثر اِس قسم کی حرکتیں کرتی رہتی تھی..."

"جو ہونا تھا ہو گیا بابا ...میں بلکل ٹھیک ہوں ...آپ کے سامنے تو ہوں ...یہ رہی سب دوائیاں ...آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں ...تھوڑی تکلیف ہے پر ٹھیک ہو جائے گی ..."آگے جھک کے انہوں نے اس کے ماتھے پہ پیار کیا ...

"اب اِس عمر میں تم مجھے کتنا ڈراؤ گی بیلا..." وہ ہنس پڑی ...

"آپ کو تو معلوم ہے کے جب بھی میں حویلی جاتی ہوں کوئی نا کوئی تحفہ وہاں سے لے کے آتی ہوں ...اب کسی کی تو نظر لگنی تھی ...بس اِس دفعہ بھی یہی ہوا ہے ...اگر حمدی وہاں نا ہو ...تو میں وہاں کبھی نا جاؤں ...نا تو دادا جان مجھے پسند کرتے ہیں نا تایا ابو اور نا ہی تائی امی ...میں خود ہی ڈھیٹ بن کے چلی جاتی ہوں اس کا خیال کر کے..."اسے

ایک دم غصہ آیا تھا ...

"ایسا نہیں ہے بیٹا ...وہ سب آپ سے بہت محبت کرتے ہیں اور کتنے بچے ہیں ہم دو بھائیوں کے ...ایک حمدی اور ایک تم..." وہ لاکھ اسے سمجھا لیتے پر اسے معلوم تھا کے کوئی اسے پسند نہیں کرتا...وہ اپنے ددھیال والوں کے لیے ایک ناپسندیدہ شخصیت تھی ...اسے اپنی طرف گھورتا دیکھ کے وہ ہنس دیئے ...

"اچھا چلو یہ بتاؤ ... حمدی کیسا ہے..." اس نے ایک لمبی سانس لی ...

"ویسا ہی ہے بابا ...اسے کیسا ہونا ہے ...تائی امی نے جو نیا میل نرس رکھا تھا وہ تو بھاگ گیا ... حمدی نے اسے بہت مارا تھا ...بس فی الحال وہ لیڈی نرس ہے ...سلطانہ بی بی ... جو اس کے اوپر کے سارے کام کرتی ہے ...دواؤں وغیرہ کے..." وہ سر ہلاتی افسوس سے بولی ...

"ہاں بیٹا ... یہ بھی ایک دکھ ہے بھائی صاحب کے لیے ...ایک بیٹا وہ بھی ذہنی مریض ستائیس سال کا ہو گیا ہے پر ذہن ابھی تک چار سال کے بچے کا ہے ...اتنے بڑے آدمی کو سنبھالنا آسان نہیں... کیسے گزرے گی اس کی زندگی اور کیا ہو گا جب بھائی صاحب اور بھابھی کی آنکھیں بند ہو جائیں گی..." انہیں اپنے اکلوتے بھتیجے کی حالت پہ بہت افسوس تھا ...

New Era Magazine

"تائی امی میرے جانے سے ہمیشہ کی طرح کوئی بہت خوش نہیں تھیں ...دادا جان نے بھی ٹھیک سے بات نہیں کی ...میں جتنا وقت حمدی کے ساتھ گزار سکتی تھی ... گزار لیا بس ...ان سب کو پتہ نہیں کیوں لگتا ہے کے میں خاندان کی جائیداد پہ قبضہ کر لوں گی ..." وہ افسوس کرتی سر ہلاتی سامنے بیٹھے بابا کو دیکھتی رہی ...

"میں ان لوگوں کی سوچوں کو کیسے بدَل سکتا ہوں بیٹا ...ایک گناہ تھا میرا جو میں نے اپنی پسند سے شادی کی ...سترہ سال بات نہیں کی بابا نے مجھ سے ...بھائی، بھابھی کا الگ موڈ خراب ...اصل میں تعلیم نا ہو تو بس ایسا ہی سوچتا ہے انسان ...وہ دونوں ڈرتے ہیں کے تم ہی اکیلی وارث ہو ...حمدی تو نا ہونے کے برابر ہی ہے بس..."

سگے بھائی بھابھی کا ان کی بیٹی کے ساتھ جو سلوک تھا ...اس کا انہیں اچھی طرح اندازہ تھا ...ان کے ابّا کا موڈ بھی ان سے ہمیشہ خراب ہی رہا ...یہی وجہ تھی کے وہ نوابشاہ کی خاندانی حویلی چھوڑ کے کراچی میں رہتے تھے اور اب حمدی کی ذہنی حالت کے پیش نظر سب کو ڈر تھا کے تمام زمین اور جائِداد کی بیلا اکیلی وارث تھی ...اِس بات کا اندازہ بیلا کو بھی اچھی طرح تھا ...

"مجھے آپ کی خاندانی جائیِداد میں کوئی دلچسپی نہیں ہے بابا ...میں ماسٹرز کے بَعد باہر چلی جاؤں گی ...باہر سے پروفیشنل بیکنگ سیکھ کے آؤں گی اور کسی فائیو اسٹار ہوٹل میں

New Era Magazine

پیسٹری شیف کی نوکری کروں گی..." وہ فخر سے سر اکڑاتی بولی ...

"پہلے پڑھائی مکمل کرو اس کے بعد دیکھیں گے..." اس کی باہر جانے کی بات در گزر کرتے وہ اٹھ گئے ...انہیں اپنے خاندان کا معلوم تھا ...ان کے ابّا کبھی اسے باہر بھجنے کی اِجازت نہیں دیتے ...اپنی پسند کی شادی کر کے انہوں نے اپنے ابّا جان کو جو ناراض کیا تھا ...اس کے بعد اب وہ کوئی اور کام ایسا نہیں کر سکتے تھے جو ان کی مرضی کے خلاف ہو ...

بابا چلے گئے تو اس نے پاس رکھی بیسا کھی اور ویل چیئر کو دیکھا جو شوکت صبح ہی لے آیا تھا ...اب جب تک یہ پلاسٹر نہیں اتر تا اسی طرح گزارا کرنا تھا ...اسے شدید کوفت ہوئی ...کال کر کے ساری دوستوں کو فریکچر کا بتایا ...کچھ ناولز منگوائے اور شوکت کو بول کے سٹور میں پڑا ہوا پرانا ٹی۔وی اپنے کمرے میں لگوایا ...

تین ہفتوں کے بعد جب پاؤں زمین پہ رکھنے کے قابل ہوا تو شوکت کے ساتھ ڈولمین مال کا ایک چکر لگایا ...گھر میں پڑے پڑے بہت بور ہو گئی تھی ...امیر عدنان کے سامنے سے گزرتے ہوئے ڈسپلے پہ لگے ایک کرتے کو دیکھ کے کسی کا خیال آیا تو لب مسکرا اٹھے تھے ...بتول وہیل چیئر چلا رہی تھی ...اسے ٹوٹی ہوئی ٹانگ کے ساتھ دیکھ کے سیلز مین نے ویسے ہی سارے کُرتے اس کے آگے ڈھیر کر دیے ...

آف وائٹ رنگ کے ایک راسلک کے ڈھلکتے ہوئے کُرتے پہ نظر پڑی تو اسے ہاتھ میں لیا ...بہت نفاست سے سلا ہوا ... کپڑے میں نمایاں ہوتی سنہری تار ...اور گلے پہ لگے تین چھوٹے چھوٹے خوبصورت سے سنہری بٹن ...بیلا نے ایک انگلی سے ان بٹنوں کو چھوا پھر آنکھیں بند کر کے اس کے طول و عرض کو سوچا ...

"اگر قد چھ فٹ ہو تو کون سا سائز ٹھیک رہے گا..." اس نے کرتا کھول کے اپنے سامنے ہوا میں اٹھایا ..."میڈم آپ xl سائز لے لیں ...ٹھیک رہے گا..."

"ہمم ...اِس کُرتے کو پیک کر دیں..." اس نے ایک سانس لے کے مسکراتے ہوئے ہاتھ آپس میں مسلے ...وہ پورے خلوص سے شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی اور اگلے ہفتے سے یونیورسٹی جانے کا اِرادہ تھا...

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

تابش ابھی ابھی اپنی سارے دن کی کلاسز ختم کر کے فارس اور ولید کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کے کیفے ٹیریا میں آیا تھا ...رش کا ٹائم تھا اور یہاں بھی خوب ہنگامہ تھا ... ہر ٹیبل پہ لڑکے اور لڑکیاں تھے ...کونے میں کہیں ایک ٹیبل پہ جگہ نظر آئی ...وہ فارس سے کسی بات پہ بحث کر رہا تھا جب کیفے ٹیریا میں کام کرنے والے ایک لڑکے نے اس کے سامنے دو ڈبے رکھے تھے ...

"یہ آپ کے لیے ہیں تابش بھائی..." وہ کرسی کھینچتے ہوئے رکا ...

"میرے لیے..." حیرت سے انگلی اپنی جانب کی ...ولید اور فارس بھی اس کی طرف دیکھنے لگے ..."کیا ہے ... کس نے دیا ہے..." سامنے رکھے ڈبوں کو دیکھ کے اس نے لڑکے سے پوچھا ...اِس سے پہلے کے وہ ڈبوں کو ہاتھ لگاتا ...فارس اُوپر والے ڈبے کو کھول چکا تھا ...ایک چاکلیٹ کیک پر 'تھینک یو' لکھا نظر آیا تو اس کی حیرانی کچھ اور بڑھ گئی تھی ...خوشی سے فارس کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں ...

"تیری سالگرہ ہے آج..." فارس نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے حیران ہو کے سر ہلایا ...

"نہیں تو..." ہاتھ کے اشارے سے اسی لڑکے کو پاس بلایا ...فارس پورا ڈبہ کھول کے کیک باہر نکال چکا تھا ...

New Era Magazine

"جلدی سے ایک چھری اور پلیٹس لے کے آؤ..." اِس سے پہلے کے وہ لڑکا تابش سے کچھ کہتا فارس نے اسے واپس کاؤنٹر کی طرف دوڑایا اور اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ولید دوسرا ڈبہ بھی کھول چکا تھا ... جس میں اسے آف وائٹ کُرتے کے اُوپر رکھا ایک نوٹ نظر آیا...

اس نے خاموشی سے نوٹ اٹھا کے کھولا ہی تھا کے ولید نے اس کے ہاتھ سے نوٹ جھپٹ لیا ...

"ادھر دکھاؤ شہزادے..."

اس نے پہلے خود پڑھا اور پِھر ایک نظر تابش پہ ڈال کے آنکھ مارتا ہوا ٹیبل پہ چڑھ گیا ... سب کو اپنی طرف متوجہ کر کے اس نے اونچی آواز میں پڑھنا شروع کیا ...

"شکریہ کے ساتھ ...امید ہے کے اِس کیک کو کھا کے آپ کو مزید ارار اور فریش کا مطلب ٹھیک سے سمجھ میں آجائے گا ...کارڈ کے لیے سوری، میں لانا بھول گئی ....پِھر کبھی سہی ...ایک بار پِھر شکریہ ..." ولید چھلانگ مار کے ٹیبل سے اترا تھا اور ایک طوفان بد تمیزی تھا جو اس کے بَعْد شروع ہوا ...ہر طرف سے لڑکوں نے اسے گھیرے میں لے لیا ... کوئی اس کا کندھا ہلا رہا تھا ... کوئی اس کی پیٹھ تھپک رہا تھا ...اسے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی ... سبھی لڑکے ٹیبلز بجا بجا کے ہوٹنگ کر رہے تھے

New Era Magazine

...جو نہیں کر رہے تھے وہ خاموشی سے کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے ...کچھ لڑکیاں ہنگامے میں شامل تھیں کچھ ٹیبلز پر ہی بیٹھی تھیں اور پھر سب نے ایک آواز ہو کے ...

کون تھی ...

کون تھی ...

کون تھی ...

کا شور مچایا تھا ...تابش نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں ...پلٹ کے اس لڑکے کو گھورا جس نے اسے ڈبے لا کر دیا تھے ... گھورتے ہوئے اسے منہ پہ انگلی رکھ کے چُپ رہنے کا اشارہ کیا ...

کوئی اس سے پوچھ رہا تھا کے کارڈ شادی کا تھا ...کوئی پوچھ رہا تھا کے کیا ولیمے کا ...وہ خاموشی سے کھڑا ہونٹ بھینچے سر ہلاتا رہا ... لمحوں میں بات کہاں سے کہاں چلی گئی تھی ...اس کے دیکھتے ہی دیکھتے کیک ختم ہو چکا تھا اور اسے کچھ بھی نہیں ملا ...اس کے سامنے ٹیبل پہ خالی ڈبہ کھلا پڑا تھا ...

"بیلا سبحان رضا..." اس نے آنکھیں بند کر کے ایک سانس لی ...

یہ چیزیں یہاں تک کیسے پہنچیں تھیں ...کیا وہ جانتی تھی کے وہ کون سی یونیورسٹی میں پڑھتا تھا ...خود آئی تھی یا کسی کے ہاتھ بھجوائی تھیں ...اس کے ذہن میں بہت سارے

New Era Magazine

سوال تھے جنہیں وہ شور ختم ہونے کے بعد سوچنا چاہتا تھا پر اب اِس کیک اور کُرتے کا مقصد سمجھ میں آگیا تھا ...وہ اس لڑکے کی طرف پِھر گھوما جو اب اِس وقت خود حیران پریشان کھڑا تھا ...تابش نے ایک بار پِھر اسے آنکھیں دیکھائیں ...

"یہ تیسری حماقت ہے جو تم نے کی ہے بیلا سبحان رضا..."

وہ اپنا سر پکڑے سوچ رہا تھا ...جب ہی اس کی نظر سامنے سے تیسری ٹیبل پہ پڑی ... جہاں تین لڑکیاں بیٹھی ہوئی نظر آئیں ...اور جو لڑکی بالکل اس کے سامنے تھی ...اس کی جھکی ہوئی پلکیں دیکھ کے تابش کی گزرتی نظر رکی تھی ...

"اسے پہلے تو کبھی یہاں نہیں دیکھا..."

ہلکے نیلے رنگ کے کُرتے اور سفید ڈوپٹے کو کندھوں پہ پھیلائے وہ چائے کا کپ تھامے ہوئے تھی ...کالے بالوں کی دو تین لٹیں چہرے پہ تھیں ...ایک کپکپاتا ہوا ہاتھ ماتھے پہ تھا جیسے اپنا چہرہ چھپانے کی کوشش کر رہی ہو ... نظریں چائے کے کپ پہ جمی ہوئی تھیں جو اس کے ہاتھ میں ہلکا ہلکا لرز رہا تھا ...

بے شک اِس وقت وہ کالے دوپٹے سے چہرہ ڈھانپے ہوئے نہیں تھی پر یقیناً وہی تھی ...

تابش نے دو لمحے رک کے نظر ٹیبل کے نیچے کی ...جہاں اس کے ایک پاؤں پہ پٹی بندھی نظر آئی ..."shit..."

اس نے سیکنڈ میں اپنی آنکھیں بند کی تھیں ...سامنے بیٹھی بیلا کی پلکیں اور ہاتھ مستقل لرز رہے تھے ...بار بار پلکیں جھپک کے شاید وہ اپنے آپ کو رونے سے روک رہی تھی ...

"یہ سب بکواس وہ سن رہی تھی..." قصوروار نہ ہوتے ہوئے بھی وہ عجیب شرمندگی کا شکار ہوا تھا ...انجانے میں جو غلطی اس لڑکی سے ہو چکی تھی ...وہ اس کے چہرے پہ لکھی تھی ...ایک اچھا خاصا تماشہ لگ چکا تھا اور اب تابش کی ذرا سی بھی غلط حرکت سامنے بیٹھی بیلا کو بھی تماشہ بنا دیتی ...اس نے اپنا دھیان بیلا سے ہٹایا تھا ...

کچھ دیر بعد وہ خاموشی سے اٹھی ... ٹیبل سے اپنا پرس اور کتابیں اُٹھائیں اور اس کے پاس سے گزرتی ہوئی ایک نظر ٹیبل پہ پڑے ڈبوں پہ ڈال کے باہر نکل گئی ...اس کی چال میں ابھی تک روانی نہیں تھی ...تابش نے ایک نظر اسے دروازے سے باہر نکلتے دیکھا ...کیفے ٹیریا کا ہنگامہ ابھی بھی ویسا ہی تھا ...

کچھ دیر تک وہ وہیں بیٹھا سوچتا رہا ... ہنسی مذاق اور رش کم ہوا تو وہ کُرتے کا ڈبہ اور نوٹ اٹھا کے باہر نکل گیا ...نوٹ کو جیب میں رکھا ...ڈبے کو اپنی گاڑی میں پھینکا اور ایڈمن

New Era Magazine

آفس تک گیا ...وہاں پہ اسٹاف میں ایک لڑکے سے اس کی پرانی جان پہچان تھی ...دو تین ادھر اُدھر کی باتیں کرکے اس سے بیلا کے بارے میں پوچھا کے کیا کوئی اِس نام کی لڑکی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے ...پیزا ہٹ پہ ایک دعوت کی ڈیل کے بعد وہ بیلا کا نمبر اور ڈیپارٹمنٹ کی ساری معلومات حاصل کر چکا تھا...

˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘

وہ گھر آکے سیدھی کمرے میں گھسی ...سارا راستہ اپنے آنسو روکتی ہوئی آئی تھی ...بیڈ پہ گر کے خوب رونے دھونے کے بعد سوئی ...شام کو اٹھی تو سر بھاری ہو رہا تھا ... بتول اور بابا اس کی روتی شکل دیکھ کے پریشان تھے ...

"یہ میں نے کیا کر دیا..."

مستقل یہی بات ذہن میں چلتی رہی ...اسے کیا معلوم تھا کے ایک چھوٹا سا سرپرائز اتنا بڑا افسانہ بن جائے گا ...وہ تو بس تابش کے تاثرات دیکھنے کے لیے وہاں بیٹھی تھی ... پہلے سوچا کے خود جا کے اسے سب چیزیں دے گی پر نا جانے کیوں اسے ایک دم سامنے آتے ہوئے گھبراہٹ ہوئی ...

"ہو سکتا ہے اسے میں یاد ہی نا ہوں..."

"اگر اس نے مجھے پہچاننے سے ہی انکار کر دیا تو میری کتنی بے عزتی ہو گی..."

"وہ تو سونیا کو پسند کرتا ہے ...اگر اس نے سونیا کو بتا دیا تو..."

سارا دن الٹی سیدھی سوچیں دماغ میں گردش کرتی رہیں ...تب ہی اس کے سامنے نہیں گئی ...پر یہاں تو سارا حساب کتاب ہی اُلٹ گیا تھا ...واپس آ کے نا دوپہر کا کھانا ڈھنگ سے کھایا اور نا ہی رات کا ...پکا اِرادہ کر لیا تھا کے کل کسی صورت یونیورسٹی نہیں جائے گی ...کم اَز کم دو تین دن تک تو وہ کسی کو شکل دکھانے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی ...اسی کش مکش میں رات کو سونے کے لیے لیٹی ...بار بار صبح کے ہنگامے کانوں میں گونج رہے تھے ...تب ہی رات کو تقریباً گیارہ بجے اس کا موبائل بجا تھا ... ایک انجان نمبر دیکھ کے نا جانے کیوں پہلا خیال تابش کا ہی آیا ...

وہ کال رسیو کرنے کی ہمت نہیں کر پائی ... موبائل تھوڑی دیر بج کے خود ہی خاموش ہو گیا ...ایک بار پِھر بجا ....بیلا مستقل اسے بجتا دیکھتی رہی ...پر رسیو نہیں کر پائی ... اور پِھر اگلے دو دن تک اس کا فون کم از کم دس یا بارہ دفعہ بجا ہو گا پر نہ جانے اس کے دِل میں کیا جھجک تھی کے اس نمبر کو اُٹھانے کی ہمت نہیں کر سکی ...

تیسرے دن یونیورسٹی پہنچی تو صبح صبح اپنے ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی سونیا کے ساتھ پلر سے ٹیک لگائے کھڑے تابش حسنین کو دیکھ کے اس کے قدم اپنی جگہ جم گئے تھے ...اس کا رخ بیلا کی طرف ہی تھا ...ایک لمحے کے لیے سوچا کے یہیں سے واپس

چلی جائے پِھر سوچا کے آخر کب تک اِس سے چھپوں گی ...وہ خاموشی سے اپنے ہاتھ میں پکڑی کتابوں میں سر دیئے کھڑا تھا ...

بیلا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی چلی آئی ...سونیا سے بس دس قدم کے فاصلے پر ہی ہو گی جب ایک بار پِھر اس کے موبائل کی رنگ ٹون نے راہداری میں شور مچایا تھا ...ایک بار پِھر وہی نمبر سکرین پہ جگمگایا ...وہ چلتے چلتے اپنی جگہ رکی ...نہ تو فون اُٹھانے کی ہمت تھی اور نہ ہی اپنا سر ...کچھ لمحوں کے بَعْد نظر اُٹھائی تو وہ اپنا موبائل کان سے لگائے سونیا سے کوئی بات کر رہا تھا ...ایک خاموش نظر بیلا پہ ڈال کے پِھر سونیا کی طرف متوجہ ہو گیا ...بیلا کو لگا وہ شرم سے یہیں ڈوب مرے ...

"اب تو اسے یہ بھی پتہ چل گیا تھا کے میں جان بوجھ کے اس کا فون نہیں اٹھا رہی..."

کچھ لمحے وہیں کھڑے کھڑے سوچا پِھر اپنے موبائل کو سائلینٹ پہ کر کے خاموشی سے سر جھکائے اس کے پاس سے گزری تو موبائل سائلینٹ موڈ پہ بھی بز بز کر رہا تھا ...

"ڈوب کے مر جاؤ بیلا..." وہ سارا دن نروس رہی ...یقیناً وہی تھا ...اس نے اپنے آپ کو بہت سرزنش کی ...

"آخر اس سے اتنا ڈرنے کی کیا ضرورت ہے مجھے ... کھا تھوڑی جائے گا وہ اور ویسے بھی سوری بولنا بنتا ہے ... غلطی میری ہی تھی ...ایسی بیوقوفی نہیں کرنی چاہیے تھی ..."

New Era Magazine

بیلا نے اس سے بات کرنے کی تھوڑی ہمت پیدا کی ...

"اس کے ڈیپارٹمنٹ جانے کا تو سوال ہی نہیں ہے ...گلا دبا دے گا وہ میرا..." ہنستے ہوئے اپنے سر پہ خود ہی ایک ہاتھ مارا پِھر سوچا کے گھر جا کے فون کرے گی ...پر جب اپنی کلاسز ختم کر کے وہ شوکت کے انتظار میں پارکنگ کے پاس کھڑی تھی ... تبھی ایک گاڑی اس کے پاس آ کے رکی ...اس نے جینز اور وائٹ ٹی شرٹ میں تابش کو گاڑی سے اُتَر کے اپنے پاس آتے دیکھا ...

"لو ...میری ساری ہمت اور پلاننگ کا بیڑا غرق..." وہ سر ہلا کے سوچتی رہ گئی ...تابش لمبے لمبے قدم اٹھاتا لمحوں میں پاس آیا ...دو تین بل ماتھے پہ ڈالے ...سینے پہ ہاتھ باندھ کے کچھ دیر تک بیلا کی آنکھوں میں دیکھتا رہا ...اس نے بھی ہمت کر کے نظر سے نظر ملا دی ...

کچھ لمحوں تک بڑی بہادری سے اسے تکنے کے بَعد نہ جانے کیوں دو دن سے ڈری ہوئی بیلا کو اچانک ہنسی آنا شروع ہوئی تھی ...چہرے کے تاثرات بدلنے لگے ...سنجیدگی ہنسی میں تبدیل ہونے لگی ...اتنی شدید ہنسی کے اس سے روکنا مشکل ہو گیا ...اس نے سب سے پہلے سر جھکایا ...پِھر اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبایا ...پِھر جلدی سے ایک ہاتھ اپنے منہ پہ رکھا ...اور آخر میں اپنی ہنستی ہوئی روشن آنکھیں اٹھا کے

سامنے کھڑے تابش کو دیکھا ...وہ بے یقینی سے ہنستے ہوئے اپنا سر ہلا رہا تھا ...

"گاڑی میں بیٹھو..." آخر ایک منٹ بعد اس نے ہنستی ہوئی بیلا کو دیکھ کے کہا اور گاڑی کی طرف اشارہ کیا تو بیلا کی ہنسی ایک دم غائب ہوئی تھی ...

"نہیں ...اِس کی ضرورت نہیں ...شوکت آنے والا ہے..." وہ ایک دم سنجیدہ ہوئی ...

"منع کر دو اسے ...میں چھوڑ دوں گا گھر..." کہتے ہوئے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا ...بیلا ابھی بھی کھڑی سوچ رہی تھی ...

"پلیز ...بیٹھو گاڑی میں..." اور ایک لمحہ سوچنے کے بعد بیلا گاڑی میں بیٹھ چکی تھی ... بیگ سے موبائل نکال کے شوکت کو کال کر کے واپس جانے کو کہا پھر خاموشی سے اسے ڈرائیو کرتا دیکھتی رہی ...اسے سوری کہنا تھا اور بیلا اپنی ہمت جمع کرنے لگی ...

"پاؤں کیسا ہے تمہارا..." یونیورسٹی سے نکلنے کے بعد اس نے پہلا سوال کیا ...

"ٹھیک..." وہ جواب دے کے پھر خاموش ہو گئی ...

"دوبارہ گئیں تھیں ایکسرے کے لیے..." اِس خاموشی کو تابش نے ہی توڑا تو بیلا نے برابر میں بیٹھے شخص کی طرف نظر کی ...بلاشبہ وہ سونیا کی کہی گئی ہر تعریف پہ پورا اترتا تھا ...

New Era Magazine

"ہاں گئی تھی ایکسرے اور پلاسٹر کھلوانے کے لیے ...پر آغا خان نہیں ... بابا کے دوست ہیں ایک آرتھوپیڈک سرجن ...ان کا کلینک ہے ہمارے گھر کے پاس ...ان کو دکھایا تھا ... تمہارا کارڈ ہے میرے پاس ابھی بھی..." آہستہ آہستہ اس کا اعتماد بحال ہونا شروع ہوا تھا ...

"کارڈ کی فی الحال مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے ...پھر کبھی دے دینا..." پھر ایک نظر اس کی طرف دیکھا... نظر ملتے ہی بیلا نے گھبرا کر اپنی نظر شیشے کی طرف کی اور اس کے اگلے سوال پہ آنکھیں سختی سے میچ لیں ...

"فون کیوں نہیں اٹھا رہی ہو تین دن سے..." تابش نے اس کو کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا...وہ ایک دم تابش کی طرف مڑی اور نظریں جھکا لیں ...

"میں شرمندہ ہوں ... بس ...ہمت نہیں ہو رہی تھی تم سے بات کرنے کی..." پھر ایک لمحے رک کے اسے دیکھا ...

"آئی ایم سو سوری تابش ...میں صرف شکریہ بولنا چاہ رہی تھی ...مجھے لگا کے پتا نہیں میں تمہیں یاد بھی ہوں گی کہ نہیں اور اچانک مجھے سامنے دیکھ کے تم کیا سوچو گے ... بس اسی لیے کیفے ٹیریا میں بھجوادی تھیں دونوں چیزیں پر اس بات کا اتنا بڑا افسانہ ہو گا ...اِس کا اندازہ نہیں تھا مجھے..." وہ چہرے پہ شرمندگی سجائے رک رک کے بولتی

New Era Magazine

چلی گئی ...یہ جانے بغیر کہ اگر وہ بھول چکا ہوتا تو کبھی اسے ایک نظر میں نہیں پہچانتا ...

"فسانہ !!!..." گاڑی چلاتے چلاتے وہ آنکھوں میں حیرت لیے اس کی طرف گھوما ...

"اسے فسانہ نہیں کہتے میڈم ...اسے بینڈ بجانا کہتے ہیں..." وہ ہنسا تھا ...

"تو معافی مانگ رہی ہوں میں ...بول تو رہی ہوں کہ میں شرمندہ ہوں ... غلطی ہو گئی ...ایسا سوچا نہیں تھا ...بس ہو گیا ... کردو معاف..."تابش نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں اتری پریشانی دیکھی اور پھر اپنی گردن اکڑائی ...

"ہر گز نہیں کروں گا معاف..." اس نے نہیں میں سر ہلاتے بیلا کو دیکھا ...

"کیوں..." وہ کچھ اور پریشان ہوئی تھی ...

"مرضی میری !!! ..." ناجانے کیوں اِس لڑکی کو تنگ کرنے میں اسے مزہ آنے لگا تھا ...بڑی بڑی کاجل سے بھری ہوئی کالی آنکھیں ...سیاہ پلکیں ... کندھوں پہ بکھرے گھنے بال ...گلابی چہرے پہ بکھری دو تین لٹیں ...اس کی سب سے خوبصورت بات اس کا لمبا قد تھا ...جو اسے دوسری لڑکیوں میں نمایاں کرتا تھا ...

خاکی رنگ کے کُرتے اور دوپٹے میں وہ حیران پریشان نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی ... تبھی تابش نے اس کی سیٹ کے پیچھے ہاتھ ڈال کے ایک بیگ اٹھایا تھا اور بیلا کی گود میں رکھا ...

New Era Magazine

"یہ کیا ہے!!! ..." اس نے حیرت سے پوچھتے ہوئے بیگ کھولا تو کچھ عجیب و غریب پستول اور چاقو کی ڈرائینگز اور امیر عدنان کا کرتا اس کے ہاتھ میں تھا ...

"یہ مجھے دے دو ... یہ میرے ہیں..." تابش نے پیپرز اس کے ہاتھ سے لیے ...

"اور یہ تمہارا ہے..." بیلا نے حیرت سے کُرتے کو دیکھا ...پھر خاموشی سے کرتا واپس بیگ میں ڈال کے پیچھے سیٹ پہ رکھ دیا ...

"کسی کا خلوص سے دیا ہوا تحفہ واپس کرنا بہت غیر اَخلاقی حرکت ہے ... یہ میں نے اپنے ٹوٹے ہوئے پاؤں کے ساتھ جا کے کتنی مشکل سے خریدا تھا ... محض تمہیں شکریہ کہنے کے لیے ...اگر تمہیں نہیں پسند تو کوڑے میں پھینک دو..."

اپنی بات کہہ کے اس نے منہ پھلا کے کھڑکی کی طرف سر کیا تو تابش اپنے ہونٹوں پہ آنے والی بے ساختہ ہنسی کو روک نہیں سکا تھا ...اسے یہ نخرہ کرتی ... دھونس جماتی لڑکی کچھ کچھ اچھی لگی ...کچھ پل بعد پھر اسے مخاطب کیا ...

"تم جب گاڑی میں بیٹھی تھیں تو مجھے جانتی تھیں..." کچھ باتیں جو وہ تین دن سے سوچ رہا تھا ...اس سے پوچھنا چاہتا تھا ...وہ کچھ پل خاموشی سے سوچتی رہی ...

"نہیں ...اس وقت نہیں ...اس وقت مجبوری تھی ... کوئی اور دوسرا راستہ نہیں تھا ..." ایک لمحے کے لیے رک کے اسے دیکھا ...

New Era Magazine

"پر جب سونیا کا فون آیا ...اس وقت مجھے اندازہ ہوا کے تم کون ہوں ...میں اور سونیا کافی عرصے سے ساتھ ہیں ...کالج فرینڈز..." پھر چُپ ہوئی ...

"نہیں فرینڈ تو نہیں کہوں گی میں اسے ...کالج کے ساتھی ٹھیک رہے گا ...پِھر ابھی ہم دونوں نے یونیورسٹی بھی ساتھ ہی شروع کی ہے ...میں اس کی آواز پہچان گئی تھی ... سچ پوچھو تو اس دن میں واقعی بہت ڈر گئی تھی ... سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں ...اُوپر سے فریکچر بھی ہو گیا تھا ...دعا کر رہی تھی کہ جلدی سے صبح ہو جائے ...تم تو رحمت کا فرشتہ بن کے آئے تھے..." بیلا نے ایک مسکان کے ساتھ اسے دیکھا ...

"پھر سونیا کی کال آنے کے بَعْد مجھے سکون ہو گیا تھا کہ اب میں خیریت سے گھر پہنچ جاؤں گی ...اِس لیے سو بھی گئی تھی..." وہ اطمینان سے اپنی بات ختم کر کے ساتھ بیٹھے تابش کو دیکھنے لگی ...

"تم اتنی بیوقوف ہو نہیں جتنا میں تمھیں سمجھ رہا تھا..."اس نے بھی ہنستے ہوئے برابر میں بیٹھی بیلا کو دیکھا ...خاموش چہرے پہ بولتی نگاہیں ...اس نے اپنا دھیان روڈ پہ کیا ...

"مگر پِھر بھی سونیا کا حوالہ کسی کی شرافت کی گارنٹی تو نہیں ...میں تمہارے سونے پہ کافی حیران ہوا تھا..." پِھر ایک دم چونک کے اس کی طرف مڑا ...

New Era Magazine

"کہیں تم وہی بیلا تو نہیں جس نے ابھی چھ مہینے پہلے کالج میں ٹاپ کیا تھا اور سونیا تم سے صرف دو نمبر پیچھے رہ گئی تھی ...اور جس سے سونیا ڈیبیٹ کمپٹیشن میں بھی ہار گئی تھی ..."

وہ حیران ہوا تھا ...اِس لڑکی کا ذکر تو پورے خاندان میں تھا ...جب جب سونیا اس سے پیچھے رہ جاتی تھی یا اس کے نمبر کم آتے تھے ...خوب رونا دھونا ہوتا تھا ...پِھر سارا خاندان اسے تسلیاں دیتا تھا ...دوبارہ اس کی ہمت باندھتا تھا کہ اگلی بار وہ بیلا کو ضرور پیچھے چھوڑ دے گی ...بات کرتے کرتے اس نے ایک سنیک بار کے آگے گاڑی روکی تھی ...

"کیا کھاؤ گی..." شیشہ نیچے کر کے وہ بیلا کی طرف دیکھنے لگا ...

"کچھ نہیں..." وہ حیران ہوئی ...اسے گھر جانا تھا ...

"دو بن کباب ...ایک کولڈ ڈرنک اور ایک آئس کریم..." آڈر دے کے وہ واپس بیلا کی طرف مڑا...

"بیلا تو ایک میں ہی ہوں اتنے سال سے سونیا کے ساتھ پر یہ سب جو تم نے ابھی بتایا ہے ...اِس کا مجھے اندازہ نہیں تھا ...کے صرف دو نمبروں کا بھی اتنا افسوس ہو سکتا ہے ..."اسے سونیا کی رزلٹ والے دن کی شکل یاد آئی تو مسکرا دی ...

"تم تو کافی مشہور ہو ہمارے خاندان میں..." وہ ہنسی تھی ... سر ہلاتے ہوئے بولی ...

"اور تم پورے انگلش ڈیپارٹمنٹ میں ...میں نے کالج کے زمانے سے تمہارا بہت ذکر سنا تھا ...میرے علاوہ اس پارٹ ون کی سب ہی لڑکیاں تم کو جانتی ہیں..." وہ ہنسنے لگا تو اتنے میں ایک لڑکا اسٹرابیری آئس کریم کا پیالا ٹرے میں لیے چلا آیا ...تابش نے پیالا اس کی جانب کیا ...

"مجھے پتا نہیں کہ تم کیا پسند کرتی ہو..." بیلا نے خاموشی سے آئس کریم تھام لی ...

"تو اور کیا سنا ہے میرے بارے میں..." اس نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پہ لپیٹ کے دروازے سے ٹیک لگائی ...بہت آرام آرام سے آئس کریم کھاتی بیلا کو ایک بھرپور نظر سے چمچ ہونٹوں تک لے جاتے دیکھا تو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کے آئس کریم کا گلابی رنگ زیادہ خوبصورت تھا یا اس کے ہونٹوں کا ...اپنے چہرے پہ ابھر آنے والی مسکراہٹ اس نے بڑی مشکل سے قابو میں کی ...بیلا اپنی بات میں مگن تھی ...

"بس یہی کے تم سونیا کے کزن ہو ...یہ تمہارا فائنل ایئر ہے ... تمہاری ایک بہن ہے ...تم کافی انٹیلیجنٹ ہو ...ڈرائینگز بہت اچھی بناتے ہو ...اور..." وہ کہتے کہتے چُپ ہوئی تھی ...

"اور ! ! ! ..." تابش نے شیشہ کھول کے اپنی بن کباب کی ٹرے پکڑتے ہوئے

اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا ...

"اور بس اتنا ہے..." تو وہ ہنسنے لگا ...

"کافی کچھ جانتی ہو میرے بارے میں..." پھر کولڈ ڈرنک کا ایک سپ لیا ...

"اصل میں سونیا ہے ہی ایسی ...بہت آؤٹ سپوکن ...بہت بولڈ ...ہم سب کی لاڈلی ہے وہ ...سب کی جان اٹکی رہتی ہے اس میں ... کبھی کوئی اسے ناراض نہیں کر سکتا ... اور جو لوگ اس کے قریب ہیں وہ ان کے بارے میں وہ اتنی ہی حساس ہے ... کبھی اپنے دِل میں کوئی بات نہیں رکھتی ... بر ملا اظہار کرتی ہے ...ہم بچپن سے ہی ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں..."

وہ سونیا نامہ سنا رہا تھا اور اچانک بیلا کو لگا کے ہاتھ میں پکڑا آئس کریم کا پیالا بہت گرم ہوا ہے ...اتنا گرم کے شاید اس کے ہاتھ سے گر کے ٹوٹ سکتا ہے ...منہ میں میٹھی آئس کریم ایک دم پھیکی ہوئی تھی ... پچھلے آدھے گھنٹے سے جو اس کا دِل دھک دھک کر رہا تھا ...نا جانے کیوں ایک دم دھڑکنا بھول گیا تھا ...

"میں کیوں زبر دستی اِس شخص کے لیے ایسا سوچ رہی ہوں ...اِس کی ہر بات یہ ثابت کرتی ہے کے جو سونیا اِس کے بارے میں سوچتی ہے وہ ٹھیک ہی ہے ...دونوں کا بچپن کا ساتھ ہے ...پتہ نہیں کتنا پرانا ...میں ابھی ایک مہینے پہلے اِس سے ملی ہوں ...اس دن

بھی یہ حیدر آباد سے کراچی خاص طور پہ سونیا کی سالگرہ کے لیے ہی جا رہا تھا اور کتنے سارے تحفے رکھے تھے گاڑی میں ...ایک کیک بھی تھا..."

ایک لمبی سانس لے کے اس نے آہستہ سے تابش پہ نظر ڈالی ...وہ دوسرا بن کباب اٹھا رہا تھا ...ساتھ ساتھ نا جانے کیا کیا بول رہا تھا ...بیلا کے ہاتھ میں پکڑی آئس کریم اب پگھل کے صرف کریم رہ گئی تھی اور وہ اسی میں گول گول چمچ چلا رہی تھی ...

"کیا ہوا ...آئس کریم کیوں نہیں کھا رہیں..." تابش نے حیرت سے اسے سوچوں میں گم دیکھا ...پھر ہاتھ میں پکڑے پیالے کی طرف ...اس کے چہرے کی مسکراہٹ بھی کہیں غائب ہو گئی تھی ... "کچھ نہیں ...بس مجھے گھر جانا ہے..." آواز اتنی اداس تھی کہ وہ حیران رہ گیا ...کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا ...ایسا کیا ہوا کہ وہ ایک دم اداس ہوئی تھی ... پچھلے آدھے گھنٹے کی سبھی باتیں یاد کیں ...اور جو سوچ اس کے ذہن میں آئی تھی ...اس پہ وہ مزید حیران ہوا تھا ...

گاڑی کا ہارن بجا کے اس لڑکے کو بلایا ...پلیٹس اور آئس کریم کا کپ پیسوں کے ساتھ ٹرے میں رکھا ... جیسے ہی اس نے ٹرے اس لڑکے کے ہاتھ میں دی ...شاید اس بچے سے سنبھلی نہیں ...پوری ٹرے ہلی تھی ...پلیٹس اور آئس کریم تابش پہ گریں ... ٹرے اور پیسے باہر زمین پہ ... لمحوں میں اس کی وائٹ ٹی شرٹ ہلکی گلابی اور کیچپ سے

لال ہو گئی ...

وہ ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ کھول کے باہر نکالا ...نیچے پاؤں کی جگہ ٹوٹی ہوئی پلیٹس اور پیالا پڑا تھا ...دکان والا بھاگتا ہوا ٹشو لایا اور آتے ہی دو ہاتھ زور زور سے اس بچے کو لگائے تو تابش بلبلا اٹھا تھا ...

"دماغ خراب ہے کیا تمہارا..." وہ اپنی گندی ٹی شرٹ بھول کے اس آدمی پہ چڑھ دوڑا ...بچے کو کھینچ کے اپنے پیچھے کیا ...

"اس کی غلطی ہے صاحب ...کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرتا..." اس کی بات سن کے بیلا بھی غم وغصے سے حیران رہ گئی ... گاڑی سے اتر کے بچے کے پاس آئی اور اسے پیار کیا ...وہ روتے ہوئے مستقل اپنی کمر سہلا رہا تھا ...نیچے گرے ہوئے پیسے اٹھا کے بیلا نے اس کے ہاتھ میں دیے

"چپ رہو اچھا!!!"تابش مسلسل اس آدمی پہ چیخ رہا تھا ...

"تمہاری غلطی ہے ...اتنے چھوٹے بچے سے کام کرواتے ہو ... شرم نہیں آتی تمہیں ... عمر دیکھو اِس کی ... مشکل سے چھ سال ...اتنی بھاری ٹرے کیسے اٹھائے گا..." پھِر دو قدم آگے بڑھ کے اس کے سامنے آیا ...

"مارا کیوں تم نے ... کیوں مارا ...میں لگاؤں دو ہاتھ تمہیں..." تھوڑی دیر اسے

New Era Magazine

گھورتے ہوئے بچے کی طرف مڑا تھا ...جسے بیلا چُپ کروا رہی تھی ...تابش نے قمیض اٹھا کے اس کی پیٹھ دیکھی ...وہ بری طرح لال ہو رہی تھی ...وہ پھر غصے سے اس آدمی کی طرف گھوما تھا ...

"نہایت ہی جاہل انسان ہو تم ...ابھی بلاتا ہوں پولیس کو کہ چھوٹے بچوں سے کام کرواتے ہو اور ان کو مارتے بھی ہو..." اس کا غصہ کسی طرح قابو میں نہیں آ رہا تھا ...

وہ پھر بچے کی طرف گھوما ...اس کے آنسو صاف کیے ...

"زور سے لگی ہے ...بہت درد ہو رہا ہے ...چلو ڈاکٹر کے پاس لے چلوں..."

تابش نیچے بیٹھا اس سے سوال کر رہا تھا اور وہ نہیں میں سر ہلاتا رہا ...بیلا نے سیٹ پر سے شیشے کے ٹکڑے اٹھا کے پاس رکھے ڈسٹ بن میں پھینکے تو ایک شیشہ ہاتھ پہ ذرا گہرا کٹ ڈال گیا ...دو تین خون کو بوندیں سیٹ پہ ٹپکی تھیں ...اس نے "سی" کی آواز کے ساتھ اپنی مٹھی بند کی ...تیز آواز پہ پلٹ کے دیکھا تو اب وہ بچے کا ہاتھ پکڑے کسی اور سے لڑ رہا تھا ...بیلا تیز تیز چلی ہوئی اس کے پاس آئی ...وہ اب ایک زمین پہ بیٹھے ایک امرود والے سے لڑ رہا تھا ...

"تم باپ ہو اِس کے ...تمہیں ہوش نہیں ہے ...یہ ایک قدم کے فاصلے پہ وہ آدمی تمہارے بیٹے کو مار رہا ہے اور تم یہاں امرود بیچ رہے ہو..." وہ تپا ہوا تھا ...بیلا نے اس کا

New Era Magazine

کندھا ہلایا ...

"جانے دو تابش ...واپس آجاؤ ...اب ہے نا اس کا باپ یہاں ...سب دیکھ تو لیا ہے اس نے ...تم چھوڑ دو..." اپنے پرس سے دو سو روپے نکال کے اس نے بچے کے ہاتھ پہ رکھے پھر واپس آ کے گاڑی میں بیٹھا اور مستقل بڑبڑاتا رہا ...

"حد ہے ویسے ...پتہ نہیں ہم کس قسم کی سوسائٹی میں رہتے ہیں ...ذرا عمر دیکھو اس بچے کی ...کتنا چھوٹا ہے ...کتنی زور سے مارا ہے اس گدھے نے ...اور کوئی کچھ نہیں بولا ...سب چُپ کھڑے تھے ...کسی میں ہمت نہیں تھی کے اس کے لیے کچھ بولے ...بس اِس لیے کے ایک غریب بچہ تھا ...ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے اپنی سوسائٹی کی طرف ...ہر کسی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے ..."

اسے اپنی لال گلابی ٹی شرٹ کی فکر نہیں تھی ...ایک لمحے کے لیئے بھی نظر کپڑوں کی طرف نہیں گئی ...بیلا کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ آئی تھی ...یہ اتنا لمبا چوڑا ...بظاہر مضبوط اعصاب کا حامل شخص ...اندر سے اتنا حساس ہو سکتا ہے ...اِس بات کا اسے اندازہ نہیں تھا ...

"تمہاری ٹی شرٹ..." بیلا نے اس کی قمیض کی طرف اشارہ کیا ...

"ڈھل جائے گی گھر جا کے..." اس نے لاپرواہی سے منہ بنایا اور بیلا کو گھر چھوڑنے

تک لگاتار معاشرتی ذمہ داریوں کا لیکچر دیتا رہا ...گھر کے آگے گاڑی روکی تو وہ خدا حافظ کرتی گاڑی سے نکلی ...پِھر کچھ سوچ کے رکی اور جھک کے اسے کھڑکی سے دیکھا ...

"کیا میں سمجھوں کہ تم نے مجھے معاف کیا..." ایک لمحے رک کے وہ گاڑی سے نکلا تھا ...اس کے سامنے آ کے گاڑی سے ٹیک لگائی ...

"ایک شرط پہ معافی مل سکتی ہے تمہیں..." اس نے اپنے ہاتھ جیبوں میں ڈال کے کچھ سوچتے ہوئے کہا ..

"ہاں بولو..." وہ انتظار میں تھی ...

"اگر تم مجھے وہ کیک دوبارہ بنا کر کھلاؤ..." وہ ہنسا تو بیلا بھی ہنس دی ...

"یہ تو کوئی ایسی مشکل بات نہیں ...بن جائے گا..." پِھر کچھ سوچ کے اسے دیکھا ...

"کون سا کیک کھاؤ گے ...سادہ ...چاکلیٹ ...ونیلا ...ریڈ ویلوٹ...کافی یا پِھر جو تمہیں پسند ہو..." وہ نام گنوانے لگی تو تابش کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں ...

"دیکھو ...کیک کے بارے میں مجھے صرف اتنا معلوم ہے کے یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے ...میٹھا ہوتا ہے اور سالگرہ پہ تالیاں بجا کے کھایا جاتا ہے ...تو کون سا ...وہ تم خود ہی فیصلہ کرو..." اس نے بڑی مسکین سی صورت بنائی تھی ...بیلا آنکھوں میں مسکراہٹ لیے اس کی بات پہ خوب دِل کھول کے ہنسی پِھر خدا حافظ کرتی اندر بڑھ گئی ...

New Era Magazine

وہ واپس گاڑی میں بیٹھ رہا تھا تو دو تین خون کے دھبے سیٹ پہ دیکھ کے چونکا ... حیران ہوا کہ کس کا خون ہے ...پھر بیلا کو کال کی ...

"تمہیں کہیں کٹ لگا ہے بیلا ... خون نکال رہا ہے کیا..." وہ اچانک پریشان ہوا تھا ...

"ہاں ... بس ذرا سا ...ابھی پٹی کر لیتی ہوں..." وہ گھر کے اندر جا چکی تھی ...

"میں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں ...واپس آؤ..."

"تابش کچھ نہیں ہوا ہے... میں ٹھیک ہوں ...ذرا سا کٹ ہے ... تم جاؤ..." اس نے فون بند کیا تو تابش نے موبائل کو کان سے ہٹا کے دیکھا تھا پھر سیٹ پہ لگے دھبوں کو دیکھتا رہ گیا...

ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ ٴ

New Era Magazine

آج ایک بار پھر ڈیپارٹمنٹ کے لان میں تابش کی شان میں قصیدے پڑھے جا رہے تھے ...ایک بار پھر سونیا نے محفل جمائی تھی ...وہ کبھی شرما رہی تھی ... کبھی کھلکھلا کے ہنس رہی تھی ...لڑکیاں اسے تابش کے نام سے چھیڑ رہی تھیں اور وہ خوشی سے کھلی جا رہی تھی ...

بیلا خاموشی سے اٹھ کے لائبریری میں آ گئی ...اسے ایک پر سکون ماحول کی ضرورت تھی ...وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر اس شخص کی طرف دل کیوں کھنچ رہا تھا ... جب سے اس سے مل کے آئی تھی ... مستقل اس کی سوچوں میں گرفتار تھی...اور اب اپنے آپ کو سمجھانا بہت ضروری تھا کے محض دو تین ملاقاتوں میں ... جن میں سے دو تو نا خوشگوار ہی تھیں ...اس کے بارے میں ایسا سوچنا ٹھیک نہیں ہو گا ...

اس نے کیک کی فرمائش کی تھی اور وہ جو پچھلے دس دن سے صرف یہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کے کون سا کیک بنائے ...آج سونیا کی باتیں سن کے فیصلہ کر بیٹھی تھی کے اب تابش سے کوئی رابطہ نہیں رکھے گی ...ابھی بات اتنی نہیں بڑھی تھی کہ دِل کو روکا نا جا سکے ...ایک بار پھر دِل کو سمجھا کے پکا ارادہ کرتی وہ گھر واپس آ گئی ...

گھر پہنچی تو بابا کو دیکھ کے الگ پریشان ہوئی ...وہ کچھ دنوں سے پتہ نہیں کن فکروں میں گرفتار تھے

"آخر مجھے بتاتے کیوں نہیں کہ کیا پریشانی ہے آپ کو..." عصر کی نماز سے فارغ ہو کے اس نے چائے کے دو کپ بنائے اور بابا کے پاس آ کے بیٹھی ...

"کوی پریشانی نہیں ہے بیٹا..." وہ اسے دیکھ کے ہنسے تھے ...

"اب کیا کہا ہے ابّا صاحب نے یا تایا ابّا نے..." اس نے بابا کے چہرے پہ فکرات کا ایک جال دیکھا ..."آپ مجھے نہیں بتا رہے مگر میں پتہ کروالوں گی..." وہ اپنی بیٹی کو دیکھ کے رہ گئے جوان کی آنکھوں کے رنگ سے ان کے دِل کی کیفیت پڑھ لیتی تھی ...

"کچھ نہیں کہا ابّا نے ...بس ان کا ایک مزاج ہے اور اب اِس عمر میں وہ اسے نہیں بَدَل سکتے ...میں گناہ گار ہوں ان کی نظر میں ... جس نے اپنی پسند کی شادی کی ... تمہاری ماں کے مرنے کے بَعد ہی مجھے حویلی میں گھسنے کی اِجازَت دی انہوں نے اور اگر وہ زندہ ہوتی تو آج بھی میرے لیے سب دروازے بند تھے..."

"کیا پسند کی شادی کرنا اتنا بڑا جرم تھا بابا..." وہ تاسف سے سوچتی رہ گئی ...اس نے اپنی ماما کو کتنا روتے دیکھا تھا ...وہ جب تک زندہ رہیں ... سسرال کی بے گانگی پہ کڑھتی رہیں ...

"بس بیٹا ...پرانے خیالات کے لوگ ہیں ...انہیں یہ سب باتیں کہاں سمجھ میں آتی ہیں..." پِھر انہوں نے اپنے پاس بیٹھی بیلا کو چائے پیتے دیکھا ...

New Era Magazine

"مجھے اگلے ہفتے زمینوں پہ پنجاب جانا ہے ...پر سوچ رہا ہوں کہ پروگرام تھوڑا آگے کر دوں ...تمہاری یونیورسٹی ایک ہفتے کے لیے بند ہو گی پھر ساتھ چلیں گے..." وہ خوشی سے کھل اٹھی ...

"سچ بابا...سچ کہ رہے ہیں آپ..." وہ کپ ایک طرف رکھ کے ان کے پاس نیچے بیٹھی ...

"میں کبھی پنجاب نہیں گئی ...ضرور چلوں گی آپ کے ساتھ ...ایک ہفتہ بھی اچھا گزرے گا..."

باقی کا سارا دن مختلف کاموں میں گزر گیا ...رات کو گیارہ بجے جب سونے کے لیے اپنے کمرے میں آئی تو تابش کی تین مس کالز دیکھ کے ایک لمحے کو حیران ہوئی ... موبائل اٹھایا ہی تھا تو وہ ایک بار پھر بجا ... سکرین پہ تابش کا نام جگمگایا تو صبح سے اب تک جو جو فیصلے اس سے کبھی نہ بات کرنے کے کیے تھے ...سب دھرے کے دھرے رہ گئے ...

"اسلام و علیکم..." کے ساتھ دِل پہ ہاتھ رکھ کے اس نے موبائل کان سے لگایا ...

"اب فون نا اٹھانے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے..." اس نے چھوٹتے ہی سوال کیا تو بیلا ہنس دی ...

New Era Magazine

"کچھ خاص نہیں ...بس گھر کے کام اور نماز پڑھ کے ابھی کمرے میں آئی تھی..." دِل اس کی آواز پہ مسرور ہونے لگا تھا ...

"اچھا میں نے سوچا کہ شاید پِھر شرمندہ ہو ...اِس لیے کال نہیں رسیو کر رہیں..." دوسری طرف سے اس کی بڑی پر سکون آواز سنائی دی تھی ...

"شرمندہ..." بیلا حیران ہوئی ...

"وہ کس لیے..." کچھ لمحوں کی خاموشی تھی ...اور پِھر اس کی آواز ابھری ...

"کسی لیے نہیں ...میں بس ایسے ہی کہہ رہا تھا ...پاؤں کیسا ہے ...کوئی دوا لگا رہی ہو یا نہیں ..." اس کی آواز کی شوخی کم ہوئی تھی اور بیلا واقعی شرمندہ ہو گئی ...پِھر اپنے آپ کو ملامت کرنے لگی ...

"ہاں پاؤں بالکل ٹھیک ہے ...بس کبھی سیڑھیاں چڑھنے اترنے میں پریشانی ہوتی ہے ..." ایک سیکنڈ رک کے پِھر اسے مخاطب کیا ...

"کل مل سکتے ہو مجھے..." کچھ سوچتے ہوئے لمحوں میں فیصلہ کیا تھا ...

"کہاں..." اس نے کچھ کھاتے ہوئے منہ چلایا ...

"کل ایک جگہ کلفٹن میں مجھے کچھ کام ہے ...میں کنارہ رسٹورنٹ کے پاس شام پانچ بجے تمہارا انتظار کروں گی ... ٹھیک ہے..."

New Era Magazine

تابش نے اوکے کہتے ہوئے فون رکھا تو وہ نیند کو خیر باد کہتی ہوئی کچن میں آ گئی ... آرڈر کا کیک وہ بنا چکی تھی ...اب ایک اور بنانا تھا ...دراز کھول کے اپنی ڈائری نکالی ... سارا سامان سامنے رکھا اور پِھر اسے خبر نہیں ہوئی کہ کب رات گزری ...

وہ کبھی کبھی اپنی دوستوں کے لیے آرڈر پہ کیک بنایا کرتی تھی ...اسے شوق تھا ...نئے نئے ذائقوں کے کیکس بنانا اور اب تو وہ ماہر ہو چکی تھی ... حمدی کی سالگرہ پہ بھی ہر سال ایک کیک بنا کے نوابشاہ لے جاتی تھی اور وہ رنگ برنگے کیکس دیکھ کے بہت خوش ہوتا تھا ... کل بھی اسے کلفٹن پہ ایک دوست کو کیک پہنچانا تھا ...اسی لیے تابش کو بھی وہیں بلا لیا ...یونیورسٹی میں اس سے ملنے کی تو اس نے توبہ کر لی تھی ...

ٹھیک پانچ بجے وہ کنارہ ریسٹورنٹ کے پاس پہنچی تو وہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھا ... سمندر کی لہریں آج کچھ خاموش تھیں اور ساحل پہ ہوا بھی اچھی تھی ...ہاتھ میں کیک کا ڈبہ لیے وہ اس کے پیچھے آ کے کھڑی ہوئی ...اس کے سینے پہ لپٹے دونوں ہاتھوں میں ایک سکیچ بُک اور پینسل دبی ہوئی تھی اور وہ خود لہروں میں کہیں کھویا ہوا تھا ... خاکی پینٹ اور آسمانی ٹی۔شرٹ میں وہ ماحول کا ہی حصہ لگ رہا تھا ...اس کے لچھے دار بال ہوا سے بالکل بکھر گئے تھے ...

"کسی جل پری کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے ہو..." بڑی سنجیدگی سے بیلا نے اس کے

کان میں سرگوشی کی تو وہ چونک کے پلٹا تھا ...بیلا اس کی نم آنکھیں دیکھ کے حیران رہ گئی ...

"کیا ہوا..." وہ ایک دم ہڑبڑایا تھا ... لمحوں میں ٹھیک ہوا ...دو دفعہ آنکھیں جھپکیں تو بالکل ٹھیک تھا ...ایک بار پھر وہی ہنستی مسکراتی آنکھیں اس کے سامنے تھیں ...

بیلا ہاتھ میں ڈبہ لیے کھڑی کی کھڑی رہ گئی ...پھر اپنے سر کو جھٹکا ... نہیں اس نے غلط نہیں دیکھا تھا ...اس کی آنکھیں نم تھیں اور آنکھوں میں سرخی بھی تھی ...

"کیوں بلایا ہے..." وہ اب پوری طرح اپنی جون میں تھا ...ہاتھ میں پکڑی سکیچ بُک اور پینسل فٹ پاتھ پہ رکھتا نیچے بیٹھ گیا ...بیلا نے بھی نیچے بیٹھ کے کیک کا ڈبہ اس کے حوالے کیا اور اس کی سکیچ بُک اُٹھائی ...ایک بار پھر وہی پستول اور چاقو کی ڈرائینگز ...

اس نے حیرت سے سر اٹھایا ...

"تم ان کا علاوہ کچھ اور نہیں بناتے کیا..." اس نے ایک ایک صفحہ پلٹنا شروع کیا ...

"جو اچھا لگتا ہے وہی تو بناؤں گا..." ڈبے کے اندر چاکلیٹ کیک دیکھ کے وہ مسکرایا تھا ...

"ان پسٹلز اور چاقو میں کیا اچھا ہے..." وہ غور سے ایک ایک سکیچ دیکھنے لگی ...

"اس کیک کی شکل تو بہت اچھی ہے ... عقل کیسی ہے..."اس نے تعریف کرتے

New Era Magazine

ہوئے سر اٹھایا ...گلابی کُرتے اور دوپٹے میں بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ ہوا کے زور سے منہ پہ آنے والی لٹوں کو کان کے پیچھے کر رہی تھی ... جس کا کوئی فائدہ نہیں تھا ...

تابش نے ایک مسکان کے ساتھ اسے سکیچز کو الٹتے پلٹتے دیکھا اور ڈبے میں سے چمچ اور پلیٹ نکالی ...

"اچھے کا تو پتہ نہیں پر میں کوشش کرتا رہتا ہوں ...اگر ہتھیار وزن میں ہلکے ہوں تو نشانہ لینے میں اور گولی چلانے میں آسانی ہوگی ...اس کے لیے اگر لوہے کی جگہ کسی اور دھات کو اِستعمال کیا جائے تو شاید تھوڑا بہتر ہوگا پر ابھی میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا ...بس ریسرچ کر رہا ہوں..." کہتے کہتے اس نے چمچ بھر کے کیک منہ میں رکھا اور سامنے بیٹھی بیلا کو دیکھا ...

"مم ...یم..." کیک کا ذائقہ منہ میں جاتے ہی اس نے سر ہلایا تھا ...

"یہ بہت مزے کا ہے بیلا..." پھر دوسرا چمچ بھرا ...اور وہ جو اپنی کاجل سے بھری کالی سیاہ آنکھوں کو حیرت سے کھولے اس کی ہتھیاروں پہ تقریر سن رہی تھی ...اب اس کا تیزی سے چلتا ہوا منہ دیکھنے لگی ...دو لمحوں میں وہ ایک پیس ختم کر چکا تھا ...

"اور اِس ریسرچ سے کیا ہوگا..." بیلا کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں اور اس کا منہ چلتے چلتے رکا ..."ریسرچ سے کیا ہوتا ہے ...جب اِس فیلڈ میں آؤں گا تب سوچوں گا

New Era Magazine

کہ کیا کرنا ہے..." بھرے ہوئے منہ کے ساتھ اسے جواب دے کے پھر کیک میں گم ہو گیا ...

"تم کیا کرنا چاہتے ہو..." بیلا نے سکیچ بک نیچے رکھ کے دونوں ہاتھوں کو باندھا ...

"سی۔ایس۔ایس..." اس نے ایک نظر بیلا پہ ڈالی ...

"اس کے بعد..." کالی آنکھیں اشتیاق سے چمکیں تھیں ...اڑتے ہوئے بالوں کی لٹوں کو پھر کانوں کے پیچھے کیا ...

"اس کے بعد پولیس لائن یا پھر اینٹی نار کو ٹکس..." حیرت سے بیلا کی آنکھیں کھلی تھیں ...

"پولیس..." وہ بے اختیار چیخی تھی ...

"پولیس میں کیسے جا سکتے ہو تابش ... کتنی گندی فیلڈ ہے... کیسے کیسے لوگ ہوتے ہیں وہاں ...سب کرپٹ ...چور..." اس کا چھوٹا سا منہ صدمے سے کھلا ہوا تھا ...

"گندے لوگ جائیں گے تو ظاہر ہے گندی ہی ہو گی ...اچھے لوگ چلے جائیں گے تو اچھی ہو جائے گی ...ویسے میں اینٹی نار کو ٹکس بھی جوائن کر سکتا ہوں ... سی۔ایس۔ایس کے بعد فیصلہ کروں گا کہ کیا کرنا ہے..." اس کے سکون میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا ...ابھی بھی مزے سے کیک کھا رہا تھا ...

New Era Magazine

"پر اتنی مشکل فیلڈز کیوں ... سی۔ایس۔ایس کے بعد تو بہت سارے اور موقع بھی ہوتے ہیں ... جیسے فارن سروسز...یا اور کوئی اچھی سی نوکری ...مجھے تو پولیس کا سن کے ہی ڈر لگتا ہے ...پاکستان کی پولیس ...توبہ توبہ اللہ ہی بچائے..." بیلا نے دونوں کانوں کو ہاتھ لگائے تھے ...

"ایک تو یہ ڈرنا ورنا تم لڑکیوں کا کام ہے ...ہر چیز سے بلا وجہ ہی ڈر جاتی ہو ...چاہے وہ ایک چھوٹی سی چھپکلی ہی کیوں نا ہو ...یہ مسئلہ ہم مردوں کے ساتھ نہیں ہوتا..." اس نے آستین سے اپنا منہ صاف کیا ...

"دوسرا یہ کہ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے اِس سوسائٹی کی طرف ...گھر بیٹھ کے خالی باتیں کرنے سے کوئی پریشانی حل نہیں ہوگی ...ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا ... پِھر حق بھی بنتا ہے کے ہم کسی بات کی شکایت کریں..." وہ باتوں باتوں میں آدھا کیک صاف کر چکا تھا...اور بیلا اس کی سپیڈ ہی دیکھتی رہ گئی ...

"تم نہیں کھاؤ گی..." ایک ہاتھ سے اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو سنوار کے اس نے پلیٹ اور کیک بیلا کے آگے کئے ...اس نے نہیں میں سر ہلایا تو تابش نے ڈبہ بند کر دیا ...

"باقی گھر جا کے..." اس کے ہونٹ کے کنارے پہ ذرا سا چاکلیٹ کا دھبہ لگا تھا ...بیلا

نے اپنا ہاتھ بڑھا کے اپنے انگوٹھے سے دھبہ صاف کیا اور پھر ہمیشہ کی طرح اپنے منہ میں رکھ لیا ... جیسے وہ بابا کے ساتھ کرتی تھی ...

تابش کے چہرے پہ صرف ایک لمحے کے لیے حیرت ابھری ... نظریں اس کے انگوٹھے پہ تھیں ...پھر اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے چہرہ سمندر کی طرف گھما لیا ...اور وہ جو انگوٹھے کو بڑے مزے سے منہ میں دبائے بیٹھے تھی ...اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی ...پھر اپنی حرکت کو سوچ کے گڑبڑائی ...شرم سے منہ جھکا لیا اور آخر میں اپنی شرمندگی مٹانے کے لیے خود ہی اس کی بات کو جاری رکھا ..."پر ہماری سوسائٹی میں تو اور بہت سی بُرائیاں ہیں تابش ... کہیں بھی چلے جاؤ ...ہر طرف ہی کرپشن ہے ...پھر پولیس یا نارکو ٹکس ہی کیوں..."

بیلا نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا تو اس نے ایک خاموش نظر بیلا پہ ڈالی ...

"نفرت ہوتی ہے مجھے نشے سے اور نشہ بیچنے والوں سے..." وہ لمحے بھر کو رکا تھا ...

"دل کرتا ہے سب کو آگ لگا دوں ..." بیلا اس کی آنکھوں میں اترتی سنجیدگی دیکھتی رہ گئی ...

"کیا اِس کی کوئی خاص وجہ ہے..." وہ ایک بار پھر خاموش ہوا تھا ...سمندر کو دیکھتا رہا

New Era Magazine

...لہریں اس کے دِل سے ٹکراتی رہیں اور اندر ہر طرف ان کا شور تھا ...کچھ دیر بعد بہت آہستہ سے بولا ...

''میں آج تقریباً نو یا دس سال بعد یہاں آیا ہوں..." اس نے انہی لہروں پہ آنکھیں جمائے کہا تو بیلا نے حیرت سے سمندر کو اور پھر اسے دیکھا ...

"کراچی میں رہتے ہو ...اور دس سال بعد سمندر آئے ہو..." وہ خاموش رہا آنکھوں میں ایک بار پھر لالی بھرنی شروع ہوئی تھی آخر اٹھ کے کھڑا ہو گیا ...

"کیک کے لیے بہت شکریہ ...باقی میں گھر لے جا رہا ہوں..." بیلا اٹھ کے کھڑی ہوئی اور اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا ...

"تم کچھ پریشان ہو نا..." ذرا سا جھک کے اس نے تابش کی آنکھوں میں جھانکا ...

"میں جس وقت یہاں آئی تھی ...اس وقت بھی تم کچھ پریشان تھے ...اور اِس وقت بھی ہو ...ہے نا..." ایک نظر بیلا کو دیکھ کے اس نے سر پھر جھکایا ...

"ہاں ...ہوں پریشان ... کبھی کبھی دِل ایسا ہو جاتا ہے..."وہ بہت ہلکے سے ہنسا تھا ...

"پر میں اِس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا..." اس نے ایک نظر سامنے کھڑی بیلا کو دیکھا ...

"کوئی بات نہیں ... جیسے تمہیں اچھا لگے..." بیلا نے ایک قدم اٹھایا تھا پھر رک کے

اس کی طرف مڑی ...

"پر اگر تم مجھ سے کبھی بھی بات کرنا چاہو تو میں سن سکتی ہوں۔"

you know ... I am a very good listener...!!! "

اس نے ہنستے ہوئے اپنی تعریف کی تو وہ بھی ہنس پڑا ...

"ضرور..." کہتے ہوئے کیک کا ڈبہ ہاتھ میں لیے اس کے ساتھ گاڑی کی طرف بڑھا

...اپنی گاڑی کا دروازہ کھولتی بیلا ایک بارِ پھر اس کی طرف گھومی تھی ...

"ایک اور بات..."وہ چلتی ہوئی اس تک آئی ...دو انگلیوں سے اپنا سر کھجایا ...ہوا سے

اڑتے بالوں کو ٹھیک کیا ...

"وہ مجھے تم سے پیسوں کی بات کرنی تھی..." ہاتھ میں کیک کا ڈبہ لیے وہ حیران ہوا تھا

...

"کیا مجھے اِس کیک کے پیسے بھی دینے ہیں..."

"نہیں ... نہیں..." بیلا ہنسی دی تھی ...

"پھر کون سے پیسے..." اس نے حیرانی سے پوچھا ...

"اس دن آغا خان میں تم نے پلاسٹر کے پیسے دیے تھے ...میں ہر دفعہ سوچتی ہوں ...

ہر دفعہ کارڈ بھی لانا بھول جاتی ہوں اور تم سے بِل بھی لینا بھول جاتی ہوں..." یقیناً یہی

بات تھی ... کتنی دفعہ اس نے سوچا تھا کے تابش سے پیسوں کا پوچھ کے جو بھی اس کے پیسے تھے ...اسے واپس کر دے ...پر ہر دفعہ ذہن سے نکل جاتا تھا ...

وہ ایک قدم آگے آیا تھا ...

"کارڈ ہے نا تمہارے پاس..." بیلا نے سر ہلایا ...

"ہاں ہے..."

"تو اس پہ انشورنس کمپنی کا نمبر بھی ہو گا اور ایڈرس بھی ...ان کو کال کر کے حساب کتاب کر لو ...میں نے تو اپنی جیب سے کوئی پیسے نہیں دیے تھے..." وہ لاپرواہی سے کہہ کے گھوما ...

"پر پیسے تو تمہارے ہی ہوئے نا..." وہ بضد دکھی تو تابش کے چہرے پہ ناگواری اتری تھی ...دوبارہ اس کی طرف گھوما ...

"listen بیلا ...میں نے کہا نا میں نے پیسے نہیں دیے ...اب تم یہ پیسوں پیسوں کی رٹ بند کر سکتی ہو پلیز..." اس کی آنکھوں میں بیزار گی کا تاثر تھا ...بیلا بھی ایک قدم اس کی جانب بڑھی ...

"listen تابش ...یہ بات تم آرام سے بھی کر سکتے ہو..." اسی کا انداز اور وہی لہجہ ...پر روشن مسکراتی آنکھیں ...

"تو تم فضول بات کر رہی ہو نا..." وہ ابھی بھی سنجیدہ تھا ...

"میں کہاں فضول بات کر رہی ہوں ...میں تو صرف پیسوں ..."تابش پورا اس کی طرف گھوما ...

" Stop it Baila ... " وہ ایک دم جھنجلا گیا تھا ...

"اوکے ...اوکے ...اوکے..." بیلا نے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا لیے تھے...

˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘

گھر پہنچا تو نفیسہ بیگم کچن میں لیپ ٹاپ رکھے طوبٰی سے باتیں کر رہی تھیں ...وہ پیچھے سے آیا اور طوبٰی کو آن لائن دیکھ کے کیمرے میں جھکا ...

"اسلام و علیکم بیوٹی فُل ... کیسی ہو..." کیک کا ڈبہ فریج میں رکھ کر کرسی کھینچی اور وہیں بیٹھ گیا ...

"وعلیکم اسلام ... شکر ہے تم نظر آئے ہو تابی... کہاں غائب ہوتے ہو..." وہ بہت دنوں کے بعد بھائی سے بات کر رہی تھی ...

"یہیں ہوں اور کہاں جانا ہے..." جب سے طوبٰی کی شادی ہوئی تھی اس سے بات کرنے کا موقع بہت کم ملتا تھا ...

"بلال کیسا ہے..." اس نے بہنوئی کے بارے میں پوچھا ...

New Era Magazine

"بلال بھی ٹھیک ہے ...امی پھر آپ لوگ آ رہے ہیں نا..." اس نے نفیسہ بیگم سے پوچھا تو تابش حیران ہوا ...

"کون کہاں جا رہا ہے ...امی آپ کہیں جا رہی ہیں کیا..." اس نے برابر میں بیٹھی امی کو دیکھا ...

"ہاں ...طوبٰی کے سسرال میں ایک شادی ہے ...مجھے اور تمہارے ابو کو جانا ہے..."

وہ ان دونوں کی باتیں سنتا رہا ...موبائل پے میسجز کی بیپ ہوئی تو اسے جیب سے نکال کے چیک کرنے لگا ...پھر شام اپنی اور بیلا کی ہوئی ملاقات کے بارے میں سوچ کے ہنسنے لگا ...وہ جس تیزی سے بیلا کی طرف بڑھ رہا تھا ...خود حیران تھا ....بہت ساری لڑکیوں سے مل چکا تھا ...کافی سے دوستی بھی تھی ...یونیورسٹی میں بھی ہر قسم کی لڑکی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تھا پر جو بات وہ بیلا کے لیے محسوس کر رہا تھا وہ آج سے پہلے کسی کے لیے نہیں کی تھی ...اس نے بے اختیار اپنے انگوٹھے سے اپنے ہونٹ کا کونا چھوا تھا پھر اسے منہ میں دبا کے ہنس دیا ...کچھ دیر بعد طوبٰی نے اس کا دھیان پھر اپنی طرف کیا ...

"بیٹھا تو ہے تابی آپ کے برابر میں ...ابھی پوچھ لیں اِس سے..." اپنے خیالوں سے نکل کر وہ پھر امی اور طوبٰی کی طرف متوجہ ہوا ...

New Era Magazine

"کیا پوچھنا ہے مجھ سے..." اس نے امی کو اٹھ کے فریج کی طرف جاتے دیکھا ...وہ مسکراتی ہوئی اسے دیکھنے لگی ...

"ہم سوچ رہے ہیں کہ عید پے تمہاری اور سونیا کی بات پکی کر دیں ...یہ تمہارا آخری سال ہے ...تمہارا ماسٹرز مکمل ہو گا تو پھر شادی کر دیں گے ...ثمینہ کی اور حسنین بھائی کی بھی یہی مرضی ہے ...گھر کی بچی بھی رخصت ہو کے گھر میں ہی آجائے گی..."

وہ بولتی جا رہی تھیں اور تابش خاموشی سے سر جھکائے ان کی بات سنتا رہا...پھر اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا ...طوبیٰ حیرت سے اسے سر جھکائے مصروف دیکھنے لگی ... اس کے چہرے پے خوشی کی ذرا سی بھی تو جھلک نہیں تھی ...

"تابی..." اس نے حیرت سے اسے پکارا تو تابش نے سر اٹھایا ...

"ہم..." خاموش نظروں سے سامنے لیپ ٹاپ میں نظر آتی بہن کو دیکھتا رہا ...

"کیا جواب ہے تمہارا..." نفیسہ بیگم بھی اس کی سنجیدگی سے کچھ حیران ہوتی واپس کرسی تک آکے بیٹھیں ...

"نہیں..." وہ کہہ کے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا ...پھر امی کو دیکھا جو حیرت سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں ...طوبیٰ الگ حیران تھی ...

"کیا مطلب نہیں ...اگر عید جلدی ہے تو تھوڑا رک جاتے ہیں ...تم سی۔ایس۔ایس

کے بَعد شادی کرنا چاہتے ہو..."

وہ اس کی 'نہیں' بے شک سمجھ گئی تھیں پر اسے قبول کرنے کو تیار نہیں تھیں ...ابھی تک حیرت میں تھیں ...اس نے پِھر طوبیٰ کو دیکھ کے ایک لمبی سانس لی ...

"مطلب یہ کے مجھے سونیا سے شادی نہیں کرنی ...آپ حسنین چچا کو منع کر دیں..."

وہ دونوں پہ بم گراتا کچن سے باہر نکلنے لگا تو سامنے ہی پاپا کو کھڑے دیکھا ...نفیسہ بیگم بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئیں ...

"پر تم ہمیشہ سے سونیا سے اتنے قریب ہو ... کبھی ایسا نہیں لگا کے تمہاری مرضی نہیں ہو گی ... حسنین بھائی اور ثمینہ کو میں کیا جواب دوں گی ...اب تمہارے پاپا بھی یہاں آ گئے ہیں ...خود ہی منع کر دو..." وہ اب واقعی پریشان ہوئی تھیں ...

تابش نے ایک نظر نفیسہ بیگم پہ ڈالی پِھر لیپ ٹاپ میں پریشان شکل لیے بہن پہ اور پِھر پیچھے پلٹ کے کچن کے دروازے میں کھڑے پاپا کو دیکھا ...بڑے سکون سے موبائل جیب میں رکھ کے سامنے ٹیبل پے رکھا پانی کا گلاس منہ سے لگایا اور واپس کرسی پہ بیٹھا ...پِھر ذرا سا کھنکارا ...کچن میں موجود باقی تینوں افراد اس کے سکون اور حرکتوں پہ حیران تھے ...

"چلیں یہ اچھا ہے کے سب ہی یہاں موجود ہیں ...بار بار سب کو بتانا نہیں پڑے گا

New Era Magazine

..." وہ ایک لمحے کے لیے رکا ...

"میں سونیا سے شادی نہیں کرنا چاہتا ...ہاں میں اس سے قریب ہوں ...بہت خیال کرتا ہوں اس کا کیوں کے وہ میرے لیے ہمیشہ طوبٰی جیسی رہی ہے ...میں نے کبھی اس کے لیے اِس اندازِ میں نہیں سوچا ...آپ سب کے ذہنوں میں کیا چل رہا ہے مجھے نہیں معلوم پر اب اِس بات کو یہیں ختم کر دیں..." وہ خاموش ہوا تھا ...

"کیا کس اور کو پسند کرتے ہو..." حسنین شاہ دروازے سے اندر آئے اور کرسی کھینچ کے اس کے برابر میں بیٹھے ..

"پاپا..." وہ بس آج پہلی اور آخری دفعہ بات کرنا چاہتا تھا ...ایک لمحے کے لیے انہیں دیکھا ...

"صرف یہی ایک وجہ تو نہیں ہو سکتی ...ہو سکتا ہے کہ سونیا مجھے اس لحاظ سے پسند ہی نا ہو ...مجھے نہیں لگتا کے میری اور اس کی کوئی بھی سوچ ملتی ہے اور بات اگر ایک دوسرے سے قریب ہونے کی ہی ہے تو میں تو خالا جان کی بیٹیوں سے بھی بہت بے تکلف ہوں ...ماموں جان کی ماہم بھی بہت اچھی ہے پر ابھی فی الحال میرا کوئی ایسا اِرادہ نہیں ہے کسی سے بھی شادی کرنے کا ...کم از کم تِین سال تک تو آپ لوگ مجھ سے کوئی بات نہیں کریں..."

New Era Magazine

تینوں کو حیرت میں چھوڑ کے وہ ایک بار پھِر کھڑا ہوا تھا ...اچانک میٹھے کی شدید طلب محسوس ہونے لگی تو فریج کھول کے ایک بار پھِر کیک نکالا ...چمچہ بھر کے پہلے پاپا کے منہ میں ڈالا پھِر امی کے ...

"چلیں کھالیا ناسب نے ...باقی میرا ...اب میں کمرے میں ہوں ...امید ہے میری بات آپ سب کو سمجھ آگئی ہو گی..." طوبیٰ کیک دیکھ کے بے چین ہوئی تھی ...

"میں بھی کھاؤں گی..." وہ لیپ ٹاپ میں سے ہی چلائی اور تابش اسے اپنی زبان چڑاتا یہ جاوہ جا ...ڈبہ لے کے کچن سے نکل گیا ...

"میں سمجھاؤں گی اسے..." نفیسہ بیگم نے شوہر کی طرف دیکھ کے کہا جن کے چہرے پے فکرات تھیں ...ان کا چھوٹا بھائی تو امید لگائے بیٹھا تھا ...تابش کو راضی کرنا ضروری تھا ...

"سوال ہی نہیں ہے امی ...اگر تابی کی مرضی نہیں ہے تو آپ دونوں اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کریں گے ...شادی اسے کرنی ہے ہمیں نہیں ...اب تو میری بھی مرضی نہیں ہے..." طوبیٰ ہمیشہ کی طرح اس کی سپورٹ میں میدان میں کودی تھی ...اب تو دُنیا ادھر کی اُدھر ہو جاتی پر وہ بھائی کے خلاف نہیں جاسکتی تھی ...

دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف دیکھ کے رہ گئے ...مقابلہ اب برابری کا تھا

...دوِاس طرف ...دواس طرف ...اور نہ جانے کیوں ان دونوں کو اسی وقت احساس ہو گیا تھا کے وہ یہ مقابلہ ہار چکے ہیں ...

˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘

New Era Magazine

بیلا جتنا اس کے خیال کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کر رہی تھی ...وہ اتنا ہی سوچوں پے سوار ہوتا جا رہا تھا ...بہت نا محسوس طریقے سے اس کے گرد تابش کے نام کا ایک حصار بنتا جا رہا تھا جس سے نکلنے میں وہ بری طرح ناکام ہو رہی تھی ...دن میں کئی بار اس کا خیال آتا ...رات کو سونے کے لیے بستر پے جاتی تو جب تک اسے سوچ نا لیتی اسے نیند نہیں آتی ... کبھی یونیورسٹی میں نظر پڑ جاتی تو وہ دونوں خاموشی سے سر جھکائے ایک دوسرے کے پاس سے گزر جاتے ... کبھی تابش اسے موبائل پہ ہائے۔ہیلو کا ایک میسج بھی بھیج دیتا تو اسی مناسبت سے وہ جواب بھی بھیج دیتی ...دونوں اپنی طرف سے یہ سوچے بیٹھے تھے کے ان کے جذبات ان کے اختیار میں ہیں ...

یونیورسٹی ایک ہفتے کے لیے بند ہوئی تو وہ بابا کے ساتھ پنجاب چلی آئی ... سرگودھا کے پاس زمینوں پہ بابا کو کچھ کام تھا ...بیلا پہلی دفعہ پنجاب جا رہی تھی ... کراچی اور نوابشاہ کے علاوہ کہیں اور نکلنے کا کبھی اتفاق ہی نہیں ہوا ...جہاز جب ہوا میں اڑا تو ایک عجیب سا احساس اس کے گرد تھا ...

"کیا مجھے تابش سے دور جانے کا احساس ہے..."

ٹیک آف کے وقت اس نے کھڑکی سے جھانکا تو اڑتے ہوئے جہاز کی رفتار کے ساتھ ہر چیز تیزی سے مختصر ہوتی چلی گئی ...ذرہ اونچائی سے اسے اپنا شہر کچرے کا ڈھیر اور

New Era Magazine

دھول مٹی میں اٹا لگنے لگا ...اسے صفائی اور سبزے کی قلت کا شدید احساس ہوا ...

"ٹھیک کہتا ہے تابش..." اس نے سوچتے ہوئے سر ہلایا ...

"دوسرں کو الزام دینے کے بجائے اگر ہر فرد اپنے حصے کی ذمہ داری پوری کرے تو کتنا اچھا ہو ...ایک ایک درخت اگر ہر گھر میں لگا ہو تو تھوڑا تو سبزہ نظر آئے گا ...گھروں کا کچرا روڈ پے نکال کے پھینک دینے سے پتہ نہیں کیوں لوگ یہ سوچ لیتے ہیں کے گھر تو صاف ہو گیا ...اور اس گلی کا کیا جہاں سے صبح شام کا گزر ہے..." وہ سر ہلاتی رہ گئی ... اور پِھر ہنس پڑی تھی ...

"پھر سے تابش..."

سرگودھا میں اس کی امید سے زیادہ ٹھنڈ تھی ...ہر طرف لوگ بھی گرم کپڑوں میں نظر آرہے تھے ...گاؤں ایک گھنٹے کے فاصلے پہ تھا ...وہاں کا کھلا ماحول اور ٹھنڈی ہوا جسم کے آرپار ہونے لگی تھی ...اس نے ایک دن تو بابا کے سویٹر پہ گزارا کیا ...پِھر کچھ خریداری کی ...وہیں کے ایک چھوٹے سے بازار سے سوچ سمجھ کے ایک دو گرم شالز لیں ...ایک ہفتے بَعد کراچی پہنچ کے تو یہ گرم کپڑے بیکار ہی ہو جانے تھے ... گاؤں میں فصلیں دیکھ کے وہ اتنا خوش ہوئی جیسے کوئی چھوٹی سی بچی ...گنے کی فصل ... گندم کے کھیت ... گوبھی اور بینگن ...کتنا سبزہ تھا یہاں ...بابا گاؤں پہنچ کے اپنے

کاموں میں مصروف ہو جاتے اور وہ ڈرائیور کے ساتھ گھومتی رہتی ... کہیں کوئی ٹیوب ویل نظر آ جاتا تو سردی کے باوجود ٹھنڈ میں اپنے پیر بھگونا نہیں بھولتی ...

آخر خوب لاپرواہی سے گھوم پھِر کے بیمار ہو گئی ... سخت نزلے اور کھانسی کا اثر ہوا تھا ... نتیجتاََ جب اسلام آباد پہنچی تو ہوٹل کے کمرے میں بند ہو گئی ... تیز بخار اور سر درد نے آ گھیرا ... سبحان صاحب اسے دیکھ کے پریشان ہوئے ...

"بابا آپ جائیں میں ٹھیک ہوں ... دو دن ہوٹل میں ہی رہوں گی ... تھوڑا شہر گھوموں گی ... ویسے بھی اگلے ہفتے حمدی کی سالگرہ ہے اور میں نے اس کے لیے ابھی تک کچھ نہیں لیا ... تھوڑی شاپنگ کر لوں گی..."

اپنی بہتی ہوئی لال ناک کو ٹشو سے صاف کرتے ہوئے اس نے بابا کو تسلی دی ... انہیں دو دن کے لیے اسلام آباد سے آگے جانا تھا ... بیلا بھی ساتھ ہی جاتی پر اب اِس حالت میں اسے ساتھ نہیں لے جا سکتے تھے ... اس کے بخار اور نزلے سے وہ پریشان تھے ... آخر اسے ہولیڈے ان میں دو دن کے لیے چھوڑ کے وہ آگے نکل گئے ... سارا دن وہ دوائیاں کھاتی پیتی رہی اور سوتی رہی ... دوپہر کھانے کے لیے ریسٹورنٹ سے کچھ اُلٹا سیدھا منگوا کے کھا لیا ... ٹی۔وی کے چینلز بدلتی رہی ... پھِر سو گئی ... شام کو سو کے اٹھی تو ذرا طبیعت بہتر لگی ...

New Era Magazine

"چلو ذرا باہر گھوم کے آتے ہیں..." اپنے آپ سے باتیں کرتی وہ کمبل ہٹا کے کھڑی ہوئی ...

"بڑی تعریف سنی ہے اِس شہر کی..." منہ ہاتھ دھو کے سوٹ کیس میں رکھے کپڑے دیکھے ...ٹھنڈ کے حساب سے سادہ نیوی بلو رنگ کا ذرا موٹا کاٹن کا سوٹ نکالا ...اسی رنگ کا سویٹر پہن کے زپر لگایا ...اُوپر میرون شال اوڑھی... بالوں کو اونچے سے جوڑے میں قید کر کے کچھ لٹیں نکالیں ... بھر بھر کے نشیلی آنکھوں کو کاجل سے مزید نشیلا کیا ... بہتی ہوئی لال ناک کو بھی دو تین بار ٹشو سے صاف کیا ...ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں خود کو اچھی طرح سے دیکھتی لفٹ سے نیچے آ گئی ...لابی میں بہت رش تھا ... زرق برق کپڑوں میں بہت سارے لوگ نظر آ رہے تھے ...شاید کوئی شادی کا فنکشن تھا ...

ہوٹل کے ریسپشن سے پتہ کیا کے اسے شاپنگ کے لیے کہاں جانا چاہیے ...جناح سپر کا راستہ اور ٹیکسی کے بارے میں اچھی طرح معلومات لے کر وہ پلٹی ہی تھی کے ہوٹل کے اندر داخل ہوتے تابش کو دیکھ کے وہ چلتے چلتے اپنی جگہ رکی ... حیرت اور خوشی سے پوری آنکھیں کھول کے اسے دیکھا تھا ...

بلیک ڈنر سوٹ پے وائٹ شرٹ، اور لال ٹائی لگائے ...بہت سلیقے سے سیٹ کیے

ہوئے گول گول سیاہ بال ...کالے چمکتے ہوئے جوتے اور کوٹ کی اُوپر والی جیب میں لگی ہوئی ایک لال گلاب کی کلی ...وہ جی بھر کے ڈیشنگ لگ رہا تھا ...اگلے ہی لمحے بیلا اپنے پیروں پے گھومی تھی ...ریسپشن پے موجود لڑکے نے حیرت سے اُسے اپنی طرف گھومتے اور بے تحاشا کھلکھلاتے دیکھا ...پِھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ ' آمین' کی صورت میں منہ پے پھیرے ...

وہ پِھر ہوٹل کی مین دروازے کی طرف مڑی تو سامنے سے آتا تابش بھی اسے دیکھ کے رکا تھا ...اس نے حیرت سے دو دفعہ پلکیں جھپکیں ...بیلا جتنی تیزی سے آگے بڑھی تھی وہ اس سے دگنی رفتار سے چلتا ہوا قریب آیا تھا ...پھولی ہوئی سانسوں اور خوشگوار حیرت کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے دونوں آمنے سامنے آ کے رکے تھے ...

تابش نے بے اختیار اس کا ہاتھ پکڑا تھا ...ہنستے ہوئے اسے بے یقینی سے کتنی دیر دیکھتا رہا ...پِھر خیال آیا کے کہاں کھڑا ہے ...پلٹ کے پیچھے سے آنے والے لوگوں پے نظر ڈالی اور اسے کھینچتا ہوا ایک کونے میں لے گیا ...ریسپشن پے کھڑے لڑکے نے یہ فلمی سین بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا اور ہنستے ہوئے سر ہلایا ...

"مجنوں سالے..." کہتے ہوئے وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا ...

بیلا ابھی بھی مستقل اسے ہی دیکھ رہی تھی ...اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ تابش کے

گلے لگ جائے ...پھر ذرا کچھ شرم کر کے اپنی خوشی سے کھلتی باچھوں کو قابو میں کیا ... ہاتھ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں ہی تھا ...

"تم یہاں کیا کر رہی ہو..." تابش کی آواز بھی خوشی سے کھلی جا رہی تھی ...بیلا نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کے اپنی خوشی کو قابو میں کرتے ہوئے چہرہ دوسری طرف گھمایا ...ایک ہلکی سی سانس لی ...اسے اپنی بے قراری پے شرم آئی تھی ...

"میں بابا کے ساتھ ایک ہفتہ پہلے آئی تھی ... بابا گاؤں گئے ہیں تو میں یہاں ہوٹل میں ہوں ... طبیعت ٹھیک نہیں تھی اِس لیے رک گئی ...اور تم ..." اس کا ہاتھ ابھی بھی تابش کے ہاتھ میں ہی تھا ...اس نے فوراً دوسرے ہاتھ سے بیلا کی کلائی تھامی ...

"بخار ہے تمہیں..." پِھر ہتھیلی اس کے ماتھے پے رکھی ...

"ہاں بس کچھ نرم گرم طبیعت ہے ... تم یہاں..." اس نے پِھر پوچھا ...

"میری بہن کی سسرال میں شادی تھی اور امی پاپا آنے والے تھے...پاپا کو آفس میں کوئی کام آ گیا تو امی نے زبردستی مجھے بھیج دیا..." اس نے ایک چھوٹا سا قہقہہ لگایا تھا ...

"صبح تک تو مجھے بہت غصہ تھا یہاں آنے کا اور ابھی کچھ دیر پہلے بھی طوبٰی سے لڑائی ہوئی ہے..." پِھر ہنسا ...

"میری بہن کا نام طوبٰی ہے..."

New Era Magazine

"پر تمہیں دیکھ کے سب غائب ہو گیا ہے ...میں بہت بور ہو رہا تھا ... بالکل آنا نہیں چاہ رہا تھا..." وہ ذرا سا بیلا کی طرف جھکا ...

"اور شکر ہے کہ آ گیا ہوں ...ورنہ تم سے کیسے ملتا..." اچانک اسے اپنے سامنے دیکھ کے دل جتنا خوش ہو رہا تھا ...اس کی ہر بات اور ادا ثابت کر رہی تھی ...دل میں بہت ساری گھنٹیاں ایک ساتھ بج رہی تھیں ... چھوٹی بڑی ...ایک ٹن کر کے گھنٹی اس کے دماغ میں بھی بجی تھی ...اور اسے لگ رہا تھا کے اس کے دل سے اٹھتا شور بیلا آسانی سے سن سکتی ہے ...

اس کے ہاتھ کی نمی ...آنکھوں سے نکلتی روشنی ...اور چہرے پے اترتی لالی ...سب کچھ وہ ایک نظر میں دیکھ چکا تھا ...وہ لڑکی تھی اِس لیے بہت جلدی جلدی اپنی بیقراری پے قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی ... بار بار اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کے اسے دیکھتی اور پِھر اس کے سامنے ہونے کا یقین ہوتے ہی نظریں جھکا لیتی تھی ...ہاتھ ابھی بھی تابش کے ہاتھ میں تھا ... جسے اس نے ایک بار بھی چھڑانے کی کوشش نہیں کی تھی ...اپنا گلابوں کی طرح کھلتا ہوا چہرہ لیے وہ چُپ چاپ اس کے سامنے کھڑی تھی ... بار بار اپنی ایک لٹ کو کان کے پیچھے کر رہی تھی ...

اسے کچھ پل پر شوخ نظروں سے تکنے کے بَعد تابش نے پیچھے مڑ کے شادی ہال کی

طرف دیکھا ...ابھی تو تقریب شروع ہی ہوئی تھی اور لوگ بھی آنا شروع ہوئے تھے ...ایک نظر اپنی گھڑی پے ڈالی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بیلا کو دیکھا ...

"چلو میرے ساتھ..." واپس اس کا ہاتھ تھامے گھسیٹتا ہوا ہال میں لے گیا ...بیلا رکو رکو کرتی رہ گئی مگر مجال ہے جو اس نے ایک بھی سنی ہو ...اسے ہال میں ایک کونے والی کرسی پے بٹھایا ...

"پانچ منٹ رکو میں ابھی آتا ہوں ...جانا مت یہاں سے..." وہ لوگوں میں غائب ہو گیا ...بیلا ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پریشان ہونے لگی ...

اس نے طوبٰی کو ڈھونڈنا شروع کیا ...جو کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ ہی آئی تھی اور اب شاید دلہن کے کمرے میں تھی ...اسے ہاتھ سے پکڑ کے کمرے سے باہر نکالا ...طوبٰی نے حیرت سے اس کے دمکتے ہوئے چہرے کو دیکھا ...

"تمھیں کیا ہوا ہے ...ابھی ایک گھنٹہ پہلے تو بارہ بج رہے تھے شکل پہ ...یہ اتنی رونق کیوں پھوٹ رہی ہے..." وہ بے اختیار ہنسا تھا ...

"ایک دوست مل گیا ہے..." اس نے اپنے کھلتے دانتوں کو اندر کیا ...

"میں باہر جا رہا ہوں ...رات کو ہو سکتا ہے دیر ہو جائے ...میں کال کر کے بتا دوں گا ..." وہ جلدی میں تھا ...اسے فکر تھی کہ بیلا کہیں غائب نا ہو جائے...طوبٰی نے اسے

New Era Magazine

گھورا ...

"تم شادی میں آئے ہو یا دوست کے ساتھ گھومنے ... کون سا دوست ہے ... مجھے بھی دکھاؤ ..." پھر پرس سے گاڑی کی چابی نکال کے اس کے ہاتھ پہ رکھی ...

"تم ہمیشہ ہوا کے گھوڑے پے سوار رہتے ہو تابی..." اس کا ہاتھ پکڑ کے چابی تھامائی ...

"جاتے جاتے میرے ساس سسر کو اپنی شکل دکھا دینا اور میری گاڑی لے جاؤ ... باہر بارش ہو رہی ہے..." تابش نے ایک نرم نگاہ گاڑی کی چابی پے ڈالی ...

" تھینکس یار..." پھر جھک کے اسے پیار کیا ...واقعی بیلا کو بخار تھا اور ایسے میں پیدل گھومنا ٹھیک نہیں ہوتا ... طوبیٰ سے مل کے وہ دو منٹ کے لیے اس کے ساس سسر کے پاس کھڑا رہا ...اسے سامنے ہی بیلا بیٹھی نظر آ رہی تھی ... حاضری لگوا کے وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا ...

"چلو..." دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے باہر نکلے تو تابش نے گاڑی ڈھونڈنی شروع کی جو اسے دو منٹ کے بعد ایک کونے میں کھڑی نظر آئی دونوں ... گاڑی میں آ کے بیٹھے تو ٹھنڈ کا احساس کچھ کم ہوا ... گاڑی اسٹارٹ کر کے اس نے ہیٹر آن کیا پھر بیلا کا ٹھنڈا برف ہاتھ تھاما ...اسے اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان مسلا پھر ایک نظر اس کی لال آنکھوں اور ناک کی طرف دیکھا ...

New Era Magazine

"بس ابھی گاڑی گرم ہو جائے گی..." بیلا بے خودی کے عالم میں اسے دیکھتی چلی گئی ...اسے تابش کی ہر حرکت میں اپنا عکس نظر آیا تھا ...اس کی آنکھوں میں اپنا نام پڑھا تھا ...وہ اسے یہاں دیکھ کے جتنی خوش ہوئی تھی اس سے زیادہ خوش وہ نظر آ رہا تھا ... جیسے وہ اِس وقت اپنے آپ پہ قابو کھو چکی تھی ...اسے تابش بھی اسی حالت میں نظر آ رہا تھا ...ایک مسکان کے ساتھ اپنے خیالوں سے باہر آئی ...پِھر کچھ سوچ کے تابش کی طرف دیکھا ...

"تمھاری بہن کے سسرال والے برا تو نہیں مانیں گے تم ان کا فنکشن چھوڑ کے آ گئے ہو..." بیلا کے سوال پہ وہ ہنسنے لگا ...

"میری بہن جو ہے نا وہ جھانسی کی رانی ہے ...اگر اس کے بھائی کو کسی نے ایک لفظ بھی کہا نا تو سمجھو ...کہ اگلے کی آگے پیچھے کی سات نسلوں کی خیر نہیں ہے..." طوبیٰ کو سوچ کے وہ پِھر ہنسا تھا ...

"تم اکلوتے بھائی ہو..." اس کے جواب پہ ہنستے ہوئے اس نے پوچھا تو تابش کی ہنسی ایک دم تھمی تھیں ... نظریں بیلا سے ہٹ کے سامنے سڑک پے جم گئیں ...خاموشی سے سر ہلایا ...

"ہاں..." نظر جھکا کے ایک لفظ میں جواب دیا اور پِھر ساتھ بیٹھی بیلا کو دیکھا ...جو اِس

New Era Magazine

وقت دُنیا جہاں کی سب سے حَسین لڑکی لگ رہی تھی ...

"اب بتاؤ... کہاں چلیں..." وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے سڑک پے لایا اور تو بیلا نے اس کے لمحہ لمحہ بدلتے موڈ کو چونک کے دیکھا ...

"مجھے جناح سپر جانا ہے ...کچھ شاپنگ کرنی تھی..." ایک لمبی سانس کے ساتھ تابش نے گاڑی جناح کی طرف لی ...بیلا اپنے اُوپر پوری طرح قابو پا چکی تھی اور مسلسل گاڑی چلاتے تابش کو دیکھ رہی تھی ...اسے اِس وقت سونیا سے اس کے تعلق کے بارے میں سنی گئی ہر بات غلط محسوس ہو رہی تھی ... بازار میں بھی وہ مستقل اس کے ساتھ ساتھ ہی تھا ... خوشی سے چہرہ دمک رہا تھا اور آنکھیں چمک رہی تھیں ...ایک سکون بیلا کے دِل میں اترا تھا ...اس نے آج تک صرف سونیا کے دل کا حال ہی سنا تھا ...اب سوچ رہی تھی کے کسی طرح اِس شخص کے دل کا حال بھی معلوم کر لے ...

اسے حمدی کے لیے کچھ خریدنا تھا ...ایک دکان پے کرتا پسند آیا تو کرتا اٹھا کے اس نے تابش کو دیکھا جو جسامت میں حمدی جیسا ہی ہوگا ...یا شاید حمدی کا قد تابش سے تھوڑا بڑا تھا ...اس نے شرٹس دیکھتے تابش کے پیچھے جا کے کرتا اس کے کندھے پے لگایا تو اس نے گردن گھما کے پیچھے کھڑی بیلا کو دیکھا ...

"کوٹ اتارو..." آرڈر ملا تو آرام سے کوٹ اُتار کے ہاتھ میں لے لیا ...وہ دو انچ کے

New Era Magazine

فاصلے پے کھڑی ہر ہر زاویے سے کرتا ناپنے لگی ...ایک ہاتھ اٹھا کے آستین ناپی ...پِھر کندھے ...پِھر جھک کے لمبائی ...اسے کندھوں سے گھمایا ...پِھر پیچھے سے ناپ لیا ... وہ سر اونچا کیے ڈمی بنا رہا ...

"اگلے ہفتے حمدی کی سالگرہ ہے ...یہ کرتا اچھا رہے گا ... کپڑا بھی اچھا ہے ...کام بھی نفیس بنا ہوا ہے اور کلر بھی اچھا ہے..." تابش خاموشی سے سنتا رہا ...ٹائی اچانک گلے میں پھنسنے لگی تھی ...بیلا کو کرتوں میں مگن دیکھتے ہوئے اسے تھوڑا ڈھیلا کیا ...پِھر شرٹ کے اُوپر کا بٹن کھولا تھا ...

"میرے خیال سے حمدی کو ٹھیک ہی آئے گا ... تم سے شاید تھوڑا لمبا ہے ...اس کا رنگ بھی گورا ہے تو یہ شارپ کلر ٹھیک رہے گا ... تم بتاؤ..." اس نے اسی کُرتے کا ایک دوسرا کلر اٹھایا ...

"میرا خیال ہے ...یہ زیادہ اچھا رہے گا..." اس نے براون رنگ کی طرف اشارہ کیا ... بیلا کرتا لیے کاؤنٹر پے پہنچی تو تابش نے اس کے ہاتھ سے کرتا لے کے اسے ایک طرف کیا ...

"میں دے رہا ہوں پیسے..." وہ دیکھتی رہ گئی اور تابش کرتا پیک کروا کے پلٹا ...پِھر اس کا ہاتھ تھام کے دکان سے باہر نکل آیا ...

"اب بولو کہاں چلیں..." اس کے دماغ میں جو چل رہا تھا وہ اس کے چہرے پے لکھا تھا ...بیلا نے اس کو دیکھتے ہوئے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی ...

"یہاں قریب میں ایک چائینز ریسٹورنٹ ہے ' وانگ فو' ... بلوایریا کی طرف ...نیٹ پے اس کے ریویوز بہت زبردست ہیں ...وہاں چلتے ہیں..."

دونوں باتیں کرتے ہوئے پھر گاڑی کی طرف بڑھے ...اس نے گاڑی میں پیچھے اپنا کوٹ اور بیگ رکھا ... بیلا سارا راستہ بولتی رہی اور وہ بس ہوں ہاں کرتا رہا ...

ریسٹورنٹ پہنچ کے کھانے کا آرڈر کیا ... کھانے کے دوران بھی بیلا باتیں کرتی رہی اور وہ سنتا رہا ...خاموشی سے کھانا کھاتا رہا ... بیلا مستقل اس کا بدلہ ہوا موڈ نوٹ کر رہی تھی ...

"تم کب تک ہو یہاں..." تابش نے سوپ پیتے ہوئے پوچھا ... نجانے کیوں کھانا دیکھ کے موڈ بالکل ختم ہو گیا تھا ...

"کل رات کو بابا آئیں گے اور پرسوں ہماری واپسی ہے ...اور تم کب تک ہو..." تابش نے سامنے بیٹھی بیلا کو دیکھا ...اتنا گہرا کاجل آج اس نے پہلی بار لگایا تھا ... نزلے سے لال ہوتی آنکھیں اور بھی خوبصورت لگ رہی تھیں ...

"میری کل رات کی فلائٹ ہے..." جواب دے کے سامنے پڑے کھانے کو بیزاری

New Era Magazine

سے دیکھا ...

"تو کیا کر رہی ہو کل کا سارا دن..." اس نے ایک نظر بیلا پے ڈال کے بے دلی سے کھانا پلیٹ میں نکالا ...

"وہی جو تم کر رہے ہو..." بڑے مزے سے سوپ پیتے ہوئے اس نے جواب دیا تو شدید ٹینشن کے باوجود بھی وہ ہنس دیا ...

"میرا اِرادَہ کل دامن کوہ پر ٹریکنگ کرنے کا تھا لیکن تمہاری طبیعت وہاں جانے والی تو نہیں ہے ... ٹھنڈ ہے اور بارش بھی ہو سکتی ہے ...کچھ اور سوچتے ہیں..." بیلا کی آنکھیں خوشی سے چمکیں تھیں ...

"نہیں ہم وہیں چلیں گے ... طبیعت تو خراب ہوتی رہے گی ...پر یہاں پتہ نہیں کب آنا ہو..." وہ ٹشو سے ناک صاف کرتی بولی ...

تابش چُپ چاپ سر ہلاتا رہا اور پلیٹ میں چمچ گھماتا رہا ...آدھے سے زیادہ کھانا بچ گیا ... بیلا نے سارا کھانا پیک کروایا ...رات گیارہ بجے اسے واپس ہوٹل چھوڑا تو بیلا کو گاڑی سے نکلتے دیکھ کے بے اختیار اسے روکا تھا ...

"روکو بیلا..." وہ دروازہ کھولتے کھولتے رک کے اسے دیکھنے لگی ...تابش حسنین اتنا اپ سیٹ ہو رہا تھا کہ اسے اب یہی بہتر لگا کے بیلا سے بات کر لے ...ورنہ اس کی بے

چینی بڑھتی جائے گی ...گاڑی کی سیٹ نیچے کر کے اس نے دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنایا اور سکون سے سیٹ پے لیٹ کے آنکھیں بند کرتے کرتے نظریں ادھر اُدھر کی تھیں ...

"یہ حمدی کون ہے..." اس نے سوال اتنے سر سری اور اتنے مصروف انداز میں پوچھا کے بیلا کے لبوں پے ایک مسکان ابھری تھی ...کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھنے کے بَعد اپنی سیٹ پے ذرا سا اس کی جانب گھومی اور بہت دھیمے لہجے میں نظروں کے سامنے سیٹ پے لیٹے تابش کو مخاطب کیا ...

" کبھی میں نے تو نہیں پوچھا کہ سونیا کون ہے..." سکون سے آنکھیں بند کیے ہوئے تابش میں کسی قسم کی کوئی جنبش نہیں ہوئی ...چہرے پے بلا کی سنجیدگی تھی ...وہ شاید جواب کے انتظار میں تھا ...پِھر آنکھیں کھول کے شیشے کے پر نظر آنے والا لیمپ پول کو دیکھنے لگا ...پول سے بکھر کے روشنی میں برستی بارش کی جھالر نظروں کے سامنے تھی ...بیلا خاموشی سے اسے دیکھتی رہی ...کچھ لمحوں بَعد پِھر گویا ہوئی ...

"حمدی کزن ہے میرا تابش ...تایا ابو کا بیٹا..." اس نے سر گھما کے اپنے سامنے بیٹھی بیلا کو دیکھا ...آنکھوں میں تیرتی الجھن کے ساتھ ہزاروں سوالات تھے ان ہزاروں سوالات میں بھی بس ایک وہ سوال ...اور جس کا جواب صرف بیلا کے پاس تھا ...

"تابش وہ ذہنی مریض ہے ... مکمل ایب نارمل سمجھ لوں ...اس کے دماغ کی افزائش

New Era Magazine

نہیں ہے ...وہ ہے تو ستائیس سال کا پر اس کا ذہن ابھی چار سال کے بچے کا ہے ...اس کا ہونا یانہ ہونا برابر ہے ...پر وہ میرا بس ایک ہی کزن ہے ...میں اس کے ساتھ زیادہ وقت تو نہیں گزارتی پر مجھے اسے دیکھ کے بہت ترس آتا ہے ...کاش میرا بھی کوئی بھائی ہوتا..."

بیلا نے اسے سکون کا سانس لے کے آنکھیں بند کرتے دیکھا ... پچھلے دو گھنٹے سے وہ پریشان تھا ...جب سے بیلا نے حمدی کا ذکر کیا تھا ...ابھی ابھی پروان چڑھی محبت اسے دم توڑتی نظر آئی تھی ...وہ کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھا سکا تھا پر اب بیلا کی پوری بات سن کے لگ رہا تھا کے اس کے ہر طرف سکون پھیلتا چلا جا رہا ہو ...اتنا سکون کے اسے نیند آنے لگی تھی ...بارش کی گرتی بوندیں گاڑی سے ٹکرا کے ایک نیا ساز بجا رہی تھیں ...

اس کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہونے لگیں تو اس نے سر کے نیچے سے ایک ہاتھ نکال کے کہنی آنکھوں پے رکھ لی ...لب ذرا سا مسکرائے تھے ...کچھ لمحوں بعد بیلا کو لگا وہ سو گیا ہے ...خاموشی سے سر سیٹ سے ٹکایا اور اسے دیکھنے لگی ... نجانے کتنی دیر گزری ہو گی ...پھر آہستہ سے اسے آواز دی ...

"تابش..." بیلا کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کے کہنی آنکھوں سے ہٹائی تھی ...

New Era Magazine

کچھ پل سوچتا رہا کے کیا بات کر رہا تھا ...پِھر سر کھجانے لگا ...

"ہم..." اس کی آنکھوں میں نیند کے لال ڈورے تھے ...پِھر بیلا کو دیکھتا رہا اور اپنی کنپٹی دباتے ہوئے ایک سانس لی ...

"اچھا ...تو جب اسے کسی بات کی سمجھ نہیں پِھر اِس گفٹ اور سالگرہ کا کیا مطلب..."

اس نے پِھر آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھ سینے پے رکھے ...سارا دھیان گرتی بوندوں کے ساز ینے پے تھا ...

"یہ سب تایا ابو اور تائی امی کی خوشی کے لیے ہے ... حمدی ذہنی مریض ہے پر وہ دونوں تو نارمل ہیں ... کم اَز کم وہ دونوں ہی خوش ہو جاتے ہیں ...ان کے لیے تو وہ بالکل نارمل ہے..." وہ اسی طرح آنکھیں بند کیے سیٹ پے لیٹا رہا ...پِھر کہنے لگا ...

"چلو اب یہ بات تو تم آسانی سے سمجھ سکتی ہو کہ اگر کوئی کزن ہو اور آپ اسے صرف ایک کزن کی حیثیت سے پسند بھی کرتے ہوں تو یہ کوئی ضروری تو نہیں کے اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا بھی اِرادہ ہو..."

اس نے آنکھیں کھول کے سامنے بیٹھی بیلا کو نظر بھر کے دیکھا ...اس کی آنکھوں میں اتنی معصومیت تھی کے تابش کا دِل چاہا کے انہیں محسوس کر کے دیکھے پر ایک اور لمبی سانس بھر کے رہ گیا تھا ...

"پر وہ تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچتی ...میں نے اسے ہمیشہ کسی اور انداز سے تمہارے بارے میں بات کرتے سنا ہے ..."

بیلا کو اچانک سونیا سے ہمدردی ہوئی تھی ...اس کے چہرے پہ اُداسی دیکھ کے تابش کے لب بے ساختہ مسکرائے ...ایک کہنی اپنے سر کے نیچے رکھ کے بڑی پر شوخ نظروں سے اسے دیکھنے لگا ...

"کہیں یہ وہی اور ...والی بات تو نہیں جو اس دن تم گاڑی میں پوچھتے پوچھتے رہ گئی تھیں ..." وہ ایک دم کھل کے ہنسی تو ارد گرد بوندوں کی جھنکار کچھ اور دلکش سنائی دی ...

"ہاں..." اس نے نظر اٹھا کے تابش کو دیکھا ...

"یہی بات تھی..." آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے اقرار کیا ...تابش نے پِھر آنکھیں بند کیں ...چہرہ ابھی بھی بیلا کی طرف ہی تھا ...

"تو اس دن کیوں نہیں پوچھا..." کچھ لمحوں بعد اس کے لب پِھر ہلے ...

"اس دن کوئی فرق نہیں پڑتا تھا..." بیلا نے سیٹ پہ سیدھے ہو کے دونوں ہاتھ گود میں رکھے ... شیشے پہ جمی دھند پہ انگلی پھیر کے ایک دل بنایا اور پِھر ایک تیر اس دل کے آر پار کیا تھا ...

"آج پڑے گا..." تابش نے آنکھیں کھول کے شیشے پہ اس کی انگلی چلتی دیکھی ...

New Era Magazine

"ہاں ...شاید..." کچھ پل بعُد اس کی ہلکی سی سرگوشی گاڑی میں گونجی ...

"ہاں یا شاید..." وہ بضد دیکھا تو بیلا کے لب مسکرا اُٹھے ...آنکھیں میچ کے بے آواز ہنسی ...

"ہاں..." ایک دفعہ پھر اس دِل پے انگلی پھیری ...ایک سکون کی لہر کے ساتھ تابش نے آنکھیں پھر بند کی تھیں ...

"ہر شخص کو اپنا اچھا برا سوچنے کا پورا حق ہے بیلا ...کوئی کچھ بھی سوچ سکتا ہے ... کسی کے سوچنے پہ کوئی پابندی تو نہیں ...اور میرے لیے یہ ضروری ہے کے میں کیا سوچتا ہوں..." لمحے بھر کو رک کے اس نے آنکھیں کھولیں ...

"اور میں سونیا کے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچتا ..." وہ کتنے پل خاموشی سے اس کے پر سکون چہرے کو دیکھتی رہی ...

ہاتھ میں بندھی گھڑی بارہ بجا رہی تھی ...پارکنگ میں ٹریفک بالکل نہیں تھا ... باہر کی ٹھنڈ اور گاڑی کے ہیٹر سے شیشے مکمل طور پے دھندلے ہو گئے تھے ...کچھ اور وقت خاموشی کو محسوس کرتے گزرا ...کہے اور سنے گئے لفظوں کی گردش خاموشی میں مستقل گونج رہی تھی ...

"میں جاؤں..." آخر اِس ماحول کے سحر سے نکل کے بیلا نے پوچھا تو اس نے آنکھیں

New Era Magazine

کھولیں ...پِھر اسے دیکھ کے ہنسا تھا ...

"ہاں جاؤ..." وہ سیٹ پے سیدھا ہوا ...

"کمرے میں پہنچ کے مجھے ایک مس کال دو ...میں جب تک یہیں انتظار کرتا ہوں ...

اور صبح نو بجے یہیں ملوں گا..."

اس نے اپنی سیٹ سیدھی کی تو وہ خدا حافظ کرتی باہر نکل گئی ...گاڑی کا دروازہ

بند کرتے کرتے پِھر رکی تھی ... جھک کے اسے دیکھا ...

"اب تم گھر جا کے سکون سے کھانا کھا لینا..." ایک بڑی شریر مسکراہٹ کے ساتھ

ایک جملہ اس کی جانب اچھالا تو وہ بھی بے ساختہ ہنس پڑا تھا ...

"جو حکم میڈم..." ہنستے ہوئے آنکھیں بند کر کے سر جھکایا ...تو وہ پلٹ کے ہوٹل میں

داخل ہو گئی ...پانچ منٹ بعد جب بیلا کا نمبر موبائل پے جگمگایا تو اس نے گاڑی پارکنگ

سے نکالی...

ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ

New Era Magazine

وہ دونوں ٹریل ٹو پہ تھے ...بوندا باندی شروع ہو گئی تھی اور بیلا کی طبیعت کی وجہ سے اس نے آسان راستے پہ جانا مناسب سمجھا ...ایسا بھی نہیں تھا کے بیماری کی وجہ سے تابش اس سے نہیں ملتا ...اس نے رات بھر صبح کے انتظار میں کاٹی تھی ...

جینز اور لال کُرتے پے جیکٹ پہنے وہ اس کے پیچھے پیچھے تھی ... مٹی بھی کافی چکنی ہو چکی تھی ...اِس راستے پے لوگ کم ہی ہوتے تھے ...زیادہ تر لوگ ٹریل تھری پے ٹریکنگ کرنا پسند کرتے تھے اور اِس وقت تو بارش کی وجہ سے بھی کوئی نہیں تھا ...

"اگر تم ضد نہیں کرتیں تو میں یہاں کبھی نہیں آتا ... کہیں اور چلتے ...بارش بھی شروع ہو گئی ہے ...اِس راستے پے جگہ جگہ شیڈز بنے ہوئے ہیں ...

"تم تھک جاؤ تو بتا دینا ... ہم رک جائیں گے اور واپس بھی چل سکتے ہیں ...ویسے زیادہ لمبا نہیں ہے

یہ راستہ ...بس ایک گھنٹہ لگے گا اُوپر پہنچنے میں..."

بیلا اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی ...جب سے دِل پے چھائے کالے بَادل چھٹے تھے تو طبیعت ویسے ہی اچھی ہو گئی تھی ...یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاھتی تھی ...پتہ نہیں دوبارہ کبھی ایسا ساتھ نصیب ہوتا کہ نہیں ...

بوندیں ہلکی پھوار کی صورت میں برسنے لگیں تو دونوں کے جوتے کیچڑ میں بری طرح

New Era Magazine

گندے ہوئے تھے پر انہیں منزل تک پہنچنا تھا ...وہ تابش کے قدموں کے نشانات پے سر جھکائے چلتی چلی جا رہی تھی ...ایسا کرنا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا ...وہ بے اختیار ہنسی اور پِھر ایک اور قدم اس کے چھوڑے ہوئے نشان پہ رکھا ...اگر اس کے قدموں کے نشان میں زیادہ فاصلہ آ جاتا تو بیلا رک کے ایک لمبی چھلانگ لگانے کی کوشش کرتی ... ایسا لگا یہ اس کی زندگی کا راستہ ہو ... جس پہ دھیان سے چلنا اب اس کی سب سے بڑی خواہش تھی ...تابش کے پیچھے پیچھے چُپ چاپ چلنا ...وہ ہنسنے لگی تھی ...اس کی ہنسی کی آواز پے تابش نے پلٹ کے دیکھا تو اسے اپنے چھوڑے ہوئے نشانانت پے چلتا دیکھ کے مسکرایا تھا ...

بارش تھوڑی اور تیز ہوئی تو وہ ایک شیڈ کے نیچے آ کے رک گیا ...ایک درخت سے ٹیک لگا کے کھڑا ہوا ...کچھ پل بَعد بیلا بھی وہاں تھی ... ہنستی ہوئی ...زندگی سے بھرپر ...ناک پِھر نزلے کی شدت سے لال ہونے لگی تھی ...کچھ لمحوں تک اسے دیکھتا رہا ...پِھر اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اسکرین کھول کر کے بیلا کی طرف بڑھایا ... بیلا نے ذرا حیران ہو کے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا ...اسکرین پے جگمگاتی ایک بہت پرانی تابش کی تصویر دیکھ کے بے اختیار ہنسی ...

"ارے !!! ... کتنی پرانی تصویر ہے نا تابش ... تم شاید پندرہ یا سولہ سال کے ہو گے

..." وہ موبائل لے کے شیڈ میں بنی لکڑی کے ایک بینچ پے بیٹھی ...پتلا دبلا سا تابش چمکتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ ...ہاتھوں میں کتابیں لئے کسی پلر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا ...اس نے غور سے تصویر کو دیکھا پھر سامنے کھڑے تابش کو ...

"کتنے پیارے لگ رہے ہو ... کون سی کلاس میں تھے اِس وقت..." وہ خاموش تھا ... بالکل چُپ ...ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو بھیگ رہی تھیں ...

"یہ میں نہیں ہوں..."

بیلا نے حیرت سے تصویر کو دیکھا پھر اس کی نم ہوتی آواز سنی ...

"تم نہیں ہو تو کون ہے یہ..." اس نے پھر دوبارہ تصویر دیکھی ...

"یہ طہٰ..." اس نے جیسے آہستہ سے سر گوشی کی ہو...

"کون طہٰ..." بیلا نے تابش کی بکھرتی ہوئی آواز سنی ...

"بھائی تھا میرا..." وہ بے اختیار کھڑی ہوئی ... چلتی ہوئی اس کے پاس آئی ... حیرت سے اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی ...

"تھا کا کیا مطلب..." وہ ابھی بھی حیرت سے کبھی موبائل اور کبھی تابش کو دیکھ رہی تھی ...

"ہاں طہٰ ... میرا اجڑواں بھائی تھا ...یہ تصویر اس کے انتقال سے چار مہینے پہلے کی ہے

..." بیلا نے اپنے منہ پے ہاتھ رکھا ...

"مگر کیسے..."

تابش نے ایک ہلکی سی آہ بھر کے ماحول کی خنکی کو سانسوں میں اتارا ...اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہوئے سامنے درختوں پہ نظریں دوڑاتا رہا ...

"اسے نشے کی عادت ہو گئی تھی ...ایک دن گھر سے ایسا گیا ... کبھی واپس نہیں آیا..."

بیلا بے قراری سے اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہ گئی ...

"تو کیا یہی وہ بات ہے جو اسے اکثر پریشان کرتی تھی..." وہ سوچنے لگی ...

"ہاں ... ضرور یہی ہو گی..." دو قدم پیچھے ہٹ کے بینچ پہ بیٹھی...خاموشی سے اس کے کچھ کہنے کا انتظار کرنے لگی ...کچھ پل بَعد وہ پِھر بولنے لگا ...

"طہٰ مجھ سے صرف تِین منٹ بڑا تھا ... مگر رُعب ایسے جھاڑتا تھا جیسے تِین سال کا فرق ہو ...اس نے کبھی طوبٰی کو مجھے بھائی بلانے کی اِجازَت نہیں دی ... کہتا تھا میں بڑا ہوں مجھے بھائی کہا کرو اور تابش کو تابی ...اس کی اور طوبٰی کی بہت بنتی تھی ...میں ہمیشہ اکیلا ہوتا تھا..." ایک ہلکی سی مسکان کے ساتھ وہ چُپ ہوا تھا ...

"اسے سمندر بہت پسند تھا ...ہر ہفتے مجھے گھسیٹ کے لے جاتا تھا ...اس کے جانے کے

بَعد میں کبھی وہاں اکیلے جانے کی ہمت نہیں کر سکا..." وہ پوری طرح ماضی میں کھویا ہوا تھا ...طلحٰہ کو یاد کر کے ہنس رہا تھا ...

"وہ ایک آرٹِسٹ تھا ...لٹریچر پڑھنا چاہتا تھا ...بہت اچھی ڈرائنگ کرتا تھا ...میں نے سکیچنگ کرنا اسی سے سیکھی تھی ....ہمیشہ کچھ نا کچھ نیا کرتا رہتا تھا اور پتا نہیں کیسے نیا کرتے کرتے وہ نشے تک پہنچ گیا..." بیلا کو اس کی آواز بھی برستی بارش کی بوندوں کی طرح بھیگی ہوئی لگ رہی تھی ...اس نے ایک نظر بیلا پے ڈال کے کرب سے آنکھیں بند کیں ...

"میں نے یہ باتیں کبھی کسی سے نہیں کی بیلا ...اپنے گھر والوں سے بھی نہیں ..." اس کی آنکھیں جھلملا رہی تھیں اور ان کی نمی بیلا کو اپنے گالوں پے محسوس ہوئی تھی ... اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف کیے ...

"نائنتھ کے ایگزامز کے بَعد مجھے وہ کچھ عجیب سا لگنے لگا تھا ...پتہ نہیں کہاں غائب رہنے لگا تھا ...رات کو چھُپ کے گھر سے باہر نکل جاتا تھا ... جھوٹ بھی بہت بولنے لگا تھا ...اکثر مجھ سے پیسے مانگتا تھا اور جب میں نہیں دیتا تو بہت لڑائی ہوتی تھی پِھر اس نے چوری شروع کردی ...ایک دن میں نے اسے پاپا کے بٹوے سے پیسے بھی چراتے دیکھا تھا..." وہ اپنے ہونٹ بھینچ کے رکا تھا ...

"میں سوچتا ہی رہ گیا کے پاپا کو بتاؤں اور وہ اتنے میں ختم بھی ہو گیا..." بیلا بے آواز اس کے ساتھ ساتھ روتی جا رہی تھی ...

"اس دن گلی میں میچ تھا ... ہم دونوں کے نام ٹیم میں تھے ...اس نے آخری لمحوں میں ساتھ جانے سے منع کر دیا کہ اسے نہیں کھیلنا ...میں بہت لڑا اس سے پِھر غصے میں اکیلے ہی کھیلنے چلا گیا ...وہ رات بھر گھر نہیں آیا ...میں اور پاپا صبح تک اسے ڈھونڈتے رہے..." وہ تکلیف سے آنکھیں بند کیے سر ہلاتا رہا ... جیسے ابھی بھی اسے کہیں گلیوں میں ڈھونڈتا ہوا بھٹک رہا ہو ...

"تین دن بعد رات کے ایک بجے پاپا کو پولیس نے کال کی کہ اس کی لاش کہیں سے ملی ہے ...امی اس کی موت کا سن کے بیہوش ہو گئی تھیں ... ہم جس حالت میں تھے اسی طرح وہاں پہنچے ...ساری رات وہاں بیٹھے انتظار کرتے رہے..." ایک بار پِھر وہ چُپ ہوا تھا ...اپنی آنکھیں میچ کے سر اُوپر اٹھایا تھا ...شاید اس رات کی تکلیف سے دوبارہ گزر رہا تھا ...

"طوبٰی اس وقت گیارہ سال کی تھی ...وہ بھی روتے روتے ہمارے ساتھ ہی چلی آئی تھی ...وہاں پہنچ کے احساس ہوا کے کتنی بڑی غلطی کی تھی اسے اپنے ساتھ لا کے..." اس کی آواز کانپنے لگی ...

"جس طرح وہ پولیس والے اسے دیکھ رہے تھے ...مجھے لگا میرے خون میں مرچیں لگنے لگی تھیں ...وہ صرف گیارہ سال کی بچی تھی ...مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کہاں چھپاوں ...رات کا ایک بجا تھا ...اور جب..." آخر اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی ...آواز بھیگ گئی تھی ...ایک آنسو پلکوں کے گوشے سے باہر نکلا تھا ...

"اور جب ایک پولیس والے نے آکے ہمیں کہا کے آپ لاش دیکھ لیں تو پاپا ہم دونوں کا ہاتھ پکڑ کے پولیس اسٹیشن سے باہر نکل آئے ...طہٰ کو دیکھے بغیر...پاپا نے بھی وہی محسوس کیا ہو گا جو میں کر رہا تھا..."

"طہٰ مر چکا تھا پر طوبٰی تو زندہ تھی ...ہم ڈر گئے تھے ...اس رات کے اندھیرے سے ...اس پولیس سے ...اس ماحول سے ...وہ سارا راستہ روتی رہی کہ اسے طہٰ کو دیکھنا تھا ...ہم اسے گھر چھوڑ کے پھر واپس پولیس اسٹیشن گئے..."

"وہ تو اسی دن ختم ہو گیا تھا جس دن میچ تھا ...نشے کی ڈوز زیادہ ہو گئی تھی ...وہ چار پانچ مہینوں سے نشہ کر رہا تھا ...ہمیں خبر ہی نہیں تھی..."

تابش نے اپنا سر پکڑا تھا ...

"میں اپنے آپ پہ حیران ہوتا ہوں بیلا جب مجھے اندازہ ہو گیا تھا ...تو کیوں نہیں میں نے پہلے سے پاپا کو بتایا ...اتنا چھوٹا تو نہیں تھا میں سولہ سال کا تھا ... سمجھدار بھی تھا ...

پھر پتہ نہیں کیسے ...

وہ آنسو صاف کرتا چُپ ہوا تھا ... آواز تکلیف سے ڈوبتی چلی گئی ... ابھی بھی درخت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا ... بیلا خاموشی سے چلتی ہوئی اس تک آئی ...

"تابش..." وہ دکھ اور تکلیف سے حیران ہوئی تھی ...

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ طہ کے جانے کی وجہ تم ہو..." اس کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں ... ایک پیر سے زمین پہ پڑی مٹی ہلا رہا تھا ... پھر اپنی لال آنکھیں اٹھا کے بیلا کو دیکھا ... وہ کبھی اتنا بے بس نظر نہیں آیا تھا جتنا اِس وقت نظر آرہا تھا ... پھر دور کہیں نظر جمائی تھی ...

"نہیں..."

''لیکن اگر میں پاپا کو اپنے شک کے بارے میں بتا دیتا تو شاید وہ کچھ کرتے ... اِس سے پہلے کے وہ بہت آگے نکل جاتا..."

اس کی آنکھوں میں پھر نمی تیرنے لگی تھی ... کچھ لمحے اسے دکھ سے تکنے کے بعد بیلا نے آگے بڑھ کے بے ساختہ اپنا سر اس کے سینے پہ رکھا تھا ... اپنے ہاتھ اس کے گرد لپیٹے تھا ... ان ہاتھوں کو تھوڑا اور کسا تھا ... اس کے سینے پہ اپنا سر مسلا تھا آنسو خود بخود نکل کے اس کی قمیض میں جذب ہونے لگے تھے ... اس کے چاروں طرف تابش کی

خوشبو تھی ...

وہ بتانا چاہتی تھی کہ اس کا دکھ سمجھ سکتی ہے ...اس کا درد بانٹنا چاہتی ہے ...اسے بھی آج طہٰکے لیے اتنا ہی افسوس ہے جتنا تابش کو تھا ...کاش آج طہٰبھی ان کے درمیان ہوتا ...کاش وہ تابش کو روتے ہوئے نا دیکھتی ...اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی ...دل بے قراری سے رو دیا تھا ...وہ بہت دیر تک اسی حالت میں کھڑی رہی ...

ہلکی ہلکی برستی بوندیں دونوں کو بھگو رہی تھیں اور بیلا کے دل سے نکلی ہر بات تابش کے دل تک پہنچی تھی ...اتنا پیارا خاموش اظہار اس کے دل کو مسرور کر گیا تھا ...اِس خاموش جذبے کو محسوس کر کے اتنی تکلیف کے باوجود اس کے لب خود بخود مسکرا اُٹھے تھے ...اس نے بیلا کے گرد اپنی بانہوں کا حصار کیا ...ایک ہاتھ سے اس کا سر سہلاتے ہوئے اپنی ٹھوڑی اس کے سر پہ رکھی ...آج سالوں بعد اپنے دل کا دکھ کسی سے بانٹ کے وہ خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا ...

سکون کی لہر بیلا کے اندر اترتے ہی اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں ...کچھ اور آنسو آنکھوں سے نکلے ...آہستہ سے چہرہ اٹھا کے تابش کو دیکھا تو اس کی نظروں میں بیلا کے دل کے ہر جذبے کا جواب تھا ...دونوں ہاتھوں میں بیلا کا چہرہ لے کے اس نے لب بیلا کی پیشانی پے رکھے تھے ...کچھ لمحے رکا رہا ...پھر پیچھے ہو کے آہستہ سے اپنے دونوں

انگوٹھوں سے اس کے بہتے آنسو صاف کیے ...

"رو کیوں رہی ہو..." دھیمے سے مسکرا کے اسکی آنکھوں کی گہرائی میں دیکھتے ہوئے پوچھا ...

"کیوں کہ تم رو رہے ہو..." اس نے پھر دوبارہ سر اس کے سینے میں چھپایا تھا ...

"تم اِس وجہ سے پولیس لائن یا اینٹی نار کو ٹیکس میں جانا چاہتے ہو..." بیلا نے بھیگی آواز سے اس سے پوچھا ...

"ہاں ... طلکی وجہ سے..." اس نے ایک بار پھر جھک کے اس کے ماتھے کو چوما ...

"تم بہت اچھے پولیس آفیسر بنو گے تابش ... مجھے یقین ہے..." وہ سوچ کے مسکرائی تھی ...

"میں کوشش کروں گا..." وہ ایک سانس لے کے خاموش ہوا ...اپنے ارد گرد دیکھنے لگا ... بارش کچھ رکی تھی ...کچھ پل بَعد پھر سینے سے لگی بیلا کو ایک مسکان کے ساتھ دیکھا ...

"اگر مجھے رونے کا یہ فائدہ معلوم ہوتا تو اسی دن رو دیتا جس دن تم کو پہلی بار لفٹ دی تھی..." اور بیلا اس کی بات پے ہنس دی تھی ...

"بد تمیز..." ایک زور کی چٹکی اس کی کمر پے بھری تھی ...

New Era Magazine

وہ ہنستے ہوئے "آؤچ..." کر کے رہ گیا ...پھِر اس کی خوشبو کو ایک سانس کے ساتھ اپنے اندر اتارتا کچھ اور دیر اپنی آنکھیں بند کئے اسے سینے میں چھپائے کھڑا رہا ...

"چلیں ...مجھے اور آگے نہیں جانا..." اسی طرح آنکھیں بند کیے اس نے آہستہ سے سر گوشی کی ...

بیلا نے سر اٹھا کے مسکراتے ہوئے 'ہمم' کیا ...کچھ لمحے اسے دیکھتی ہوئی الگ ہوئی تھی ...دونوں ہاتھ پکڑ کے اسی راستے سے واپس اترنے لگے ... سنبھل سنبھل کے واپس نیچے دیکھتے ہوئے چلنا شروع کیا ...بار بار پاؤں پھسل رہے تھے ...

"تابش..." وہ ایک جگہ رکی تو تابش پلٹ کے اسے دیکھنے لگا ...

"تمہارے پاس اپنی گاڑی کی کوئی فالتو چابی ہے..." وہ حیران ہوا تھا ...اپنی جانب انگلی کی . .

"میری گاڑی کی ...وہاں کراچی میں..." ایک قدم اس کی طرف واپس آیا ...

"ہاں ... تمہاری گاڑی کی ...وہاں کراچی میں..." اس کی بات دہراتے وہ ہنسی تھی ...

"ہاں ہے ...کیوں..." اپنا پرس نکال کے اندر سے کہیں چھپی ہوئی ایک فالتو چابی نکالی ...پھِر حیرانی سے اس سے پوچھا ...

"یہ چابی..."

New Era Magazine

"ہاں یہی چابی ... کیا یہ میں لے سکتی ہوں ... تم دوسری بنوالو ..." وہ بس ایک لمحے کو جھجکا تھا ...پِھر چابی اس کے حوالے کر دی ...

"میری گاڑی لے کے بھاگو گی کیا..." ہنستے ہوئے اس سے پوچھا تو بیلا نے اپنا پرس کھول کے چابی اندر کی جیب میں چھپائی ...

"ہاں یہی اِرادہ ہے..." وہ بھی ہنستے ہوئے آگے بڑھی ...تابش ابھی بھی نا سمجھی کی حالت میں وہیں کھڑا تھا پِھر چُپ چاپ اس کے پیچھے آ گیا ...

"پریشان کیوں ہو رہے ہو ...معلوم ہو جائے گا..." وہ ہنستے ہوئے ایک پتھر سے نیچے اتری ...

"کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں..." تابش اس کی آنکھوں میں جھانک کے پوچھنے لگا تو انتظار فرمایئے کہتی اس کا ہاتھ تھام کے نیچے اترنے لگی ...

ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ ﷴ

New Era Magazine

دونوں ایک سرور کی کیفیت میں واپس کراچی پہنچے تھے ...ایک نئے جذبے کے ساتھ ...ایک نئے احساس کے ساتھ ...ایک دوسرے کے ساتھ گزرا کچھ وقت دونوں جب بھی سوچتے ...لب خود بخود مسکرا اٹھتے تھے ...بغیر کچھ کہے ...بغیر کچھ سنے دونوں ایک نئے رشتے میں بندھے تھے ...پیار میں بندھے تھے ...

کیسی محبت تھی یہ جسے لفظوں کی ضرورت نہیں پڑی ...اظہار کی ضرورت نہیں پڑی ...بس ہاتھ تھام لیا تھا ایک دوسرے کا ...یہ نئے زمانے کے وہی پرانے لیلیٰ مجنوں تھے جو دِل سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے تھے ...کہ جب ایک کی آنکھیں بھیگی تھیں تو آنسو دوسرے کے چہرے پے گرے تھے ...

واپس آنے کے کچھ ہی دنوں بعد تابش کو یہ بھی معلوم ہو گیا کے بیلا نے گاڑی کی چابی کیوں مانگی تھی ...وہ سارا دن یونیورسٹی میں سر کھپا کے جب گھر جانے کے لیے گاڑی میں پہنچا تو سیٹ پے رکھا ایک کیک کا ڈبہ دیکھ کے وہ بے ساختہ مسکرایا تھا ...

"اچھا تو یہ بات تھی..."

ڈبے میں سے چمچ اٹھا کے وہ وہیں بیٹھے بیٹھے شروع ہو چکا تھا ...زندگی میں پہلی دفعہ ریڈ ویلوٹ کیک کھایا تھا ...اس کیک کی مٹھاس کے ساتھ جو محبت کا میٹھا احساس اس کے دِل میں اترا تھا ...وہ ناقابل بیان تھا ...یہ لڑکی بنا کچھ کہے اسے چاروں شانے چت

کر چکی تھی ...اس نے فوراً اپنے موبائل پہ ایک شکریہ کا میسج اور کیک کے ساتھ سیلفی لے کے بیلا کو بھیجی ...اور جواب میں

"at your service sir..."

کے ساتھ ایک اسمائلی دیکھ کے وہ ہنستا چلا گیا تھا پھر ایک میسج اور آیا ...

"کیا خیال ہے ...چابی واپس کر دوں..." کے ساتھ ایک اور ہنستی ہوئی اسمائلی آئی اور تابش نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا تھا ...

"نا ...نا ...دوسری بھی لے لو ...بلکہ یہ گاڑی بھی تمھارے نام ہی کروا رہا ہوں ..."

پھر یہ محبت کا رشتہ ایک چاشنی کی صورت اختیار کرتا چلا گیا ...وہ ہر تین چار دن کے بعد کچھ نا کچھ بناتی تھی ... کبھی کیک ... کبھی ٹارٹس ... کبھی پائز تو کبھی کپ کیکس ...

شوکت جب اسے واپسی پہ لینے آتا تو اس سے منگوا کے ڈبہ تابش کی گاڑی میں رکھ دیتی تھی ...اسے اچھا لگ رہا تھا نئی نئی چیزیں بنا کے تابش کو کھلانا ...

اور تابش ... جس نے ہمیشہ کھیر ...فرنی اور رس ملائی جیسے میٹھے ہی کھائے تھے ...عش عش کر اٹھا تھا ...وہ اتنی نئی نئی چیزیں بناتی کہ اسے حیرانی ہوتی کہ اس نے تو کبھی ان کا نام بھی نہیں سنا تھا ...

ریڈ ویلوٹ کیک ...

کیرٹ کیک ...

لیمن ٹارٹس ...

چاکلیٹ موس ...

اب وہ انتظار کرنے لگا تھا کہ کب کیا ملتا ہے ...مزے لے لے کے کھاتا اور پِھر اس کی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دیتا ...

"بیلا یہ کیک بہت مزے کا تھا..."

"میں نے پہلے کبھی کیریمل کیک نہیں کھایا..." بڑی معصومیت سے مختلف سوالات پوچھتا ...

"یہ ٹارٹس اور پائی کیا ایک ہی چیز ہوتی ہیں..." پِھر وہ دہی کا سن کے بہت حیران ہوا ...

"ہیں !!!...کیا کیک میں دہی بھی پڑتی ہے..." اور ہنستے ہوئے اسے بتاتا ...

"بیلا میرا وزن بہت بڑھ رہا ہے ...پلیز رحم کر دو..."

پر اسے عادت ہو گئی تھی ...بیلا کی اور اس مٹھاس کی جو بیلا سے جڑی تھی ... گھر میں طوبٰی الگ حیران پریشان تھی کے ہر تھوڑے دنوں بَعد یہ کیکس کہاں سے آ رہے ہیں ...بلال دو مہینے کی ٹریننگ پے لندن میں تھا اور وہ امی کے پاس رہنے آئی تھی ... جیسے ہی تابش کے ہاتھ میں ڈبہ دیکھتی ... جھپٹ کے لیتی کے آج وہ کیا لایا ہے ...

New Era Magazine

"آخر یہ اتنی مزے مزے کی چیزیں آ کہاں سے رہی ہیں..." اس کی آنکھیں لیمن ٹارٹس دیکھ کے چمکی تھیں ...

"بیلا بیکری سے..." تابش اس کے ساتھ بیٹھ کے کھانا شروع کرتا ...

"کہاں ہے یہ بیکری..." وہ حیران ہوتی ...

"یونیورسٹی کے پاس ہے ایک نئی بیکری ...مزے کا ہے نا..." دونوں ایک ایک پیس پے لڑتے ...

"یہ لیمن ٹارٹس اتنے سوفٹ اور مزے کے ہیں تابی ... جیسے ... جیسے..." وہ سوچنے لگتی ...

"جیسے کسی حَسین لڑکی کی لمبی ریشمی زلفیں ..." وہ آنکھیں بند کیے بیلا کو سوچتا ...پھر ایک اور ٹارٹ منہ میں رکھ کے ...

"مم ... مم..." کرتا ...

"یا پِھر ' اسی ' حَسین لڑکی کی نرم ملائم انگلیاں..." طوبٰی اسے گھور کے رہ جاتی ...

"یہ ٹارٹس کی تعریف ہے یا کسی لڑکی کی..." اور وہ ہنسے جاتا ...اس کی شکل دیکھ کے ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو جاتا ...پِھر کبھی بٹر کریم کی تعریف کرتا ...

"یہ کریم اتنی مزے کی ہے جیسے کسی حَسین لڑکی کی.............." پِھر ایک آنکھ دباتا

New Era Magazine

سینے پہ ہاتھ رکھ کے دھم سے صوفے پہ گرتا تو طوبٰی چیخ کے رہ جاتی ...

"امی !!! ..." دونوں ہاتھ کمر پہ رکھ کے اسے گھورتے ہوئے نفیسہ بیگم کو آواز دیتی ...

"آپ کا بیٹا بالکل آوارہ ہو گیا ہے ...اِس کی فوراََ شادی کر دیں..." وہ بس ہنسے جاتا ... طوبٰی کی گھورتی نظروں کو دیکھ کے پِھر اس کی طرف گھومتا ...

"جل کیوں رہی ہو ... کیا بلال رومینس نہیں کرتا..." وہ تن فن بلال کی سپورٹ میں سامنے آتی ...

"اس کے رومینس کی تو کیا بات ہے ...وہ تو بہت رومینٹک ہے..." اپنی آنکھوں میں چمک لیے وہ بلال کو یاد کرتی ...

"ہم ...وہ تو دِکھ ہی رہا ہے..." بے ساختہ ہنستے ہوئے اس کے گول مٹول پیٹ کی طرف اشارہ کرتا ...پِھر ایک کیک کا پیس منہ میں ڈالتا ...

"چلے جاؤ ...چلے جاؤ..." طوبٰی ہوا میں ہاتھ اڑاتی ...

"آنے دو ... میرا بھی وقت آنے دو ...پِھر بتاؤں گا تمہیں..."

اور ان کی باتیں سن کا نفیسہ بیگم اپنا سر پیٹ لیتیں ... حسنین صاحب اخبار منہ کے آگے کر لیتے ...طہٰ کے بَعْد وہ دونوں کتنے قریب آ گئے تھے ...ہر اچھی بری بات ایک

دوسرے سے کرتے تھے ...

"کچھ تو لحاظ کر لو تم دونوں ...یہی سوچ لو کہ ماں باپ بھی گھر میں موجود ہیں ...خدا کی پناہ آج کل کے بچوں سے ... کوئی کنٹرول نہیں ہے زبان پر ...دونوں مستقل بک بک کیے جا رہے ہیں ..." تابش ہنستے ہوئے طوبٰی کی گردن اپنے بازو میں دبالیتا ...

"موٹی..." کہہ کے اس کے سر پے پیار کرتا ...بہت دنوں کے بَعد طوبٰی گھر آئی تھی اور بیلا کی محبت کا احساس ہر وقت اس کے ساتھ تھا ...وہ بہت خوش تھا ...ایک مسکراہٹ ہر وقت اس کا حصار کیے رہتی ...

دن بھر کی مصروفیت سے فارغ ہو کے وہ رات کو بیلا سے باتیں کرتا ... دونوں رات کو گھنٹوں موبائل پے لگے رہتے ...جب تک کے نیند نہیں آ جاتی ...پِھر ایک دن تابش نے اسے مشورہ دیا...

''یونیورسٹی سے فارغ ہو کے ایک بیکری کھول لو 'بیلا بیکری' ...سچ میں بہت ہٹ رہے گی ... تم بہت اچھی بیکنگ کرتی ہو..." اور وہ ہنس دی تھی ...

"لو ... بیکری کھلی نہیں اور نام پہلے سے سوچ لیا ہے ...ویسے نام بہت اچھا ہے ...بیلا بیکری ...اِس کے بارے میں سوچا بھی جا سکتا ہے..."

آج بھی رات کے ایک بجے وہ کمبل میں گھسی موبائل کان سے لگائے اس سے باتوں

میں مصروف تھی ...وہ ایک لمحے کو کھنکارا تو آواز کچھ بھاری ہوئی تھی ...

"ہاں یہ میری عادت ہے ...میں چیزوں کے نام پہلے سے سوچ لیتا ہوں..." بیلا کو لگا وہ کچھ ہنسا تھا ...

"مثلاً اور کون کون سے نام سوچے ہوئے ہیں..." وہ خاموش ہوا تھا پھِر ایک لمحے بَعد کہنے لگا ...

"پھر کبھی بتاؤں گا ...ابھی نہیں..." اور مسکرا کے چُپ ہوا ...

"نہیں ابھی بتاؤ..." وہ بضد تھی ...

"میں بتاؤں گا تو تم فون بند کر دو گی اور ابھی مجھے فی الحال نیند نہیں آ رہی..." اس کی پر سکون آواز بیلا کانوں میں پڑی ...

"نہیں کروں گی ...تم بے فکر ہو کے بتاؤ..." تابش نے بس ایک لمحے کے لیے سوچا ...

"وعدہ..." اس نے پکا کرنا چاہا ...

"ہاں بھئی وعدہ..." بیلا نے جھٹ حامی بھری ...

اس نے ایک لمحے رک کے آہستہ سے کہا ..."مازن اور رانیا..."

بیلا حیران ہوئی تھی ...

New Era Magazine

"کیا مطلب مازن اور رانیا..." اسے کچھ پلے نہیں پڑا تھا اور تابش نے ہنستے ہوئے ایک لمبی سانس لی ...

"مازن کا مطلب بوندوں سے بھرے ہوئے بادَل ...اور رانیا کا مطلب ملکہ ...یعنی کوئین..." اس کی بات پے وہ مزید حیران ہوئی ...

"تو یہ کون لوگ ہیں..." بڑی حیرانی سے منہ سے کمبل ہٹا کے اس سے سوال کیا ...

"کوڑھ مغز لڑکی ..." وہ سوچ کے بے اختیار ہنسا تھا ...

"میرے بچے بیلا ! ! ! ..." آخر جھنجلا کے ہنستے ہوئے چیخا تھا ...وہ ایک دم سٹپٹا گئی ...

"کون سے بچے..." فوراً اٹھ کے بیٹھی ...گھبرا کے لیمپ جلایا ...

"تابش ...تم نے تو کبھی نہیں بتایا کہ کوئی بچے بھی ہیں..." تابش کے سکون میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا ...

"تو سب سے پہلے بچوں کی اماں کو ہی تو بتا رہا ہوں نا..." آسان الفاظ میں اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی اور دوسری طرف کا سناٹا اسے بتا رہا تھا کے بات اب بیلا کی سمجھ میں آ گئی ہے ...

"تمہیں شرم نہیں آتی..." کچھ دیر بعد اس کی نرم گرم آواز ابھری تھی ...

"تمہیں آ رہی ہے نا ...کافی ہے..." وہ اس کی لال شکل سوچ کے ہنس پڑا ...

"تابش ...پلیز بی سیریس..." وہ خاموش ہوا تھا پِھر کچھ لمحوں کے بَعد بولا ...

"بیلا..." اس کی آواز بیلا کے کانوں میں گونجی ...

"کیا اس سے زیادہ کوئی اور آسان الفاظ ہو سکتے ہیں ...جو تمہیں یہ بتائیں کہ میں تمہارے بارے میں کتنا سیریس ہوں..."

اور بیلا نے بے اختیار اپنی آنکھیں بند کی تھیں ...بے قابو دِل پے ہاتھ رکھ کے ایک سانس لی ...وہ تو اب دِل کی گہرائیوں میں بس چکا تھا ...آنے والی زندگی کا ہر حوالہ اس سے جڑا تھا ...پِھر شکر کیا کے وہ سامنے نہیں تھا ...ورنہ پتہ نہیں بیلا کا شرم سے کیا حال ہوتا ...

"اچھا میں فون رکھ رہی ہوں..." اب اس سے مزید بات کرنا فی الحال ممکن نہیں تھا ...

"خبردار !!! ... خبردار !!! ..." وہ چیخا تھا ...

"اگر تم نے فون بند کیا نا تو..." اور بیلا نے کھٹ کر کے لائن کاٹی تھی ...موبائل سامنے کر کے اس کے نام کو چوما اور تابش اس کی شرم پے دِل کھول کے ہنسا ...

"بے شرم ...بے حیا ...بدتمیز ...بدلحاظ..." پِھر اسے مختلف ناموں سے نوازا ...

New Era Magazine

"اب کل یونیورسٹی سے چھٹی کرنی پڑے گی..." اس نے تکیہ گلے سے لگا کے اس کی ساری باتیں دوبارہ سوچیں تھیں تو ایک بارِ پھر بے تحاشا شرم آئی تھی ...

"تابش کے بچے ... چھوڑوں گی نہیں تمہیں..." اسے سوچتے ہوئے پِھر شرم سے چلائی تھی ...

"اوہ ہو ...پِھر بچے..." کمبل میں گھس کے اپنا منہ چھپایا ...اور ساری رات خواب میں بھی اسے تابش سے شرم ہی آتی رہی...

ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ

اور پِھر یوں ہوا کے اسے صدیوں پرانی ... فرسودہ اور جاہل خاندانی رسومات کی نظر کر دیا گیا ...وہ جو تابش کی محبت میں آسمانوں میں اڑ رہی تھی ...اسے کھینچ کے زمین پے لایا گیا تھا اور وہ منہ کے بل بری طرح گری تھی ...سارے خواب چکنا چور ہوئے تھے ...سارے اَرمان بکھر گئے ...نا آسمان ٹوٹا تھا اور نا ہی زمین پھٹی تھی پر بیلا سبحان کو زندہ دفنا دیا گیا اور وہ چوں بھی نہ کر سکی ...

وہ تو صرف بابا کے ساتھ تِین دن کے لیے نوابشاہ گئی تھی ...انہیں بڑے ابّا کی طبیعت کی خرابی کی خبر ملی تھی ... سبحان صاحب ہمیشہ کی طرح سنتے ہی گھبرا گئے ...اسے لے کے رات کو ہی کراچی سے روانہ ہوئے ...

اسے تو خبر تب ہوئی جب اگلے دن دوپہر کے کھانے کے بعد تائی امی نے سب کے سامنے اسے لال دڈوپٹہ اوڑھایا اور اپنے ہاتھوں سے موٹے موٹے سونے کے کڑے اتار کے اس کے ہاتھوں میں پہنا دیئے تھے ...اس کے سر سے ہزار ہزار کے کئی نوٹ وار کے حویلی کے نوکروں میں بانٹ دیے ...تائی امی کے پیچھے ویل چیئر پے بیٹھے ہوئے حمدی نے خوشی سے تالیاں بجانی شروع کی ...

"میری دلہن ...میری دلہن..." اس نے سفید ہوتے چہرے سے پلٹ کے بابا کو دیکھا ...جو اپنے ابّا اور بڑے بھائی کے سامنے سر جھکائے بیٹھے تھے ...کتنے ہی دن سے وہ اِس کشمکش سے گزر رہے تھے ...آخر اپنے بڑوں کے آگے انہوں نے سر جھکا دیا ...وہ اپنی بیٹی کے لیے کچھ نہیں کر سکے جب ان کی بھابھی نے ان کے پیر پکڑ لیے ...بڑے بھائی نے سر جھکا کے آنسو بہائے ...اور ان کے ابّا نے ایک دفعہ پھر ان سے منہ پھیرا تھا ... ان لوگوں کی خوشی کے لیے انہوں نے بیلا کی قربانی دے دی ...

وہ کتنی دیر تک انتظار کرتی رہی کے بابا سر اٹھا کے اسے دیکھیں گے ...کچھ کہیں گے ... اس کے لیے بولیں گے پر ان کا جھکا ہوا سر اس کے لبوں سے نکلتی ہوئی سرگوشی پے مزید جھک گیا ...

"بابا ! ! ! ..." اس نے صدمے اور حیرت سے انہیں مدد کے لئے پکارا تھا پر ان کی

New Era Magazine

جگہ تایا ابّا اپنی جگہ سے اٹھ کے اس تک آئے اس کے سر پے ہاتھ رکھا ...

"خوش رہو بیلا ...آج تم نے اپنے باپ کا سر فخر سے بلند کر دیا ...خاندانی بیٹیاں ایسی ہی ہوتی ہیں ...سب ہمیں طعنے دیتے تھے کہ کیسے چلے گی خاندان کی نسل ...اب دیکھنا...کیسے سب کے منہ بند ہوتے ہیں..."

اس نے خوف سے پلٹ کے تالیاں بجاتے حمدی کو دیکھا ...اس کے منہ سے تھوک نکل کے گردن تک بہہ رہا تھا ... گھبراہٹ کے مارے لگا کے اس کا دِل ابھی بند ہو جائے گا ...اس نے بہت زور سے آنکھیں میچیں تھیں ...

"تابش !!! ..." کانپتے ہوئے سر جھکایا ... سسکتے ہوئے دِل کے ساتھ اسے یاد کیا ... زندگی اس کے ساتھ گزارنے کے جتنے خواب اپنی آنکھوں میں سجائے تھے وہ آہستہ آہستہ چور ہونے لگے ...وہ دِل کی دھڑکنوں میں بسا ہوا شخص بنا اس سے کچھ پوچھے اور کہے ...خاموشی سے اس سے الگ کر دیا گیا اور اسے احتجاج کرنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا ...

اس نے گھبرا کے پِھر سر اٹھایا تھا ...کیا کوئی ایسا تھا یہاں جو اس کی دِل کی حالت کو سمجھ سکتا تھا تو نظر کمرے کے کونے میں کھڑی بتول اور سلطانہ بی بی پے پڑی ...بتول یقیناً سر جھکائے رو رہی تھی اور سلطانہ جو پل پل حمدی کے ساتھ رہتی تھی ...بیلا کی کیفیت کو

سمجھ سکتی تھی ...بیلا خاموشی سے سکتے میں بیٹھی رہی ...

عصر کی نماز کے بعد تایا ابّا کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ایک قاضی صاحب اور اس کے پیچھے بابا کو دیکھ کے اسے یقین ہو گیا کہ اب فرار کا کوئی راستہ باقی نہیں بچا تھا ...

قاضی صاحب نے جب نکاح پڑھایا تو بابا خاموشی سے اس کے ساتھ آ کے بیٹھے ...اس کا برف سے زیادہ ٹھنڈا بے جان ہاتھ پکڑا ...نکاح نامہ بھرواتے رہے ...اس سے جب پوچھا گیا تو اپنی سرد آنکھ اٹھا کے اس نے بابا کو دیکھا ...

"بولو بیٹا..." انہوں نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا تھا ...ان کی آنکھوں میں تیرتی بے بسی اسے سکتے میں لے گئی ...وہ جو خود اپنے لیے لڑے تھے ...سب کی مخالفت لے کے اپنی پسند کی شادی کی تھی ...آج بیلا کے لیے ایک لفظ بھی نا بول سکے ...

"قبول ہے ..."

"قبول ہے ..."

"قبول ہے..."

اس نے ایک سانس میں آنے والی زندگی کی ہر تکلیف ...ہر دکھ اور ہر پریشانی کو قبول کیا ...دِل کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو قبول کیا ...اس چار سال کے ذہن والے ستائیس

سال کے مرد کو قبول کیا ...تابش حسنین کو چھوڑ کے حمدی فرقان رضا کو قبول کیا ...
بابا نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اسے اپنے سینے سے لگایا پر وہ رو بھی نہیں سکی ...
تائی امی نے حمدی کو اس کے برابر میں بٹھایا تو اس نے شدت سے ابھی اسی وقت موت کی دعا کی ...وہ مستقل میری دلہن میری دلہن دہرا رہا تھا ...اس کے جھلمل کرتے لال دوپٹے سے کھیلنے لگا ...بیلا چیخ چیخ کے رونا چاہتی تھی ...

بابا جیسے ہی اٹھ کے کمرے سے باہر نکلے ...اس نے اپنے حَواس کھوئے تھے ...سانس رکنے لگی تھی ...وہیں صوفے پے ڈھلکتی چلی گئی ...بتول اور سلطانہ اسے سنبھال کے کمرے میں لے گئیں ...اس کے دوپہر سے مسلسل بجتے ہوئے موبائل پے سلطانہ نے تابش کا نام پڑھا تھا اور بے سدھ پڑی بیلا کو دیکھ کے موبائل بند کرنا مناسب سمجھا ...
ایک ہی دن میں زندگی کیا سے کیا ہوئی تھی ...بابا واپس چلے گئے اور وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی ...وہ تو ویسے بھی ناپسندیدہ لوگوں میں سے تھی ...جسے خاندان والوں نے صرف اپنے مطلب کے لیے قبول کیا تھا ...آدھی رات تک بیہوش رہنے کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اپنے برابر میں حمدی کو سوتے دیکھ کے جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی ...بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی پھر باتھ روم میں بند ہو کے اپنے نصیب پے بِلک اٹھی ...وہیں فرش پے بیٹھ کے اپنی چیخوں کو دباتے دباتے ساری رات گزار دی ...

New Era Magazine

اس پے دوسرا دھماکہ تب ہوا جب ٹھیک چار دن بعد بڑے ابّا نے اسے کراچی جانے سے منع کر دیا ...

"کوی ضرورت نہیں پڑھنے کی ...بہت ہو گئی پڑھائی ...اب شادی ہو گئی ہے گھر بیٹھو... حمدی کے ساتھ دِل لگاؤ ...دیکھو وہ تمہارے آنے سے کتنا خوش ہے..." وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہ گئی ...

"بڑے ابّا میرے فائنل ایگزامز ہیں ...بس ایک مہینے بعد ...یہ سال مکمل کرنے دیں ...میں نے بہت محنت کی ہے..." وہ روتے روتے ان کے پیروں میں بیٹھی تھی ...

"کوئی ضرورت نہیں ہے ...جب منع کر دیا تو بار بار بات کر کے ہمیں غصہ نا دلاؤ..."

وہ اسے جھٹک کے کھڑے ہوئے تھے ...آج چار دن کے بعد اسے اپنے موبائل کا خیال آیا ...اسے بابا سے بات کرنی تھی ...موبائل آن ہوا تو ٹن ٹن ٹن کے ساتھ میسجز آتے چلے گئے ...تابش کے میسجز ...وہ پریشان تھا ...اس کے لیے فکر مند تھا ...جانتی تھی اس کا کیا حال ہو رہا ہو گا ...ایک بار پِھر اس کے نام کو چُوما تو آنسو بہنے لگے تھے ...

آخر روتے روتے بابا کو فون کیا تھا ...

"بابا میں مر جاؤں گی ...پلیز مجھے امتحان دینے دیں ...بابا آپ جانتے ہیں میں نے بہت محنت کی ہے ...پلیز بابا ...پلیز میری بات مان لیں..."

New Era Magazine

بابا سے بات کر کے اس نے موبائل پِھر بند کر دیا ...بس ایک ہی شخص تھا جو اس سے رابطہ کرتا تھا اور جب کچھ کہنے سنے کو بچا ہی نا تھا تو اس کو کیا بتاتی ...بہتر تھا جو یہ موبائل بند رہتا ...

وہ ایک ہفتے میں پاگل ہو چکی تھی ...حمدی پے خوشی کے دورے پڑتے تھے ...وہ جب جب خوش ہوتا تھا چیزوں کو توڑتا تھا ...لوگوں کو مارتا تھا ... کتنی نرسیں اسے دو تِین دن میں چھوڑ کے جا چکی تھیں ...سلطانہ پتہ نہیں کیوں مجبور تھی ...جب جب اسے دوا پلانے جاتی تھی حمدی سے مار کھا کے واپس آتی تھی ...

وہ حمدی سے ڈرنے لگی تھی ...وہ جب بھی پاس آتا تھا اس کا دِل بند ہونے لگتا تھا ... کبھی وہ بیلا کے بال کھینچتا کبھی اس کی ناک ... کبھی لپک کے اسے پکڑتا تو اپنے ناخنوں کے نشان جگہ جگہ چھوڑ جاتا تھا ...جب خوشی میں اس کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کرتا تو وہ ڈر کے اپنے آپ کو باتھ روم میں بند کر لیتی ...آج چار دن بَعْد ڈرتے ڈرتے سلطانہ بی بی اس کے پاس آئی تھیں ...

"بیلا بی بی..." اس نے آہستہ سے سرگوشی کی ...ڈر تھا کوئی سن نا لے ...

"یہ حمدی کی دوائیاں ہیں ... بیگم صاحبہ نے کہا ہے کے آج سے رات کی دوا آپ ہی دیں گی..." پِھر اس نے ایک دوا کی طرف اشارہ کیا ...

"یہ نیند کی دوا ہے ...میں چار دن سے حمدی کو دے رہی تھی ...آپ کی حالت ٹھیک نہیں تھی اِس لیے..." اس کی نظریں جھکی تھیں ...بیلا نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا ...اسے لگا کے کوئی تو تھا وہاں جو اسے سمجھ سکتا ہو ...بے اختیار اٹھ کے اس کے گلے لگی تھی ...

"شکریہ سلطانہ ...تم نے ایک احسان کیا مجھ پے..."اس نے سب دوائیاں اچھی طرح دیکھیں تھیں ...

"اگر بہت پریشان کرے تو بس دو گولیاں دیجئے گا ...اِس سے زیادہ نہیں ...ویسے ایک ہی گولی میں اسے نیند آجاتی ہے..."وہ بیلا کی زندگی آسان کر گئی تھیں ...

جب ایک ہفتے بَعد اسے بابا لینے آئے تو بیلا کو لگا برسوں کی قید سے رہائی ملی ہو... بڑے ابّا اور تایاابُو اس کے جانے سے بہت ناراض تھے اور بابا بالکل چُپ ...

"میں اِس کے امتحان ختم ہوتے ہی واپس چھوڑ جاؤں گا ... سال مکمل کرنے دیں ... اس کے بَعد جیسا آپ لوگ کہیں گے ویسا ہی ہو گا..."

انہوں نے سر جھکائے سب کو مطمئن کر کے اسے سامان باندھنے کو کہا ...وہ تو کب سے سامان سمیٹے بیٹھی تھی ...پانچ منٹ میں تیار ہو کے دروازے پے تھی ... آج پورے چالیس دن کے بَعد گھر جا رہی تھی

New Era Magazine

ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ

گھر واپس پہنچ کے بے دم بستر پے گری ...وہ چُپ تھی اور بابا اس سے بھی زیادہ چُپ ...نا اس نے ان سے کوئی سوال کیا تھا اور نا ہی ان کے پاس کسی بات کا کوئی جواب تھا ... جتنا مقدس رشتہ تھا اتنا ہی انجان ہو چکا تھا ...دن میں بس تین بار وہ بابا کے ساتھ کھانا کھاتی تھی ...خاموش نظریں اپنی پلیٹ پے جھکائے ...باقی کا سارا وقت اپنے کمرے میں رہتی ...بتول نے اسے دیکھ کے بے اختیار اپنا دِل پکڑا تھا ... محض چالیس دن میں وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی ...جب دل ہی مردہ ہو چکا تھا تو باقی کی ساری خوشیاں اس کے آگے بے معنی تھیں ...وہ یونیورسٹی جانا چاہتی تھی پر ہمت نہیں کر پا رہی تھی ...موبائل کب سے بند پڑا تھا ... کتنی بار سوچا کے حمدی کی نیند کی ساری گولیاں کھا کے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لے پر اسے خوف خدا تھا ... کیا منہ دکھاتی خدا کو جب اسے معلوم تھا کہ ایک حرام کام کیا ہے ...

اِن گزرے چالیس دنوں میں تائی اماں نے کوئی چالیس ہزار دفعہ اس سے پوتے کی خواہش کا اظہار کیا تھا ...انہیں جلد از جلد اپنی آنے والی نسل کو دیکھنا تھا اور بیلا بے بسی کی تصویر تھی ...ہر بار سر جھکا کے اپنے ہاتھ مسل کے رہ جاتی ...ان کی بے حسی پے جتنا دکھ کرتی کم تھا ...ایک چُپ کے علاوہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا ...

واپس آنے کے بھی تین دن بعد وہ آج یونیورسٹی آنے کی ہمت کر پائی تھی ... جانتی تھی کہیں نا کہیں اس کا سامنا تابش سے ہوگا ... سب اسے دیکھ کے حیران تھے ... اتنے دن غائب رہنے کی وجہ پوچھ رہے تھے ... وہ بیماری کا بول کے سب کو مطمئن کرتی رہی ... ویسے بھی فائنل کی وجہ سے آدھی یونیورسٹی خالی تھی ... اس نے جو کچھ پچھلے ایک مہینے میں مس کیا تھا ... سب سے ان کا پوچھتی رہی ... سارا دن کی مصروفیت کے بعد وہ شوکت کو فون کرنے کے لیے پارکنگ کی طرف جا رہی تھی کہ اسے سامنے سے تابش بھاگتا ہوا اپنے پاس آتا نظر آیا ... وہ نہیں چاہتی تھی کہ اِس شخص کا سامنا ہو ... اس کے پاس علاوہ چیخ چیخ کے رونے کے کچھ اور نہیں تھا ... وہ سامنے آ کے رکا تھا ... پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ حیرت سے آنکھیں کھولے اسے دیکھتا رہا ...

"کہاں غائب ہو تم بیلا ... میں نے کتنے فون کیے ہیں ... کتنے میسجز ... موبائل کیوں بند ہے..." وہ حیرت سے اس کی حالت دیکھتا سوال پے سوال کر رہا تھا ...

"یہ کیا حالت ہو رہی ہے تمھاری ... بیمار ہو گیا ... طبیعت ٹھیک نہیں تھی..." وہ پوچھ رہا تھا اور بیلا سر جھکائے کھڑی تھی ... اس کے پاس کسی بھی بات کا کوئی جواب نہیں تھا ...

"چپ کیوں ہوں بیلا..." وہ ایک قدم پاس آیا تھا ...

"بولو کیا ہوا ہے..."

"گھر میں سب ٹھیک ہیں..."

"تمہارے بابا..."

"بولتی کیوں نہیں ہو..."

اس نے بیلا کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کے جھنجھوڑا تھا ...بیلا کی یہ خاموشی اسے کھل رہی تھی ... کسی بڑے طوفان کا اشارہ دے رہی تھی ...اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کے اس نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تو بھیگی آنکھوں سے بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھتی رہ گئی ...

اس کی حیران پریشان آنکھیں ... بکھرے ہوئے بال ... بڑی ہوئی داڑھی ... شکنوں سے بھری ہوئے کپڑے ...پتا نہیں کتنے دنوں سے وہی پہن کے یونیورسٹی آرہا تھا ... سامنے کھڑا تابش اسے اپنے آپ سے بھی زیادہ بری حالت میں دکھا تھا ...

"پلیز مجھے بتادو بیلا...آخر کیا ہوا ہے ...میں بہت پریشان ہوں...ایک مہینے سے ڈھنگ سے سویا نہیں ہوں..." اس کی بے بس آواز سنائی دی تو دکھ بیلا کی آنکھوں میں تیرنے لگا تھا ...اس نے آہستہ سے اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹائے تھے ...اپنے سر کو اور جھکا یا تھا کہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں تھی ...

"میری شادی ہو گئی ہے تابش..." کپکپاتی آواز کے ساتھ اس نے سامنے کھڑے تابش کا دل سینے سے نکال کے زمین پہ پٹخا تھا ...

"کیا ہو گئی ہے..." اسے اپنی آواز خود سنائی نہیں دی ... بیلا ایک بار پھر چُپ تھی ... وہ اپنے ذہن میں اس کے الفاظ دہراتا رہا ...

"کیا ہو گئی ہے..." اس کی آواز حیرت سے پھٹنے لگی تھی ... بے یقینی سے سر ہلا کے ایک قدم پیچھے ہٹا ...

"کب..."

"کہاں..."

اس کی آواز کا درد اور تکلیف بیلا کو سن کرنے لگا تھا ... اس کا دل چاہ رہا تھا اس کے گلے لگ کے سارے آنسو بہا دے ... اسے بتا دے کے وہ کس عذاب میں جھونک دی گئی ہے ... اس نے تابش کے خواب دیکھے تھے اور اسے حمدی ملا تھا ...

تابش نے دو قدم آگے بڑھ کے اسے پھر جھنجوڑا ... وہ کسی پتھر کی مورتی کی طرح کھڑی تھی بے حس ... خاموش ... چُپ ...

"کیوں کیا یہ تم نے ... بولو ... مجھے بتا نہیں سکتی تھیں ... میں ایک مہینے سے پاگل ہو رہا ہوں ... مستقل کالز کر رہا ہوں ... ذرا احساس نہیں ہوا میرا ..." اس کی آواز غصے سے

تیز ہوتی چلی گئی تھی ..."تمہیں میرا خیال نہیں آیا بیلا ...تم تو میرے دِل کی بات جانتی تھیں ...ایک دفعہ بتا تو دیتیں مجھے..." اس لمحے بیلا نے اپنی آنسو بہاتی آنکھیں اٹھائیں تو خود سے کچھ قدم دور کھڑے تابش کی لہو رنگ آنکھیں دیکھ کے ڈری تھی ... اس کے یہ تیور آج سے پہلے بیلا نے کبھی نہیں دیکھے تھے ...غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ...لب سختی سے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے ...جبڑے کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں ...ہاتھ مٹھیوں کی صورت میں بھینچے ہوئے تھے ...وہ خوف سے نظریں پھر جھکا گئی...اور ڈر کے ایک قدم پیچھے ہٹی تھی ...

"مجھ میں بابا کو انکار کرنے کی ہمت نہیں تھی تابش..." آنسو کی لڑیاں آنکھوں سے گر رہی تھیں...وہ تیزی سے پاس آیا ...

"بابا کو انکار کرنے کی ہمت نہیں تھی تو پچھلے دس مہینوں سے میرے ساتھ کیا تماشا کر رہی تھیں !!! ..." وہ بیلا کے سر پہ کھڑے ہو کے دھاڑا تھا ..ایک بار پھِر اسے جھنجوڑا ....پھِر بے بسی سے اسے دیکھے گیا ...

"تم کوئی مذاق کر رہی ہو نا میرے ساتھ..." وہ ابھی تک بے یقینی میں تھا ...زندگی اتنا بڑا مذاق کر سکتی ہے اس کے ساتھ وہ ماننے کو تیار نہیں تھا ...

New Era Magazine

بیلا نے اس کے پیچھے سے آتے شوکت کو دیکھ کے اپنے آنسو صاف کیے اور آہستہ آہستہ گاڑی کی طرف قدم اٹھا کے چلتی چلی گئی ...وہ بے بسی سے کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہ گیا...

˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘

ٹھیک ایک مہینے کے بعد اسے دوبارہ اسی جہنم میں جانا تھا ...وہ ایگزامز سے فارغ ہوئی تو ایک خوف اور کپکپاہٹ اس کے چاروں طرف تھی ... جس سے وہ کسی صورت نکل نہیں پا رہی تھی ...نا ہی اِس رشتے کو قبول کر پا رہی تھی ... بابا اس دن کے جو چُپ ہوئے تو آج بھی بولنے سے قاصر تھے بس آتے جاتے اسے بھیگی آنکھوں سے دیکھتے رہتے...اور اِس سے پہلے کے وہ واپس اسی جہنم میں واپس جاتی ... قسمت نے اسے ایک بار پھر تابش سے ملا یا تھا ...

تائی امی نے حمدی کی کچھ دوائیاں منگوائی تھیں جو نوابشاہ میں دستیاب نہیں تھیں ...وہ فارمیسی سے دوائیں لے کے باہر نکل رہی تھی کہ سیڑھیوں پے کھڑے تابش کو دیکھ کے اپنی جگہ رکی تھی ... جانے سے پہلے اسے ایک بار دیکھنے کی خواہش پوری ہونے پے اس نے شکر سے اپنی آنکھیں جھکائیں تھیں ...وہ ایک ایک سیڑھی چڑھتا اُوپر آیا ... اس سے ایک قدم کے فاصلے پے رکا تھا ...اپنی آنکھوں میں حسرت لیے اسے دیکھتا رہا ...

"خوش ہو ..." آواز میں طنز تھا ...وہ سر جھکائے اس کی آواز کا درد محسوس کرتی رہی ...

"ہاں..." ایک پھیکی سی ہنسی اس کے لبوں پے ابھری تھی ...

"لگ بھی رہی ہو..." وہ لفظوں کے تیر برسا رہا تھا جو بیلا کا دل چیر کے نکل رہے تھے ...

"میں انگلینڈ شفٹ ہو رہا ہوں ایگزامز کے بعد ...ایک یونیورسٹی میں داخلہ ملا ہے ... فی الحال تمہارے ساتھ یہ شہر بھی زہر لگ رہا ہے..." بیلا نے دکھ سے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا ...

"یہ مت پوچھنا کہ کیا تمہاری وجہ سے ... کیوں کہ صرف تمہاری وجہ سے میں اپنے آپ سے بھاگ رہا ہوں بیلا ...دِل کر رہا ہے تمہیں بھی اسی طرح ختم کر دوں جیسے تم نے میرے ارمانوں کو کیا ہے ... میرا سکون برباد کیا ہے..."

وہ ایک بار پھر سر جھکائے اس کے سارے تیر و طنز برداشت کرتی رہی ...پھر اپنا پرس کھول کے اس کی گاڑی کی چابی اور اس کا کارڈ نکالا ...

"میرے پاس تمہاری یہ چیزیں تھیں..." آہستہ سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ...تو وہ ایک بار پھر طنز سے ہنس پڑا ...

"مجھے کسی ایسی چیز کی ضرورت نہیں جو تم سے جڑی ہو ...دِل کر رہا ہے تمہیں بہت ساری بد عائیں دوں بیلا ...بہت برا بھلا بولوں ...پر میں مجبور ہوں اس محبت سے جو میرے دِل میں تمہارے لیے ہے ...کل بھی تھی اور ہمیشہ رہے گی..."

وہ کہتا ہوا سائڈ سے نکل کے آگے بڑھ گیا ...بیلا نے اپنا ہوا میں اٹھا ہوا ہاتھ آہستہ سے واپس نیچے کیا اور بھیگتی آنکھوں سے پلٹ کے اسے دیکھا ...

"تمہیں بد عائیں دینے کی ضرورت نہیں ہے تابش ...وہ تو تمہارے دیے بغیر ہی قبول ہو چکی ہیں ...تمہارے دِل سے نکلی سب آہیں مجھے تنگ کر رہی ہیں اور شاید ہمیشہ کرتی رہیں گی..."اس نے دکھ سے آنکھیں بند کیں ...

"یہ آپ نے میرے ساتھ کیا کر دیا بابا ...میں تو کسی کو یہ بھی نہیں بتا سکتی کے یہ ظلم میرے ساتھ میرے اپنے بابا نے کیا ہے ...کیوں جھونک دیا مجھے اس جہنم میں..."

وہ سڑک کے آخری کونے تک اسے دیکھتی رہی ...جب تک کے وہ کونے سے مڑ نہیں گیا ...جب تک کے اس کا سایہ بھی گلی میں غائب نہیں ہو گیا پھِر دونوں چیزیں پرس میں رکھ کے واپس گاڑی کی طرف بڑھ گئی ...

نوابشاہ واپس آ کے زندگی ایک بار پھِر اسی ڈگر پے تھی ...حمدی ...تائی امی ...تایا ابو اور

New Era Magazine

بڑے ابّا ...وہ بمشکل سانس لے رہی تھی ...اپنے آپ کو گھسیٹ رہی تھی ...ایک عجیب ماحول تھا ...ایک عجیب گھٹن تھی ... صبح شام اسے ایک وارث پیدا کرنے کی یاد دہانی کرائی جاتی ...خاندان کی نسل ختم ہونے کا خوف دلایا جاتا ... کبھی بڑے ابّا ... کبھی تایا ابو ...اور تائی امی تو اُٹھتے بیٹھتے اس کے کان میں کوئی نا کوئی بات اِس حوالے سے کرتی ہی رہتی تھیں ...

"تمہاری شکل دیکھنے کے لیے بیاہ کے نہیں لائے ...وارث پیدا کر کے دو..."

پورے گھر میں اگر اس کا کوئی ہمدرد تھا تو وہ سلطانہ بی بی ...جو حمدی کی نرس تھی ...وہ کسی پرائیویٹ ہسپتال میں بھی کام کرتی تھیں اور باقی کا سارا وقت یہاں گزارتی ...ان کے علاوہ اگر اس کا کوئی ہمدرد تھا تو وہ کراچی میں بتول ...جو صبح شام اسے کال کرتی تھی

...

بیلا کو اپنے دِل میں بابا کی محبت میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی ...وہ ابھی بھی اپنے بابا سے اتنی ہی محبت کرتی تھی جتنا ہمیشہ سے کرتی آئی تھی ...اس نے اپنے بابا کے حکم کے آگے سر جھکایا تھا ...ایک آواز نہیں اُٹھائی تھی ...ایک فرمانبردار بیٹی ہونے کا ثبوت دیا تھا پر اس دِل کا کیا کرتی جو مردہ ہو چکا تھا ...

اس کا دِل جو تابش کی محبت سے بھرا تھا اب اس کے کسی کام کا نہیں تھا ...اس دل میں

سے اسے ہمیشہ آہیں اور سسکیاں ہی سنائی دیتی تھیں ...جب کبھی اس نے اپنے دل میں جھانکنے کی کوشش کی تو علاوہ رونے کے اسے کچھ اور نہیں ملا ...اب اس نے یہ کرنا بھی چھوڑ دیا تھا ...اسے بند کر کے ... ساتھ تالوں میں چھپا کے دل کے کسی کونے میں پھینک دیا تھا اور اس کے ساتھ اپنی ہنسی ... خوشی ... آنکھوں کی چمک ...زندہ دِلی اور ہر وہ چیز جو کبھی بیلا کی پر شوخ شخصیت کا حصہ تھی ...دل کے ساتھ ہی کسی کونے میں دفن ہو گئی تھی ...

اس نے آہستہ آہستہ زندگی سے سمجھوتا کرنا شروع کیا ...اپنے آپ کو حمدی کا عادی بنانا شروع کیا ...اس کا ہر کام اپنے ذمے لے لیا ...اس کا کھانا پینا ... کپڑے ...وقت پے دوا ...ہر وہ چیز جس کی ذمہ داری سلطانہ بی بی پر تھی ...بیلا نے اپنے سر لے لی تھی ... سلطانہ کا اب اِس گھر میں کوئی کام نہیں تھا ... لیکن اگر وہ چلی جاتی تو جو ایک واحد کمزور سہارا اس کا اِس گھر میں تھا ...وہ بھی ختم ہو جاتا ...یہی وجہ تھی کے بیلا ابھی تک اُنہیں نکالنے کی ہمت نہیں کر سکی تھی ...

شادی کی دوسری رات سے جو اس نے حمدی کو نیند کی گولیاں دینی شروع کی تھیں وہ آج سات مہینے گزرنے کے بَعْد بھی اسی روٹین پے قائم تھی ...بہت پابندی سے اسے نیند کی دوا دیتی تھی ...یہ عادت تب اور بھی پختہ ہو گئی جب ایک دفعہ وہ حمدی کے

ساتھ اس کے ڈاکٹر سے ملنے گئی ...وہ کتنی دیر حیرت سے حمدی کو اور پھِر دھان پان سی لڑکی کو دیکھتے رہے ...

"میں حیران ہوں ایسے ماں باپ پے جنہوں نے آپ کو اِس رشتے میں باندھا ہے..."

ان کا سر افسوس سے ہلا تھا ...

"بہر حال یہ پوچھنا آپ کا حق ہے اور سچ بتانا میرا فرض ... حمدی ایک ایب نارمل انسان ہے اور 90 فیصد امکان ہے کہ حمدی کی اولاد بھی اسی دماغی کیفیت سے پیدا ہو جس کا شکار حمدی خود ہے ...آپ یہ رسک نا لیں تو اچھا ہو گا..."

وہ سر جھکائے بیٹھی رہی ...خاموشی سے سنتی رہی ...جو بات اسے معلوم تھی آج اس پے ڈاکٹر نے حقیقت کی مہر بھی لگا دی تھی ... حمدی کو لے کے واپس گھر آگئی ...دل دھواں دھواں ہو رہا تھا ...یہ آزمائشوں سے بھری زندگی کتنی لمبی ہونے والی تھی اسے خبر نہیں تھی ...سلطانہ سارا راستہ اسے شدید تکلیف میں دیکھ کے اس کے لیے دعا کرتی رہی ...اسے اندازہ ہو چلا تھا کے ڈاکٹر نے بیلا کو کیا بولا ہو گا ...اور اس رات جو بیلا سجدے میں گری تو صبر کی ساری حدیں ٹوٹ گئیں تھیں ...

"ایک بار مجھے یہ بتا دے کے میرا کیا قصور تھا ...کیوں محروم رکھا مجھے اپنی سب سے بڑی نعمت سے ...تو تو ہر ایک کو نوازتا ہے ...میں تو پھِر بھی تیرے ماننے والوں میں

New Era Magazine

سے تھی ...تونے تابش کو مجھ سے الگ کیا ...میں چُپ رہی ... حمدی کو قسمت میں لکھ دیا ...میں نے اُف نہیں کی ...جو لکھا تھا منظور کیا ...اب نہیں کروں گی ...لڑوں گی تجھ سے ...روز لڑوں گی ...دیکھتی ہوں تو کب تک نہیں سنتا میری ...آخر کیوں لکھی میری قسمت ایسی..."

اب اس کی ساری لڑائی اُوپر والے سے تھی ... بابا سے سارے شکوے خود بخود ختم ہو گئے تھے ...صدقے اور سجدے لمبے ہوتے چلے گئے ...زندگی کی ساری حسرتیں سمٹ کے ایک دعا بن گئیں تھی...

"مجھ پہ رحم کر دے..."

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ جب اس کا دل بہت گھبر اجاتا تو اپنا موبائل کھول کے گزرے وقتوں کے میسجز اور تابش کی مسڈ کالز دیکھ کر اس کے لب مسکرا اٹھتے تھے ...وہ ایک ایک میسج کو دوبارہ پڑھتی ...پھر ہنستی تھی ...اس سے الگ ہوئے تقریباً ایک سال ہونے والا تھا ...اب تک تو وہ انگلینڈ بھی جا چکا ہو گا ...وہ اس کی تصویر پر انگلیاں پھیر کے رہ جاتی ...

سلطانہ گھر میں اس کے ساتھ ہونے والے سلوک پے حیران تھی ...آخر اس سے ہمت کر کے پوچھ بیٹھی ...

"کوئی خاص بات نہیں تھی سلطانہ ...تائی امی بابا سے اپنی بہن کی شادی کروانا چاہتی تھیں ...بابا نے انکار کر دیا اور اپنی پسند کی شادی کر لی ...نا کبھی کسی نے امی کو پسند کیا اور نا مجھے ...اِس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں..." وہ حمدی کے کپڑے تہہ کرتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی ...

"تواِس کا بدلہ انہوں نے آپ کی شادی حمدی سے کروا کے لیا ...پر سبحان صاحب نے آپ کے ساتھ کیوں ظلم کیا بی بی ...یہ تو ناانصافی ہے..." اس کے ہاتھ چلتے چلتے رکے تھے ...مڑ کے ایک ناگوار نظر سلطانہ پے ڈالی ...

"اپنا کام کرو سلطانہ..." وہ کہتی ہوئی اٹھ کے کمرے سے باہر نکل گئی ...اس نے لوگوں سے شکوہ کرنا چھوڑ دیا تھا ...

اس کی روز روز کی بڑھتی ہوئی پریشانیوں میں ایک نئی پریشانی کا اضافہ ہوا تھا ... جس کا نام تھا

"صفدر..." تائی امی کا بھانجا ...

وہ دس دن سے گھر میں تھا اور بیلا کی جان عذاب میں تھی ...اسے ہر وقت صفدر کی بولتی نظروں کا سامنا تھا ...اٹھتے بیٹھتے ...ہر جگہ ...وہ غیر محسوس طریقے سے اس کے پاس آنے کی کوشش کرتا تو بیلا پوری جان سے کانپ جاتی تھی ... کبھی اس کا راستہ

روک لیتا ... کبھی اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا ...وہ شدید خوف اور الجھن کا شکار تھی ...صفدر کی نظریں اسے اپنے جسم کے آر پار ہوتی نظر آتی تھیں ...

آج بھی صبح سے گھر میں سناٹا تھا... بڑے ابّا اور تایا ابو کراچی گئے تھے اور تائی امی محلے میں کہیں گم تھیں ...وہ دوپہر کا کھانا بنا کے فارغ ہوئی تو گرمی کی شدت سے نہانے کے لیے چلی گئی ... نہا دھو کے باہر نکالی تو بیڈ پہ حمدی کے ساتھ صفدر کو بیٹھے دیکھ کے اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ...اس کا اِستری ہوا دوپٹہ بیڈ پہ صفدر کے پیروں کے نیچے دبا تھا ...اپنے سر پہ سے تولیہ اُتار کے بیلا نے کندھوں پہ ڈھکا اور چلتی ہوئی بیڈ تک آئی تھی ...

"باہر نکلو میرے کمرے سے..." اس نے دروازے کی طرف انگلی اُٹھائی تو صفدر بیڈ سے اٹھ کے بیلا کے سامنے آ کے کھڑا ہوا ...اِس سے پہلے کے وہ اپنا دوپٹا اُٹھاتی ...صفدر نے اسکا گولا بنا کے زمین پہ پھینکا تھا ...وہ گھبرا کے پیچھے ہٹی اور حمدی کو جھنجوڑا ...

"حمدی ... حمدی... کھڑے ہو..." یہ جانتے ہوئے بھی کے حمدی اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ...اس نے پھر بھی مدد کے لیے اس لمبے چھوڑے وجود کو ہلایا تھا ...وہ ابھی تک بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا ...

"کوئی فائدہ نہیں ہے..." صفدر نے ایک قدم اور اس کی جانب بڑھایا تو بیلا بھاگتی ہوئی

دروازے تک آئی تھی ...

"بڑے ابّا"!!!...وہ چیخی تھی ...

"تایا ابو ..." ایک بار ا نہیں پکارا ...

"تائی امی" !!!...وہ زور زور سے آوازیں دینے لگی تو صفدر نے لپک کے اسے پکڑا تھا ...

"گھر پے کوئی نہیں ... جتنا مرضی چلا لو..."وہ خباثت سے ہنستا ہوا اس کی گھبراہٹ دیکھنے لگا تو بیلا کی جان پے بن گئی ... مشکل سے اپنا آپ اس سے چھڑاتی بھاگ کے پِھر حمدی کے پاس آئی تھی ...اسے کھینچ کے کھڑا کیا ...

"حمدی ... پلیز کچھ کرو ... دیکھو یہ کیا کر رہا ہے ..." بیلا اسے جھنجھوڑنے لگی تو صفدر نے پِھر اسے اپنی جانب گھسیٹا تھا ...

"اگر یہ کسی قابل ہوتا تو میں آج یہاں کیوں ہوتا میری جان..." اور بیلا کے دیکھتے ہی دیکھتے حمدی اٹھ کے اپنی دُنیا میں مگن کمرے سے باہر نکلا تھا ...وہ چیخ چیخ کے اسے آوازیں دیتی رہ گئی ...

"حمدی رک جاؤ!!! ..."پھر صفدر کی جانب گھومی ...

"چھوڑو مجھے..." صفدر کا منہ نوچتے ہوئے اس نے اس پے تھپڑوں کی بارش کی تھی

...اپنی پوری جان لگا کے اس نے صفدر کے ہاتھوں میں اپنے ناخن گاڑے تھے ...اس کی گرفت ڈھیلی ہوتے ہی اسے زور سے دھکا دیتے ہوئے کمرے سے نکل کے بھاگی تھی ...صفدر گالیاں دیتا ہوا اس کے پیچھے بھاگا تو وہ تیزی میں سیڑھیوں سے اترتے حمدی سے ٹکرائی تھی ...اس کے دیکھتے ہی دیکھتے حمدی ایک چیخ کے ساتھ نیچے گرتا چلا گیا آخری سیڑھی پے لگی گرِل کا کونا سر میں لگا تھا ...

بیلا منہ پے ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے نیچے بے سدھ پڑے حمدی کو دیکھتی رہ گئی ...وہ لوہے کی گرِل سے ٹکرایا تو سر سے بری طرح خون نکلنے لگا ...بیلا تیزی سے اُتَر کے نیچے آئی ...اسی وقت تائی امی بھی گھر کا دروازہ کھول کے اندر آئی تھیں ...ایک ہنگامہ تھا جو گھر میں مچا تھا ...تائی امی سینے پے ہاتھ مارتے ہوئے بیہوش حمدی کو دیکھتی رہیں ...

موقعے کی مناسبت سے صفدر نے اسے اٹھا کے گاڑی میں ڈالا...سب سے قریبی ہسپتال سلطانہ بی بی کا ہی تھا ...تائی امی حمدی کے رونے دھونے سے باہر آئیں تو ان کا دھیان بیلا کی طرف آیا ...

"ضرور تو نے جان بوجھ کے کیا ہے ...تو یہی چاہتی ہے کے میرا بیٹا مر جائے..." وہ سارا راستہ اسے کوستی رہیں اور وہ روتے روتے سر ہلاتی رہی ...

حمدی کے سر پے شدید چوٹ لگی تھی ...اس کے گرنے سے گرِل کا کونا کنپٹی میں گھسا تھا جس کی وجہ سے اس کی کوئی رگ پھٹ گئی تھی ...خون کسی طرح بند نہیں ہو رہا تھا ...اسے ایمر جنسی میں لے گئے تو بیلااِس نئ مصیبت اور پریشانی پے بے قراری سے رو پڑی ...دو گھنٹے تک باہر بیٹھی رہی جب تک کے ڈاکٹر نے اسے ٹانکے لگا کے کمرے میں شفٹ نہیں کر دیا ...وہ ابھی بھی خطرے سے باہر نہیں تھا ...زخم اتنا گہرا تھا کے اس میں انفیکشن ہونے کا خطرہ تھا ...اسے آئی سی یو میں شفٹ کیا تو تایا ابو اور بڑے ابّا کے ساتھ اسے بابا بھی کمرے میں داخل ہوتے نظر آئے ...وہ انہیں دیکھ کے تیزی سے ان سے لپٹی تھی ...

"بابا میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا ... غلطی سے ہو گیا..." وہ کمرے میں کھڑے سبھی لوگوں کو دیکھ کے خوفزدہ تھی...بڑے ابّا ...تایا ابو ... صفدر اور تائی امی ... سبحان صاحب اسے خاموشی سے لے کے ایک کونے میں بیٹھ گئے ...

وہ صفدر کی وجہ سے آج تیسرے دن بھی گھر نہیں گئی تھی ...یہی سوچا تھا کے جب تک حمدی ہسپتال میں داخل رہے گا ...وہ بھی یہیں رہے گی ... حمدی کا بخار کس صورت نہیں اتر رہا تھا ...اس کے زخم میں انفیکشن ہو گیا تھا...ڈاکٹرز اس کی حالت سے بہت پریشان تھے ...وہ رات کو دو بجے کے قریب سلطانہ کو دیکھنے نکلی ...جب سے حمدی

یہاں داخل ہوا تھا سلطانہ بھی دن رات کی ڈیوٹی ہسپتال میں ہی دے رہی تھی ...بس شام میں کچھ وقت کے لیے اپنے گھر جاتی تھی ...بیلا راہداری سے گزری تو ایمار جنسی میں کچھ شور سنائی دیا ...وہیں اسے سلطانہ بھی نظر آئی تھی ...آوازیں سن کے بیلا باہر ہی رک گئی ... تھوڑی دیر بعد سلطانہ سر ہلاتی باہر آئی ...

"کیا ہوا سلطانہ ...یہ کیسا شور ہے..." اس نے پردے کے اندر جھانکنے کی کوشش کی ...

"کیا بتاؤں بی بی ...خدا کسی کو غریب نا بنائے ...اور جو غریب بنائے تو کوئی مجبوری نا دے..." اس کے فلسفہ سن کے بیلا کو کوفت ہوئی ...وہ تو ویسے بھی حمدی کی وجہ سے آج کل بہت پریشان رہتی تھی ...اس پہ رات کے دو بجے سلطانہ کا یہ غریبی پے لیکچر ...

"بات کیا ہے ... کون ہے اندر..." اس نے پھر اندر جھانکنے کی کوشش کی ...

"ایک عورت ہے بی بی ... پتہ نہیں کون چھوڑ کے چلا گیا ہے ...ڈیلیوری ہونے والی ہے ...اور ریسپشن پے کوئی اسے لے نہیں رہا ...بول رہے ہیں پیسے جمع کرواؤ...پھر فائل بنے گی..." وہ حیرت سے اس کی بات سنتی رہی ...

"یہ کیسی بات ہے سلطانہ ...اسے ڈاکٹر کی ضرورت ہے ...بن جائے گی فائل بھی ...

کسی ڈاکٹر کو تو بلاؤ..." بیلا نے شیشے کے دروازے کے پار ایک درد سے تڑپتی عورت دیکھی ...

"جاؤ جا کے بات کرو کسی سے ... ہسپتال میں بھی انسانیت نہیں ہو گی تو اور کہاں ہو گی ..." اس سے بات کر کے وہ خود ہی ایمرجنسی کا دروازہ کھول کے ریسپشن کی طرف بڑھی تھی ...کاؤنٹر پے بیٹھا آدمی دونوں ہاتھوں پے سر رکھے سو رہا تھا ...بیلا نے زور سے اس کی ٹیبل بجائی تھی ...

"بات سنو ... یہ جو ایمرجنسی میں عورت آئی ہے ...اس کو کیوں نہیں داخل کر رہے تم..."سامنے بیٹھے شخص کی نیند میں کوئی فرق نہیں پڑا تو بیلا نے دوبارہ ٹیبل بجائی ...

"اٹھو تم ...یہ سونے کا ٹائم نہیں ہے ... تم ڈیوٹی پے ہو..." وہ غصے سے چلائی تو اس آدمی نے اپنا سر اٹھایا تھا ...

"آپ کی رشتہ دار ہے کیا..." اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے بیلا سے پوچھا تو اسے تو جیسے آگ ہی لگ گئی ...

"کیا مطلب ہے تمہارا کے میری رشتے دار ہے ... تمہیں نظر نہیں آ رہا کے وہ کتنی تکلیف میں ہے ... عجیب بے حس انسان ہو ...سنائی نہیں دے رہا تمہیں..." وہ ایک بار پھر ڈیسک پے ہاتھ مار کے چیخی تو اس آدمی نے اپنے نیند سے بھری آنکھوں سے

New Era Magazine

اسے گھورا تھا ...

"بات سنیں بی بی ...نا تو یہ سرکاری ہسپتال ہے اور نا ہی کوئی خیراتی ادارہ ...یہ ایک پرائیویٹ ہسپتال ہے ...میں دیکھ چکا ہوں اسے ...دو خون کی بوتلیں لگیں گی ... ساری دوائیں ...کمرے اور لیبر روم کا کرایہ پھِر ڈاکٹر کی فیس ...سب ملا کے بتیس ہزار بنتے ہیں ...اس سے جا کے لے آئیں آپ اور پیسے جمع کروا دیں ...میں ابھی فائل بنا کے اسے کمرے میں بھیج دیتا ہوں ...جائیں..." وہ اپنی بات ختم کر کے پِھر سونے کے چکر میں تھا ...

"تمھیں شرم نہیں آتی..." بیلا نے افسوس سے سر ہلایا ...

"شرم کرنے کے پیسے نہیں ملتے ...کام کرنے کے پیسے ملتے ہیں ...اور ایسے تو نجانے کتنے صبح شام آتے ہیں ...نا کوئی آگے نا پیچھے ...گندے بدبودار لوگ...پتہ نہیں کون چھوڑ کے چلا گیا ہے ... صبح تک زندہ بھی رہے گی کہ نہیں..." وہ نخوت سے بولا تو بیلا دکھ اور صدمے سے اسے دیکھ کے رہ گئی ...ایک بار پِھر واپس ایمرجنسی کی طرف گئی ...سلطانہ وہیں کھڑی تھی ...

"یہاں تو یہی حال ہے بی بی ...آپ سوچ نہیں سکتیں کہ کبھی کبھی دِل خون کے آنسو روتا ہے..." ایک نظر اس عورت پہ ڈال کے پِھر واپس پلٹ کے کاؤنٹر تک گئی تھی

New Era Magazine

...پِھر اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی ...

"میری بات سنو ...دیکھو وہ تکلیف میں ہے ...انسان تو ہے نا ...چاہے کتنی ہے بری کیوں نا ہو ... تمہیں کتنا ثواب ملے گا..." اس نے اپنا لہجہ دھیما کیا تو وہ جھنجلا کے اٹھا تھا ...

"کیا مصیبت ہے..." کچھ دیر اسے گھورتا رہا ...

"اچھا تو خود کیوں نہیں کماتیں ثواب ...آپ دے دیں نا پیسے ...لائیں ...ابھی بھیجتا ہوں اسے کمرے میں..." اس نے دراز کھول کے ایک نئی فائل نکالی ...

"میں کہاں سے لاؤں اتنے پیسے اِس وقت..." اس آدمی کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنا سر پکڑا تھا ...پیسوں کا انتظام وہ کر سکتی تھی پر فوراً نہیں ...شاید صبح تک ...

"جائیں اپنا کام کریں ...یہاں ہر چیز کا ریکارڈ ہوتا ہے ...میری نوکری چلی جائے گی ..." وہ فائل سائڈ میں رکھ کے پِھر سونے لگا تھا ...

اور اچانک بیلا کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا تھا ...ایک خیال آیا تھا ...کچھ سوچ کے سر سیدھا کیا کمرے میں جاکے اپنا پرس لے کے آئی اور کاونٹر تک واپس آکر جلدی سے اپنا پرس کھولا ...

"یااللہ اسی پرس میں ہو ...یااللہ اسی پرس میں ہو ...یااللہ اسی پرس میں ہو..." وہ

بڑبڑاتی ہوئی اپنا پرس ٹٹولنے لگی پھِر جلدی سے سارا پرس سامنے کاؤنٹر پے اُلٹ دیا ...

سب چیزوں کے درمیان میں پڑا وہ نیلے رنگ کا ایک میڈایکل انشورنس کارڈ اٹھایا ...

دِل میں "اللہ تیرا شکر..." کہتے ہوئے اس نے پھِر کاؤنٹر کی طرف دیکھا ...

"دیکھو ...یہ دیکھو ...اسے چیک کرو ...یہ ضرور چلے گا..." پھِر خود ہے اس کی ڈیٹ دیکھی ...ابھی کارڈ کی مدت ختم ہونے میں ایک سال باقی تھا ...

"ہاں..." وہ ایک دم خوش ہوئی تھی ...جلدی سے کارڈ اس آدمی کی طرف بڑھایا ...

"دیکھو ...اِس پے تم ہسپتال کا بِل چارج کر سکتے ہو ...سارا حساب ہو جائے گا ...اب تو فائل بنا دو..." اس آدمی نے تیوریوں پے بل ڈالتے ہوئے کارڈ اٹھایا ...

"یہ کس کا کارڈ ہے..."اس نے کارڈ کو الٹ پلٹ کے چیک کیا ...

"یہ تو کسی آدمی کا ہے..." اس نے کارڈ واپس بیلا کی طرف سرکایا ...

"تمھیں اِس سے کیا کس کا کارڈ ہے...پیسوں سے مطلب ہے نا ...جب سارے پیسے اِس کمپنی سے مل جائیں گے تو اب تم کو کیوں پریشانی ہے..." بیلا نے اسے غصے سے گھورا تو وہ بھی لڑنے کے لئے کھڑا ہو گیا ...

"بی بی زیادہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھیں ...مجھے معلوم ہے کے وہ جو 409 میں پاگل ہے تم اس کے ساتھ ہو ...ایک تو غلط کام کروا رہی ہو ...اُوپر سے

New Era Magazine

ڈرامہ کرتی ہو ...یہ سراسر فراڈ ہے ...پتہ نہیں کس کا کارڈ ہے ...اب جاؤ یہاں سے ...بڑی آئیں غریبوں کی ہمدرد..."

وہ اپنی قمیض کا دامن جھٹکتا واپس کرسی پہ بیٹھا ...بیلا دو سیکنڈز تک اسے گھورنے کے بَعد واپس مڑ گئی ...ابھی پانچ قدم ہے چلی تھی کے پیچھے سے اس نے آواز دی ...

"اگر پانچ ہزار مجھے دو تو میں فائل بنا دیتا ہوں..." وہ غصے اور حیرت سے واپس مڑی تھی ...

"اب ایسے بھی مت گھوریں ...خود بھی تو غلط کام ہی کروا رہی ہیں ...فراڈ ہے یہ ...پتہ نہیں کارڈ چوری کا ہو ...پر آپ ہی کو ہمدردی سوجھ رہی ہے..." وہ خباثت سے ہنسا ...

بیلا کا دل آگے بڑھ کے ایک تھپڑ اس خود غرض انسان کو لگانے کا کیا...پر غصہ ضبط کرتے ہوئے خاموشی سے قریب آ کے کارڈ اسے تھمایا پِھر پرس میں سے پانچ ہزار نکال کے اسے دیے تو اس نے دانت نکال کے نوٹ جیب میں رکھا ...بیلا کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا ...پیچھے مڑ کے سلطانہ کو بلایا ...

"اس کارڈ پہ جو معلومات ہے میں اسی نام کی فائل بنا رہا ہوں ...تاکہ کمپنی سے سارے پیسے آسانی سے مل جائیں..." اس کی بات سن کے بیلا سلطانہ کی طرف گھومی ...

"تم فائل اور کارڈ لے کر اس عورت کو کمرے میں لے جاؤ...میں اِس سے زیادہ کھڑی نہیں رہ سکتی..."

وہ پلٹ کے اپنے کمرے تک آئی تو دل بہت خوش تھا ...آج کسی کے کام آئی تھی ... کچھ اچھا کیا تھا ...اسے ایک سکون کا احساس اپنے دِل میں اترتا محسوس ہوا ...ایک نظر سوئے ہوئے حمدی پہ ڈال کے وہ صوفے پہ لیٹ گئی ...ابھی اسے حمدی کے ساتھ کم از کم تین چار دن اور یہاں رہنا تھا...

ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ ٚ

دن نکلنے کے ساتھ ہی زندگی اپنے معمول کے مطابق شروع ہوئی تھی ... صبح سات بجے سے ڈاکٹرز اور نرسیں کمرے میں آنا شروع ہو گئے ...تائی امی نے بھی نو بجے تک کمرے میں آ کے تسبیح سنبھال لی تھی ... بیلا ان کی نظروں میں مجرم تھی ...انہیں لگتا تھا کے ان کے بیٹے کو جان بوجھ کے دھکا دیا گیا ہے تا کہ بیلا ساری جائیداد پے قبضہ جما سکے ... حمدی کے مرنے سے وہ خاندان کی اکیلی وارث بچتی تھی ...ان کے کان بھرنے میں صفدر کا کردار بھی بہت اہم تھا ...

جتنی دیر وہ کمرے میں بیٹھی رہتیں بیلا حمدی کے سرہانے کرسی ڈالے وہیں جمی رہتی ...اسے مستقل تائی امی کی شعلے اگلتی نظروں کا سامنا تھا ... کون سا اسے طعنہ اور

New Era Magazine

صلاوات نہیں تھی جو وہ ان گزرے چار دنوں میں سن ناچکی ہو ...آخر جب وہ دوپہر گھر واپس چلی جاتیں تو بیلا کی جان میں جان آتی ...

آج اس نے سلطانہ سے اپنے کپڑے منگوائے تھے ... مستقل چار دنوں سے ایک ہے کپڑوں میں اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی ...سلطانہ کی ڈیوٹی بارہ بجے کے بَعد شروع ہوئی تو اسے دیکھ کے بیلا نے سکون کا سانس لیا ...نہادھو کے تازہ دم لیا ...سلطانہ ڈیوٹی کے دوران مستقل کمرے کا چکر لگا لیتی تھی ...ابھی وہ کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی ...

"بیلا بی بی کل رات جو عورت آئی تھی وہ تو چل بسی..."اس کی بات سن کے قرآن پڑھتی بیلا نے سر اٹھایا تھا ... صفحے پے نشانی لگا کے قرآن بند کرتے ہوئے اس نے حیرت سے سلطانہ کو دیکھا ...

"کیا..."اور صدمے سے اس نے اپنا دِل پکڑ لیا ...

"اور بچہ ...کیا وہ بھی..." دکھ اور تکلیف سے اس کی آواز بھاری ہوئی تھی ...

"نہی بی بی ...لڑکا ہوا ہے آج صبح فجر میں ...بہت پیارا ہے ماشاءاللہ سے ...میں تو دیکھتی ہے رہ گئی ...چاند سا چہرہ ہے..." سلطانہ کی آنکھیں اس کے ذکر پے چمکی تھیں ...

"پر کیا نصیب لے کے آیا ہے ...پیدا ہوتے ہے ماں مر گئی اور اب اس غریب تو خبر

New Era Magazine

بھی نئی کیا قیامت آنے والی ہے ...یہ ہسپتال والے تو..........." سلطانہ بات ادھوری چھوڑ کے سر ہلا کے رہ گئی ...

"کیا مطلب ...اب کیا ہو گا..." وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی ...

"ارے بی بی یہ سب کے سب بے حس اور ذلیل لوگ ہیں ...یہاں سے تو ماں باپ کے ہوتے ہوئے بچے اغوا ہو جاتے ہیں ...وہ غریب تو پِھر لاوارث ہے ...بیچ دیں گے یہ لوگ اسے کہیں..." وہ حمدی کا بستر جھاڑتے ہوئے ایسے بتا رہی تھی جیسے کوئی مکان ...دکان یا فروٹ سبزی بیچنے کی بات ہو رہی ہوں...بیلا تڑپ کے پاس آئی تھی ...

"کیا بول رہی ہو سلطانہ ...اس بچے کو بیچ دیں گے ...ایسا کیسے کر سکتے ہیں..." اسے اپنے کانوں پے یقین نہیں آیا ...ایسی باتیں تو خبروں اور اخباروں میں سنی تھیں ... اسے کیا معلوم تھا وہ خود بھی کسی ایسے حادثے کی گواہ بنے گی ...اپنا دل پکڑ کے پِھر سلطانہ کی طرف گھومی ...

"اگر اسے کوئی لینے نا آئے تو کسی دارالامان یا ایدھی سینٹر میں دے سکتے ہیں..." بے ساختہ اس نے اپنا دِل مسلا تھا ...جو سینے میں مچل مچل جا رہا تھا ...گھبراہٹ کے مارے پسینے چھوٹنے لگے ...اس ننھی سی جان پے اتنا بڑا ظلم ...وہ تو ابھی دُنیا میں آیا تھا ...

New Era Magazine

سلطانہ ایک پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے اس کی طرف گھومی ...

"تم بھی کمال کرتی ہو بی بی ... کیا بات کر رہی ہو ... یہ بے حس لوگ ہیں ... ان کا بس چلے تو اپنے ماں باپ بھی پیسوں کے لیے بیچ دیں ... یہاں صرف نوٹ چلتے ہیں ... جو جتنی زیادہ قیمت دے گا ... وہی حقدار بنے گا..." پِھر ہاتھ روک کے بیلا کو بے چینی سے ٹہلتے دیکھا تھا ... وہ مستقل کمرے میں سر پکڑے چکر لگا رہی تھی ...

"وہ جو رات کو ریسپشن پے آدمی تھا ... دیکھا نہیں پیسوں کے لیے کتنا گرا تھا ... پیسے دے کے آپ کوئی بھی غلط کام کروالو ... بی بی صرف نوٹ چلتے ہیں نوٹ ... ابھی دیکھنا رات کی ڈیوٹی ہے اس کی ... ساری خبر مل گئی ہوگی اسے ... کل کا سورج نکلنے سے پہلے یہ بچہ ہسپتال سے غائب ہوگا ... اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوگی ... ویسے بھی اسے پوچھنے والا کوئی نہیں..."

بیلا نے بہت سختی سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں ... دل تڑپ ہی تو گیا تھا ... لبوں پہ آج پِھر شکوہ آیا تھا ...

"یہ کیسا انصاف ہے میرے خدا ... اگر اس کو لاوارث ہی رکھنا تھا تو بھیجا ہی کیوں دُنیا میں ... وہ تو اپنے لیے لڑ بھی نہیں سکتا..." بے قرار آنسو چہرے پے بہنے لگے تھے ... وہ سر تھامے رونے لگی ... ایسا لگ رہا تھا کوئی دِل مسل رہا ہوں ... وہ چھوٹا سا معصوم

فرشتہ کیا اس کے سامنے بیچ دیا جائے گا ...اور وہ ایسے ہی کمرے میں روتی رہے گی ...

کچھ سوچ کے وہ پلٹی تھی ... تیزی سے چلتی ہوئی سلطانہ تک آئی ...

"سلطانہ ...میری بات سنو..." جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے ...

"اگر ہم اس بچے کو یہاں سے نکال لیں ...میرا مطلب ہے اگر تم کسی طرح اسے لا سکو اور کسی کو تم پے شک بھی نا ہو ...میں اسے کراچی بجھوا دیتی ہوں..." پھر اپنے سینے پے ہاتھ رکھا تھا ...آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں ...

"میں خود اسے ایدھی سینٹر یا دار الامان حفاظت سے چھوڑ کے آؤں گی ...کم از کم دِل کو سکون تو ملے گا ...یہ لوگ تو پتا نہیں اس کا کیا حال کریں گے..." وہ پر امید نظروں سے سلطانہ کو دیکھنے لگی ...

"کر سکتی ہو ...سوچو ...کتنا ثواب ملے گا ...کسی کی مدد بھی ہو جائے گی..." اس نے ہاتھ پکڑ کے سوچوں میں گھری سلطانہ کو ہلایا ...

"کیا سوچ رہی ہو سلطانہ ...جلدی بتاؤ ...ایسا نا ہو کے دیر ہو جائے..." سلطانہ اپنی سوچوں سے باہر آئی تھی ...

"ہاں بی بی ...ایسا ہو تو سکتا ہے ...چھے بجے سب کی ڈیوٹی ختم ہوتی ہے ...دوسرا اسٹاف آتے آتے کچھ دیر لگاتا ہے ...اس وقت رش بھی نہیں ہوتا میں..." پھر ایک دم خوش

ہو کے اس نے بیلا کو دیکھا تھا ...

"اور ہمارے پاس تو اس کی فائل بھی ہے ... کسی نے پوچھا تو میں فائل دکھادوں گی کے میرا نواسہ ہے..." وہ پھر بیلا کو دیکھنے لگی ...

"پر وہ کراچی کیسے جائے گا..." اور دل سے کھلکھلانے کے بعد بیلا نے اپنا موبائل ٹیبل سے اٹھایا تھا ...

"وہ تم مجھ پہ چھوڑ دو ... تم بس اس کا دھیان رکھو ... فائل مکمل کرواؤ ... میں تم کو کال کرتی رہوں گی ... جاؤ اب یہاں سے ... اس پہ نظر رکھنا ..." سلطانہ کو بھیج کے اس نے بتول کو کال کی ...

"اسلام و علیکم بتول ... میری بات دھیان سے سنو ... زیادہ سوال مت کرنا ... تم شوکت کو لے کے ابھی نکلو کراچی سے ... فوراً ... بابا سے کہنا میں نے بلایا ہے ... اور ایک چھوٹے بچے کے لیے ... مطلب ایک دن کے بچے کے حساب سے جو جو تم خرید سکو ... دودھ ... کمبل ... فیڈر ... جو بھی ... پر جلدی ... سب ساتھ رکھ کے لانا ... ابھی ایک بجا ہے اور تمہیں چھ بجے سے پہلے ہر حال میں میرے پاس ہونا ہے ... ٹھیک ہے ... تم میری بات سمجھ گئی ہو نا..."

اسے خبر بھی نہیں تھی کی وہ بات کرتے کرتے مستقل رو رہی تھی ... اپنی بات مکمل کر

New Era Magazine

کے جب سکون ہوا تو ایک سانس لے کے ہنس دی اور حیرت سے اپنے چہرے کی نمی دیکھی ...

"ہاں سب خیریت ہے ...بس سمجھ لو کسی بے سہارا کی مدد کرنی ہے... تھوڑا ثواب کمانا ہے..." دِل کی بے قراری تو ابھی بھی کم نہیں ہوئی تھی...پر بتول سے بات کر کے اسے کچھ تسلی ہو گئی ...وضو کرنے کے لیے باتھ روم میں گھسی ...

"وہ خیریت سے کراچی پہنچ جائے ...پھر میں اسے خود ایدھی سینٹر چھوڑ آؤں گی ... بس ان لوگوں سے بچ جائے..." ایک نظر بے سدھ پڑے حمدی پے ڈال کے وہ نفل پڑھنے کھڑی ہوئی تھی ...آج ساری دعائیں اس معصوم کے لیے کی تھیں ...ابھی دیکھا تک نہیں تھا اسے ...پر بیلا کا دِل اس کے لیے بہت بے قرار ہو رہا تھا ...

یہ چار گھنٹے زندگی کے سب سے مشکل وقتوں میں سے ثابت ہوئے تھے ...اسے ایک ایک لمحہ گزارنا محال ہو رہا تھا ...آخر جب بتول نے اسے کال کی تو اس نے جھپٹ کے فون اٹھایا ...

"ہم باہر پارکنگ میں آ گئے ہیں ... کیا میں اندر آؤں..." وہ سوچتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی ...

"نہیں تم وہیں رکو ...میں باہر آتی ہوں..." اس نے گھڑی دیکھ کے سلطانہ کو کال کی

New Era Magazine

...

"سلطانہ ...بتول باہر ہے ...لے آؤ اسے..." پِھر خاموشی سے راہداری میں آ کے کھڑی ہو گئی ...وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اسے دیکھے یا شک کرے ...ابھی اسے یہیں حمدی کے ساتھ رہنا تھا ...دور شیشے کے پار اسے سلطانہ بچے کو بتول کے حوالے کرتی نظر آئی تو اس کی آنکھیں شکر سے گیلی ہوئی تھیں ...پِھر اپنے آپ پے قابو نہیں رہا ... بھاگتی ہوئی باہر نکلی ...بتول کے ہاتھ سے اسے لے کے اسے اپنے سینے میں دبایا تو ایک ٹھنڈک کا احساس دِل میں اترتا چلا گیا ...آنسو روانی سے بہنے لگے ...

"بہت پیارا ہے ماشاءاللہ..." بے اختیار اسے چُوما تو وہ اِس آفت پے کلبلا گیا تھا ...

"بتول جب تک میں کراچی نہ آؤں ...یہ تمہارے پاس میری امانت ہے ...اِس کا خیال رکھنا ...حمدی جیسے ہی ٹھیک ہو گا میں آ جاؤں گی..." ایک بار پِھر اسے بے قراری سے اپنے سینے سے لگایا تھا اور اِس سے پہلے کے وہ روشنی سے بلبلاتا ...بتول اسے لے کے گاڑی میں بیٹھی ...گاڑی آگے بڑھی تو بیلا کو لگا اس کا دل بھی اس کے ساتھ ساتھ چلا جا رہا ہو ...

"یا اللہ تیری حفاظت میں..." اس نے ہاتھ اٹھا کے دعا کی ...نرم نرم سانسوں کا لمس ابھی بھی سینے میں محسوس ہو رہا تھا وہ روتی ہوئی واپس کمرے میں آئی ...اسے دو نفل

New Era Magazine

شکرانے کے ادا کرنے تھے ...

رات کو ہسپتال میں ہونے والی ہلچل اور تیز تیز آوازوں نے بیلا کو یہ احساس دلادیا کہ اس نے کتنا ٹھیک کام کیا تھا ...کچھ عجیب غریب قسم کے لوگ اس کاؤنٹر والے لڑکے کے ساتھ پورے ہسپتال میں گھومتے پِھر رہے تھے ...ہر کمرے میں جھانک کے دیکھ رہے تھے ...سب نرسوں کو پکڑ پکڑ کے سوال کر رہے تھے ...سلطانہ ڈیوٹی ختم کر کے جاچکی تھی ...بتول نے بھی خیریت سے کراچی پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی ...بیلا نے ایک بار پِھر اللہ کا شکر ادا کیا تھا ...

اسی رفتار سے تین دن اور گزرے ہوں گے کہ جب اس پے ایک اور مصیبت ٹوٹی تھی ...دُنیا کی نظر میں تو شاید مصیبت ہی کہی جائے گی ...پر بیلا کے لیے ...یقیناً نہیں ...

وہ فجر کی نماز سے فارغ ہو کے ایک بار پِھر سونے کے لیے لیٹی تھی ...کل رات سوتے سوتے بہت دیر ہو گئی تھی ...اسے عجیب بے چینی کا احساس تھا ...اُوپر سے وہ مُنا بھی بہت یاد آ رہا تھا ... گہری نیند میں تھی جب کوئی بہت زور کی چیز اس پے گری تھی ... شدید تکلیف کے احساس کے ساتھ وہ ہڑبڑا کے اٹھی تو تائی امی اس پے جھکی اسے دونوں ہاتھوں سے نوچ رہی تھیں ...

"پڑ گئی ٹھنڈک کلیجے میں ...مل گیا تجھے سکون ... منحوس ... کھا گئی میرے بیٹے کو..."

New Era Magazine

وہ اسے بری طرح سے مار رہی تھیں ...نوچ رہی تھیں ... کبھی منہ پے کبھی کمر پے ...
بیلا کچھ نا سمجھتے ہوئے بس اپنے آپ کو بچانے کی کوشش میں تھی ...

"مر گیا میرا بیٹا ... خوش ہو جا تو ... کھا گئی تو اسے ... جان بوجھ کے مارا ہے تو نے اسے
..." بیلا نے حیرت سے بیڈ کی طرف دیکھا ...جہاں ڈاکٹر نے حمدی کے منہ پے کپڑا
ڈالا تھا ...وہ ایک قدم پیچھے ہٹی تو ایک بارِ پھر تائی امی اس پے بری طرح جھپٹی تھیں
...

"اچھا خاصا تھا میرا احمدی ...تو نے مارا ہے اسے ...تو چاہتی تھی نا کے جان چھوٹ جائے
...تو بھی مر جا منحوس..." وہ اس پے برس رہی تھیں ...اپنا غم اس پے نکال رہی
تھیں ...وہ سن سی کیفیت میں مار کھا رہی تھی ...اگر کمرے میں موجود ڈاکٹر ز
اور نرسیں انہیں نہیں پکڑتے ...تو شاید آج بیلا کا جنازہ بھی حمدی کے ساتھ ہی اٹھتا ...
وہ میت کے ساتھ ہی گھر پہنچی تھی ...سب کی کڑی نظروں کا سامنا تھا ... بڑے ابّا ...
تایاابُو ...تائی امی ...اور صفدر کی ہوس اگلتی لال نظریں ...اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی
... حمدی اس کا شوہر تھا اور آخری وقت تک اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی ...اگلا مرحلہ
تدفین کا تھا ...پتا نہیں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی اس میں ...ابھی تک ایک آنسو بھی
اس کی آنکھ سے نہیں گرا تھا ...وہ چاہتی تھی کے رو لے ...پر اسے رونا نہیں آرہا تھا ...

New Era Magazine

بس چُپ تھی ... بابا بھی آچکے تھے ...وہ خاموشی سے عورتوں میں بیٹھ گئی ...ارد گرد کی عورتیں اسے خاموش دیکھ کے اپنی اپنی ذہنی حیثیت کے حساب سے باتیں کررہی تھیں ... کسی کو اس پے ترس آرہا تھا ... کسی کو لگا اس کی جان چھوٹ گئی ... عورتوں کا دھیان تسبیح کے دانوں میں کم اور بیلا کے پر سکون چہرے میں زیادہ تھا ...وہ بس چُپ تھی ...

جب حمدی کی میت کو تدفین کے لیے اٹھایا گیا تو اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو گرے تھے ...اِس رشتے کے علاوہ ایک اور بھی حوالہ تھا جو اس کا حمدی کے ساتھ تھا ... کزن کا ...تایا کے بیٹے کا ...وہ رَو اِس لیے نہیں رہی تھی کہ وہ بیوہ ہو گئی تھی ...بلکہ اِس لیے کے اللہ نے حمدی کی زندگی آسان کر کے اس پے رحم کر دیا تھا ...چاہے وہ کتنی ہی زندگی جی لیتا ...اس کی حالت سدھرنے والی نہیں تھی ...بیلا آنکھوں میں آنسو لیے اسے جاتا دیکھتی رہی ...

تین دن کے سوگ کے بعد اس نے خاموشی سے اپنا سامان سمیٹا تھا ...جو کچھ مختصر سا اس کے پاس اِس گزرے ایک سال میں جمع ہوا تھا ...زیادہ تر اس کے کپڑے ہی تھے ...راتوں رات اس نے ایک بیگ میں بھر لیے اور جب بابا نے جانے کے لیے بڑے ابّا اور تایا ابّا سے رخصت لی ...وہ خاموشی سے آ کے گاڑی میں بیٹھ گئی ...سیٹ پے سر رکھ

کے آنکھیں بند کرلیں تھیں ...

بہت ہنگامہ ہوا ...بہت شور مچا ...سب چیخے چلائے ...عدت ...شرع ...اسلام ... اسے سب کا خوف دلایا گیا ...پر اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں ...اسی طرح آنکھیں بند کیے بیٹھی رہی ...پہلے ہی بہت کچھ سن چکی تھی ...سب کو دیکھ چکی تھی ...اب جب حمدی ہی نہیں تھا تو اسے یہاں ایک پل بھی نہیں رہنا تھا ...وہ اپنے دِل اور ضمیر دونوں سے مطمئن تھی ...

دو لوگوں کی وجہ سے بیلا وہاں تھی ...ان میں سے ایک حمدی جو جا چکا تھا ...دوسرے بابا ... سبحان صاحب نے ایک نظر اس پے ڈال کے سب سے رخصت لی تھی ...بیلا کو یقین تھا کے وہ آج آخری بار نوابشاہ سے کراچی تک کا سفر کر رہی تھی ...اسے جاتے جاتے بھی صفدر اور تائی امی کچھ کہتے نظر آئے ... صفدر اسے اپنی لال آنکھوں سے گھورتا ہوا نظروں ہی نظروں میں دھمکیاں دے رہا تھا پر اس کا دھیان صرف سامنے روڈ کی طرف تھا ...

کراچی پہنچتے ساتھ ہی وہ سجدے میں گری ...یقین نہیں آرہا تھا کس عذاب سے نکل آئی ہے ...خدا کا شکر ادا کرنا تھا ...ذہنی دباؤ اور پریشانی سے شدید بخار نے آلیا ...تائی امی کی مار کے نشانات ابھی بھی جسم پے تازہ تھے ... صفدر کی لال گھورتی نگاہیں مستقل

New Era Magazine

سوچوں پہ سوار تھیں ...وہ تین دن تک بخار میں پھنکتی رہی ...بتول اور بابا مستقل اس کے سر پہ کھڑے تھے ...تین دن میں بابا کے فیملی ڈاکٹر چار چکر لگا کے جا چکے تھے ...

چوتھے دن حالت کچھ بہتر ہوئی ...آج ذرا آنکھیں کھلی تھیں ...شام کو بتول نے سہارا دے کے بیڈ پہ بٹھایا اور سوپ کا پیالہ ٹیبل پہ رکھ کے اسے زبردستی پلانے کی کوشش کی ...وہ بے دلی سے منہ بناتی آج بھی ضرور واپس کمبل میں گھس کے سو جاتی اگر اسے ایک بچے کے رونے کی آواز اپنی طرف متوجہ نا کرتی ...اس نے حیرت سے پاس کھڑی بتول کو دیکھا ...

"آپ کی امانت ...مُنا ہے..." بتول نے مسکرا کے جواب دیا تو اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں ...دِل میں ایک دم جان پڑی ...اس نے بے ساختہ ہاتھ اپنے دِل پہ رکھا ...

"ارے ...اسے تو میں بھول ہی گئی تھی..." ایک دم کمبل ہٹا کے کھڑی ہوئی ...پاؤں میں چپلیں ڈالیں ...

"کہاں ہے..." آواز کی طرف کھنچتی ہوئی وہ کمرے کے دروازے تک آئی ...پھر دھیان گیسٹ روم کی طرف گیا ...جہاں وہ مستقل اکیلے رہ جانے پہ احتجاج کر رہا تھا ...

بتول بھی سوپ کا پیالا رکھ کے پیچھے پیچھے ہے چلی آئی ...

ہلکے نیلے رنگ کے کمبل میں لپٹا وہ زور زور سے شور مچا رہا تھا ...شاید اسے بھوک لگی تھی ...بیلا نے جلدی سے آگے بڑھ کے اسے اٹھایا ...ایک پیار بھری نظر اس کے گلابی وجود پہ ڈالی...وہ مچل مچل کے ... چیخ چلا کے ...اپنے ہر انداز سے سب کو اپنی فریاد سنا رہا تھا ...ہنستے ہوئے اسے چومنے لگی تو اپنی طبیعت کا خیال آیا ... گھبرا کے اسے بتول کے ہاتھ میں دے دیا ...

"میری تو طبیعت ٹھیک نہیں ہے بتول ...اسے ابھی تم ہی سنبھالو..." پھر ایک قدم پیچھے ہٹ کے کرسی پہ بیٹھی ...اتنے میں بتول دودھ تیار کر چکی تھی ... فیڈر منہ میں جاتے ہی اس کا ہنگامہ بند ہوا ...اس لمحے بیلا اپنی ساری تھکن اور پریشانی بھول چکی تھی ... مستقل ایک مسکراتی نظر اس گڈے پہ تھی جس نے ساری انگلیاں زور سے اپنی مٹھی میں دبا رکھی تھیں ...

اسے دیکھتے ہوئے بیلا نے سائڈ ٹیبل پہ رکھے ہوئے سامان کے ساتھ پڑی ہوئی اس کی فائل اُٹھائی ... جسے کھولتے ہی وہ طوفانوں کی زد میں تھی ...اگر آج کوئی بیلا کو یہ کہہ دیتا کے چاند کی جگہ سورج رات میں طلوع ہوا ہے تو وہ شاید اس بات پہ بھی یقین کر لیتی ...پر جو نظروں کے سامنے لکھا تھا اس پہ یقین کرنا نا ممکن تھا ...

"یہ کیسے ہو سکتا ہے..." اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے فائل پہ لکھی تفصیل دیکھی ... اتنی زور سے چکر آیا کے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے اسے دیوار کا سہارا لینا پڑا ... فائل ہاتھ میں لیے وہ زمین پہ بیٹھتی چلی گئی ...بتول جلدی سے پاس آئی تھی ...

" کیا ہوا ...بیٹا ٹھیک ہو ... جا کے کمرے میں آرام کرو..." وہ بیلا کا پیلا پڑتا چہرہ دیکھ کے پریشان ہونے لگی جو پوری آنکھیں کھولے فائل کو تک رہی تھی ...

فائل میں ماں باپ کے ناموں کی جگہ اپنا اور تابش کا نام دیکھ کے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے ...پھر کچھ زمین پہ گرا تھا ... حیرت سے زمین پہ پڑے اس کارڈ کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کے اٹھایا اور کارڈ پہ جگمگاتا تابش حسنین کا نام پڑھا ...پھر دوبارہ اس برتھ سرٹیفیکیٹ کی طرف دیکھا ...کچھ آوازیں ذہن میں گردش کرنے لگی تھیں ...

"جو معلومات کارڈ پہ ہے میں اس کی فائل بنا رہا ہوں...تاکہ پیسے ملنے میں کوئی مسئلہ نا ہو ..." اسے کاؤنٹر والے لڑکے کی کہی گئی بات یاد آئی تھی ...

"کیا اِس کارڈ پہ میرا نام بھی تھا..." اس نے حیرت سے پھر کارڈ کو دیکھا ... کہیں یاداشت میں اسے ایک جملہ گونجا تھا ...

"یہ کارڈ رکھ لو ...اِس پہ تمہاری فائل ہے..." اس نے اپنا گھومتا ہوا سر پکڑا ...

"کیا اس رات تابش نے مجھے اپنی..................." اِس کے آگے وہ سوچ نہیں سکی تھی

New Era Magazine

...فائل ہاتھ سے چھوٹ کے نیچے گری ...دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کے بے آواز رو دی ...بتول حیرت سے اسے دیکھتی رہی ...سوئے ہوئے منے کو واپس بیڈ پہ لٹا کے بیلا کے پاس آئی ...

"کیا ہوا بیٹا...ایسے کیوں رو رہی ہو..." اسے اپنے آنسوؤں پہ کوئی کنٹرول نہیں تھا ...وہ تو دِل کی ناکام حسرتوں پہ رو رہی تھی ...اپنے ٹوٹے ہوئے خوابوں پہ رو رہی تھی ...جو قسمت میں لکھا تھا اس پہ رو رہی تھی ...روتے روتے بتول کے سینے سے لگ گئی ...

"بتول اِس فائل پہ میرا نام لکھا ہے ...یہ دیکھو..." اس نے روتے ہوئے فائل اٹھا کے بتول کے سامنے کی ...اور پھر اسے ہونٹوں سے چوم کے اپنے سینے سے لگا یا ...کچھ دیر بَعد سر اٹھایا ... گھٹنوں کے بل چلتی ہوئی بیڈ تک آئی ...ہاتھ بڑھا کے آہستہ سے اس فرشتے کو اپنے قریب کیا ...اس کا کمبل ہٹا کے اس کے دونوں پیر چومے ...

بند آنکھوں سے گرتے ہوئے آنسوں کے ساتھ اسے اپنے ارد گرد تابش کی خوشبو بکھرتی محسوس ہوئی تھی ...اس منے کو چومتے ہوئے آج وہی احساس ہوا تھا جو اسے تابش کے قریب ہوا تھا ...اس کے سینے میں چھُپ کے ہوا تھا اور جب اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے کے تابش نے اسے پیار کیا تھا ...وہ تو کبھی اس احساس ...اور اس لمحے سے باہر نکل ہی نہیں سکی تھی ...

New Era Magazine

آج ایک بار پِھر اسی لمحے کی گرفت میں تھی ...تابش کی بانہوں کے حصار میں تھی ... اسی راستے پہ ...اس کا ہاتھ تھامے ہوئے ...یہ چھوٹا سا وجود نا جانے کیسے ان دونوں کے ناموں سے جڑ گیا تھا ...بتول اسے آنکھیں بند کیے ایک ساتھ روتے اور ہنستے دیکھتی جا رہی تھی ...پِھر خاموشی سے بیلا کے برابر میں نیچے بیٹھی ...

"میں تو جاہل ہوں بیٹا ...نا کبھی کتاب کھولی اور نا ہی کبھی اسکول کی شکل دیکھی ...یہ دُنیا کی تعلیم کیا ہوتی ہے مجھے نہیں معلوم ...ہاں پر میں اللہ کو جانتی ہوں ...اس کی قدرت پر پورا بھروسہ ہے مجھے ...قرآن بھی پڑھا ہے میں نے اور میرا دین مجھے بتاتا ہے کے میرے مولا کا کوئی بھی کام بغیر حکمت کے نہیں ہوتا..." بیلا نے اپنی نم آنکھیں کھول کے بتول کو دیکھا ...

"اور میرا دِل یہ کہہ رہا ہے کے یہ بچہ اللہ نے آپ کے لیے دُنیا میں بھیجا ہے ...اِس کے دُنیا میں آنکھ کھلنے سے پہلے آپ کا نام اِس کے نصیب میں لکھ دیا گیا تھا ...مجھے سلطانہ نے بتایا تھا کے کس طرح آپ اِس کے لیے لڑی تھیں ...اِس کی ماں کی مدد کی تھی ... کیوں کہ یہ آپ کے نصیب سے جڑا ہے ...اور اللہ نے راستے میں جتنی بھی رکاوٹیں تھیں ...سب دور کر دیں ...ہمیں کیا معلوم تھا کے حمدی چلا جائے گا ...یہ تو بس نصیبوں کی بات ہے..."

بیلا نے پھر آنکھیں بند کی تھیں ...ایک بار پھر اس کا ہاتھ چوما تھا ...

"تو پھر یہ میرا ہوا نا ...میں اسے رکھ سکتی ہوں..." اس نے اتنی معصومیت سے پوچھا جیسے کوئی چھوٹا بچہ کسی کھلونے کی حسرت کرتا ہے ...

"آپ ہی کا ہے بیٹا ... تبھی آپ کے پاس ہے..." وہ بتول کے فلسفے سے اتنی خوش ہوئی تھی کے اپنی ساری تکلیفیں بیماری اور دکھ سب بھول چکی تھی ...ایک دم کھڑی ہوئی ...

"کیا یہ فائل بابا نے دیکھی ہے..." اس نے بتول سے سوال کیا ...

"نہیں ...ہوش ہی کہاں ہے ...ابھی تک تو نہیں دیکھی..." بیلا نے فائل اس کے ہاتھ سے لی ...

"اس کا ذکر ابھی بابا سے مت کریئے گا ...اسے میری الماری میں رکھ دیں..." وہ فی الحال کسی سوال جواب کے لیے تیار نہیں تھی ...اسے سوچنا تھا کے وہ بابا کو کیا بتائے گی ...

پھر بیڈ پہ جھک کے اسے اپنی گود میں اٹھایا ... جلدی سے کمرے سے باہر نکلی اور سیدھی بابا کے پاس پہنچی ...اسے ان کے سامنے کیا ...

"بابا ...یہ میرا ہے ... کیا میں اسے رکھ سکتی ہوں..." وہ بابا کے سامنے نیچے زمین پہ

New Era Magazine

بیٹھی ...

سبحان صاحب اپنے ایک غلط فیصلے سے اپنی بیٹی کو اتنی تکلیف دے چکے تھے کے اب اس کی طرف ایک گرم نگاہ بھی اُٹھانے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے ...انھوں نے بیلا کے سر پہ اپنا ہاتھ رکھا ...

"کیوں نہیں ...یہ تو ویسے بھی جب سے پیدا ہوا ہے میرے پاس ہی ہے..." اسے بیلا کے ہاتھ سے لے کے انہوں نے اپنے سینے سے لگایا ...پِھر ایک نظر بیلا کی طرف دیکھا ...

"اب جلدی سے اِس کا کوئی اچھا سا نام رکھ دو ...ہم تو بس اسے مُنا ہی کہتے ہیں..."اور بیلا سبحان بے ساختہ ہنسی تھی ...اپنے دِل سے ... کیا اسے یہ بھی سوچنے کی ضرورت تھی کے اِس کا نام کیا ہو گا ...وہ تو تابش کا نام اپنے نصیب میں لکھوا کے لایا تھا ...تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کے بیلا اسے وہ نام نا دیتی ..."مازن..." اس کے کانوں میں تابش کی آواز گانج تھی ...

"اس کا نام مازن ہو گا..." آگے جھک کے بے اختیار اسے پیار کیا ...

"اور مازن کا مطلب ہے بوندوں سے بھرے بَادَل..." سبحان صاحب نے اپنی بیٹی کے چہرے کا سکون دیکھا ...

"ماشااللہ بہت ہی پیارا نام ہے ...مازن..."

اور مازن تابش حسنین بیلا کی زندگی کا حصہ بنا ...مازن کے آنے سے وہ زندگی کے سارے دکھ بھول چکی تھی ...ہر غم کہیں پیچھے رہ گیا تھا ...اس نے مازن کو دِل و جان سے اپنایا اور سارا دھیان اس کی طرف تھا ...زندگی ایک دم سکون میں آگئی تھی ...

بتول ہر وقت اس کے ساتھ تھی ...

ایک دن رات کو سبحان صاحب نے اسے اپنے پاس بلایا ...اور جوان کے منہ سے نکالا ...بیلا کتنی دیر تک بغیر پلکیں جھپکے انہیں دیکھتی رہ گئی ...اس کے بابا نے اس سے معافی مانگی تھی ...

"بابا..." ان کے سینے پہ سر رکھ کے وہ رو دی ...

"آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں ...مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے بابا ...اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو آپ مجھے معاف کر دیں..." وہ بِلک ہی تو اٹھی تھی ...

"نہیں بیٹا..." ان کا کپکپاتا ہاتھ اس کے سر پہ تھا ...

"مجھے احساس ہے میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے ...مجھے ایک پل چین نہیں ملتا ...میں نے تمہیں اللہ کے حوالے کیا بیلا..." ان کے آنسو تکیہ بھگو رہے تھے ...اور اسے اللہ کے حوالے کر کے انہوں نے واقعی اپنی آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند کی

New Era Magazine

تھیں ...ایسے کہ دوسرے دن کا سورج دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا ...

کچھ مہینے سکون سے گزرنے کے بعد آج پھر اس پہ ایک قیامت ٹوٹی تھی ... بابا کے بغیر جینے کا تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا ... جتنا غم کرتی کم تھا ...ایک بار پھر وہی لوگ تھے جو اس کے ارد گرد جمع تھے جن سے وہ دور بھاگ رہی تھی... بڑے ابّا ...تایا اَبُو ... تائی امی اور صفدر ...تایا ابّا نے اسے دوسرے ہی دن اپنے سامنے کھڑا کیا تھا ...

"اب تم یہاں اکیلے رہ کے کیا کرو گی ... سبحان تو نہیں رہا ...ہمارے ساتھ نوابشاہ چلو ...صفدر تم سے شادی کرنا چاہتا ہے ... خوش قسمت ہو کے ابھی عدت بھی پوری نہیں ہوئی اور اتنا اچھا رشتہ موجود ہے..."

انہوں نے پھر اس روتے بلبلاتے وجود پہ ایک نظر ڈالی تھی ...جو شاید بیلا کی بے بسی کو سمجھ کے اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا ...

"اور اسے ڈالو کسی یتیم خانے میں ...اسے ساتھ لے جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ..." انہوں نے نفرت سے مازن پہ نظر ڈالی ...بیلا ایک بار پھر چُپ کھڑی تھی ... جانتی تھی ان سے کسی بھی قسم کی بحث بیکار تھی ...بہت دیر بعد آہستہ سے سر اٹھایا ...

"میری عدت میں ایک ہفتہ باقی ہے تایا اَبُو ...میں گھر پہ پوری کرنا چاہتی ہوں ...اس کے بعد جو آپ کی مرضی میں وہی کروں گی..." اور نا جانے کیسے ساتھ بیٹھے بڑے ابّا

New Era Magazine

نے اسے اِجازت دی ...

"ٹھیک ہے ...ایک ہفتے بعد صفدر تم کو لینے آجائے گا ...اور اسے ساتھ مت لانا..." وہ سب تین دن کا سوگ منا کے واپس چلے گئے اور جاتے جاتے اپنے ساتھ بابا کے گھر ... دکان اور زمینوں کے سارے دستاویزات بھی ساتھ ہی لے گئے ...

اسے یہاں سے نکلنا تھا ... کسی قیمت پہ ان لوگوں کے ساتھ واپس جانا نہیں جانا چاہتی تھی ...جو واحد خزانہ اس کے پاس بچا تھا وہ اس کی ڈگریاں اور اس کی تعلیم تھی ...اپنے اِس قیمتی اثاثے کو سمیٹ کے وہ مازن کے ساتھ لاہور آگئی تھی ...شوکت کے کسی رشتہ دار نے اسے رہنے کے لیے ایک چھوٹا سا مکان کرائے پہ لے دیا تھا ...کچھ پیسے اس کے بینک اکاؤنٹ میں تھے ...اتنے کے دو تین سال آسانی سے گزر سکتے تھے ... اس نے سب سے پہلے اپنے ماسٹرز کا ایک باقی رہ گیا سال مکمل کیا تھا ...مازن کے لیے صبح میں ایک نرس رکھی ...جو سارا دن اس کے ساتھ رہتی تھی ...ویسے بھی پرائیویٹ پڑھنے میں اسے تھوڑی آسانی تھی ...ماسٹرز مکمل ہوا تو ایک کالج میں اچھی سی نوکری بھی مل گئی تھی...

ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ

New Era Magazine

تین سال بعد آخر تھک ہار کے وہ پاکستان لوٹ آیا تھا ...بہت سوچ سمجھ کے انگلینڈ گیا تھا کہ کبھی واپس پلٹ کے پاکستان نہیں آئے گے پر اپنے عہد پہ قائم نہیں رہ سکا ... کرمنولوجی میں ماسٹر ز ختم ہوتے ہی اس نے وپین ڈیزائنگ کی تھی ...بڑی مشکل سے یہ تیسرا سال گزارا تھا ...آخری کے دو مہینے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے سب کچھ چھوڑ دے ...پیپر ز دیتے ہی اس نے شام کی سیٹ کروائی تھی ...

آنے کی خبر صرف پاپا کو دے کے انہیں ایئرپورٹ بلایا اور جب ان کے گلے لگا تو احساس ہوا کہ کس نعمت سے محروم تھا ...

"ان تین سالوں میں پاپا کتنے بوڑھے ہو گئے ہیں..."

انہیں دیکھ کے اس کے دِل میں پہلا خیال یہی آیا ...ایئرپورٹ سے نکلتے ہی ایک مانوس سی مٹھاس اس کے گرد پھیلی تھی ...اِس شہر کی ہواؤں نے اسے ایک بار پِھر اسے ماضی میں دھکیلا تھا ... جس سے وہ مسلسل بھاگ بھاگ کے تھک چکا تھا ...

نفیسہ بیگم کتنی دیر اسے گلے لگائے کھڑی رہیں ...ان کے سارے شکوے شکایت اسے اچانک اپنے سامنے دیکھ کے ختم ہوئے تھے ...ان گزرے تین سالوں میں وہ یونیورسٹی کے ایک لڑکے سے بھرپور مرد بن گیا تھا ...انگلینڈ کی ہواؤں کا اثر اس کی شہابی رنگت سے واضح تھا ...بال تھوڑے اور بڑے ہوئے تو ان کے لچھے اور گول ہو

گئے تھے ...کالی چمکتی آنکھوں کی ذہانت اور بھی بڑھ گئی تھی ...جو تعلیم وہ حاصل کر کے آیا تھا ...اس کا وقار اس کے منہ سے ادا ہونے والے ہر ہر لفظ میں نمایاں تھا ...

طوبیٰ اس کے آنے کا سنتے ساتھ ہی ہر کام چھوڑ کے بھاگی بھاگی گھر پہنچی تھی ... کتنی دیر تک اس کے گلے لگ کے روتی رہی ...

"جس طرح ہنگامہ مچا کے اچانک گئے تھے اسی طرح واپس بھی آئے ہو..." وہ آنسو صاف کرتی پیچھے ہٹی اور اپنی بیٹی کو اس کی گود میں دیا ...

"مینو ...یہ ماموں ہیں تمہارے ...اب تم نے ان کی جان نہیں چھوڑنی ہے..." اور وہ ہنستے ہوئے کتنی دیر تک اس پیاری سے گڑیا کو گلے لگائے کھڑا رہا ...جو بالکل چھوٹی سی طوبیٰ لگ رہی تھی اور اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی ...پھر اس کے کرسی پہ بیٹھتے ہی اپنے کلرز لے کے اس کی گود میں سوار تھی ...سارا دن وہ مستقل تابش کے پیچھے ہی رہی ...ہر جگہ اس کی ٹانگوں سے لپٹی ہوئی ...طوبیٰ نے بڑی اچھی طرح اس کے کان بھرے تھے ...

اس کے لوٹ آنے پر ان تین سالوں میں گزری ساری کہانیاں اسے سنائی جا رہی تھیں ...کتنے قصے تھے جو اس کی مصروفیت کی وجہ سے طوبیٰ نے سنبھال کے اپنے پاس رکھے تھے ...انہیں خوب نمک مرچ لگا کے اس کے گوش گزار کیا جا رہا تھا ...

وہ سر ہلاتا سب کی سنتا رہا ...سارا دھیان مینو کی طرف تھا جو اب پیپر چھوڑ کے لال مارکر سے اس کے ہاتھوں پہ ڈیزائنز بنا رہی تھی ...

"ماموں ...میں آپ تے ہاتھ میں مینڈی لدا رہی ہوں..." ہر تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنی توتلی زبان میں تابش کو یہ اطلاع دیتی کے اس کیڑم کاٹی کا اصل مقصد اس کے ہاتھوں پہ مہندی کے ڈیزائنز بنانا ہے اور وہ ہر بار ہنس کے سر ہلاتا ...

"یہاں بھی بناؤ..." وہ ایک خالی جگہ پہ اشارہ کرتا تو وہ اپنے بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے پھر شروع ہو جاتی ..

"کیا کر رہی ہوں..." طوبٰی اس کا لال ہاتھ دیکھ کے چیخ پڑی ... بڑی زور سے مینو کو ڈانٹا تو وہ جھپک سے اپنے ماموں کے سینے میں منہ چھپا گئی ...

"ارے یار کیوں ڈانت رہی ہو ... کرنے دو ...نہالوں گا تو سب صاف ہو جائے گا..." اس نے ہنستے ہوئے اسے خوب زور سے پیار کیا ...

"ابھی دیکھنا ...یہی ڈیزائنز تمہارے منہ پہ بھی بنائے گی ...کارٹون لگو گے بالکل..."

"کرنے دو ... کرنے دو ... کوئی بات نہیں..." وہ لاپرواہی سے باتوں میں مگن ہو گیا ...

"ماموں دوشا ہاتھ..." اس نے جھٹ دوسری آستین اُوپر کر کے اپنا دوسرا ہاتھ اس

کے سامنے کیا تو مینو کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھیں ... طوبٰی اسے گھورتی رہ گئی

... کھانے کے بَعد گھر والوں کا سب سے پسندیدہ موضوع زیر بحث آیا ...

"تابش کی شادی..."

"اگر سونیا سے شادی کر لی ہوتی تو آج حرا میری پوتی ہوتی ... اتنی اچھی بچی تھی وہ..."

نفیسہ بیگم کو آج تک اِس بات کا افسوس تھا ... وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کہ رہ گیا ...

"ممی مجھے نہیں کرنی تھی اس سے شادی اور کس طرح سمجھاؤں آپ کو اور نا ہی کوئی افسوس ہے مجھے اس کی شادی ہونے کا ... اچھا ہوا ہو گئی شادی..." وہ ہمیشہ ہی سونیا کے ذکر پہ جھنجھلا کے رہ جاتا تھا ...

اور اب اس کے دونوں کان کھلے تھے... ساری باتیں ادھر سے سن کے ادھر سے باہر کر رہا تھا ... طوبٰی نے اب تک اپنی سسرال کی دس بیس لڑکیاں تو گنوا ہی دیں تھیں ... نفیسہ بیگم نے بھی ساری رشتے داروں کی لڑکیوں ... محلے ... پاس پڑوس ... سب ہی کا ذکر کر دیا تھا ... جب سب اپنی اپنی بول چکے تو اس نے پِھر سب پہ ایک بم گرایا تھا ...

"پہلے سی۔ایس۔ایس..." طوبٰی اور نفیسہ بیگم بیک وقت اچھلی تھیں ...

"ابھی سی۔ایس۔ایس باقی ہے..." طوبٰی نے اسے گھورا ... نفیسہ بیگم کمرے سے باہر جاتے جاتے اس کی طرف گھومیں تھیں ...

New Era Magazine

"کر مینولوجی ہو گئی ...وپن ڈیزائنگ بھی ہو گئی ...بس اتنا کافی ہے ...مل جائے گی پولیس میں نوکری..." وہ واپس آ کے اس کے سامنے بیٹھیں ...

"ممی ...میرا خواب ہے سی۔ایس۔ایس کرنا ...فی الحال دو سال تک تو کوئی شادی کی بات نہیں کرے ...اس کے بَعد آپ لوگ مجھے قید کر سکتے ہیں..."

پر اِس انتظار کے لیے کوئی بھی تیار نہیں تھا ...امی اور طوبٰی نے اپنے اپنے موبائلز کھول کے اس کے سامنے لڑکیوں کی تصویروں کے البمز سلائیڈ کرنے شروع کیے تھے ...

"یہ دیکھو ...یہ کتنی خوبصورت ہے..."

"اس کی آنکھیں دیکھو..."

"اور اِس کے بال..."

"یہ ماسٹرز کر رہی ہے..."

"یہ بہت امیر ہے..."

"وہ والی ڈاکٹر ہے..."

"یہ اکلوتی ہے..."

اسے ہر تصویر میں بس ایک چہرہ نظر آ رہا تھا ...اسی کی آنکھیں ...اسی کے بال ...اسی کا رنگ روپ ...وہ بھی اکلوتی تھی ...ان سب سے اچھی تھی ...کیونکہ آج تک تابش

کے دل میں بسی تھی ... لمحے بھر کو اس نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کی تھیں ...
پھر اپنی انگلی اور انگوٹھے کو ماتھے پہ پھیرتے ہوئے اپنی ناک کی ہڈی چٹکی میں پکڑی ...
دونوں بند آنکھوں کو مسل کے ایک لمبا سانس لیا اور ان دونوں کے ہاتھ سے موبائلز
لے کے انہیں ٹیبل پہ الٹا کر کے رکھ دیا ...

"اس فیشن پریڈ کی کوئی ضرورت نہیں ہے امی ... آپ جہاں کہیں گی اور جس سے بھی
کہیں گی میں شادی کر لوں گا ... تصویر دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے ... بلکہ
ایسا کرتے ہیں..." وہ بات کرتے کرتے طوبیٰ کی طرف گھوما ...

"طوبیٰ فائنل کرے گی ... مجھے معلوم ہے یہ میرے لیے بہترین لڑکی پسند کرے گی
..." پھر ہاتھ جوڑ کے نفیسہ بیگم کے سامنے بیٹھا ...

"اماں جی..." ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کے عقیدت سے چوما ...
"بس تھوڑا ٹائم دے دیں ... سی۔ایس۔ایس کرنے دیں ... اس کے بعد بکرا حاضر
ہے ... جہاں چاہیں جب چاہیں اور جس کے ساتھ چاہیں ... قربان کر دیں ... میں سر
بھی نہیں اٹھاؤں گا..." اور وہ اندازہ نہیں کر سکا کہ ان دو چار جملوں میں وہ کیسے امی
اور طوبیٰ کو بے چین کر چکا تھا ... نفیسہ بیگم کے دِل پہ ایک گھونسہ لگا تھا ...

"ایسا کیوں بول رہے ہو بیٹا ... سب سے زیادہ ضروری تو تمہاری مرضی ہے..."

New Era Magazine

انہوں نے دل پہ ہاتھ رکھ کے اس کی آنکھیں پڑھنے کی کوشش کی ...

"تمہاری اگر کہیں مرضی ہے تو بتا دو ...ہم وہاں کر دیں گے..." وہ ہنس کے ہاتھ جھٹکتا ہوا کھڑا ہوا ...

"آپ لوگ بھی کمال ہیں بس ...دُنیا کی ماں بہنیں چاہتی ہیں کہ گھر میں بہو ان کی مرضی سے آئے ...اب جب میں آپ دونوں پہ سب چھوڑ رہا ہوں تو اب میری مرضی ضروری ہو گئی ...کسی حال میں خوش رہ سکتے ہیں آپ لوگ ..."

وہ ایک نظر طوبٰی پہ ڈال کے باہر نکالا ...جو اسے بہت سنجیدگی سے گھور رہی تھی ...فی الحال اسے طوبٰی کی نظروں کا سامنا نہیں کرنا تھا ...

"تابی..." وہ چلتے چلتے رکا تھا ...

"ادھر دیکھنا ذرا..." دروازے کے پاس اسے طوبٰی کی آواز آئی ...

"ابھی نہیں بعد میں..." اسے احساس ہوا کے وہ پیچھے ہی تھی تو گھر کا دروازہ کھول کے روڈ پہ نکل گیا ...سر جھکائے گلی کے کونے تک پیدل چلتا رہا اور گلی کے کونے سے ایک چکر لگا کے واپس آیا تو اپنے گھن چکر ہونے پہ خود ہی ہنس پڑا ...

"بیلا ...اگر تم نہیں تو پھر کوئی بھی ...کیا فرق پڑتا ہے..."

گاڑی اسٹارٹ کر کے وہ بے مقصد سڑکوں پہ دوڑاتا رہا ...یونیورسٹی روڈ پہ ...ایک بن

کباب والے کے سٹال کے پاس ...پِھر کنارہ ریسٹورنٹ کے سامنے ...اور آخر دو تین گھنٹے سڑکوں پہ پھرنے کے بَعد اس کے گھر کے سامنے گاڑی لا کے روکی تھی ... گلی کے کونے پہ گاڑی کھڑی کر کے آنکھیں بند کی ... تھک کے اپنا سر سیٹ پہ ٹکایا ...اس کے ارد گرد تکلیف دہ آوازوں کا شور تھا ...

"میری شادی ہو گئی ہے تابش..."

"مجھ میں بابا کو انکار کرنے کی ہمت نہیں تھی..."

"ہاں خوش ہوں..."

"تمہاری یہ چیزیں تھیں میرے پاس..."

وہ کبھی ان چار جملوں کی گردش سے باہر نکلا ہی نہیں ...آج بھی وہیں کھڑا تھا اسی جگہ ...یونیورسٹی کی پارکنگ میں جہاں بیلا اسے چھوڑ کے گئی تھی ...اُلجھا ہوا ...بے بس ... بے یقینی کے عالم میں ...آج بھی حیران تھا کہ وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی ... کیسے اچانک شادی کر سکتی تھی ...اسے ایک مہینے تک بے خبر رکھ سکتی تھی ... اسے بیلا پہ بہت غصہ تھا ... کبھی کبھی دل چاہتا تھا کے اِس بھری دُنیا میں کہیں سے بھی اس ظالم لڑکی کو ڈھونڈھ نکالے اور اسے جھنجھوڑ کے پوچھے کے اگر اس کے ساتھ چلنے کی ہمت نہیں تھی تو ہاتھ تھاما ہی کیوں تھا ... کیوں توڑا تھا اس کا بھروسہ ...اس کا

مان... کہاں کمی رہ گئی تھی اس کے خلوص میں ...اس کی محبت میں ...بس اتنا ہی تھا نا کے اس نے کبھی زبان سے اپنی محبت کا اقرار نہیں کیا تھا ... باقی اس نے کہاں کثر چھوڑی تھی ... کیوں دی اس کی اِس چھوٹی سی غلطی کی اتنی بڑی سزا ...

وہ اس کے لیے لڑ سکتا تھا ...سب سے ...ساری دُنیا سے ...اس کے بابا سے ...پر اسے خبر تو دیتی ...کتنا بڑا دھوکا ہوا تھا اس کے ساتھ ...وہ کتنے دن تڑپتا رہا ...رات رات بھر جاگتا رہا ... کبھی سوچتا تھا کے ابھی اس کا ایک فون آئے گا اور وہ ہنس کہ کہے گی ...

"listen تابش ...اٹ واز آ جوک ...میں صرف اور صرف تمہاری ہوں..."

گھنٹوں اپنا موبائل سامنے رکھ کے وہ اس کے بجنے کا انتظار کرتا رہا ... کسی میسج کی بیپ کے انتظار میں رات رات بھر جاگتا تھا ...پر اسے کچھ حاصل نہیں ہوا ...وہ نفرت کرنا چاہتا تھا بیلا سے ...اسے بھی اتنی ہی تکلیف پہنچانا چاہتا تھا جتنی اس نے برداشت کی تھی اور آج تک کر رہا تھا...اس نے تابش کی محبت کا مان توڑا تھا ...اس کا بھروسہ توڑا تھا ... تھک چکا تھا اپنے آپ سے بھاگ بھاگ کے ...رشتوں سے بھاگ کے ...صرف اس بے درد لڑکی کی وجہ سے ...پر اسے معلوم تھا کے وہ نفرت نہیں کر سکے گا ... کبھی نہیں ...اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پکڑا تھا ...

"یااللہ ...اسے میرے دل سے نکال دے ...یا کہیں دل میں دفن کر دے ...ایسے کہ

New Era Magazine

مجھے اس کی یاد سے تکلیف نہ ہو ...میں کسی کے ساتھ دھوکے کی زندگی نہیں گزارنا چاہتا ...رشتوں کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہوں ...میرے دل کو اتنا حوصلہ دے کہ وہ کسی اور کو بیلا کی جگہ تصور کر سکے ...میری مدد کر..."

آخر گھر والوں کو راضی کر کے اس نے سی۔ایس۔ایس شروع کیا ...یہ اس کا خواب تھا جو اسے ہر حال میں پورا کرنا تھا ...دن رات اسی میں مصروف تھا ...اپنی کیفیت سے گھر والوں کو مستقل حیران کر رہا تھا ...آج ایک بار پِھر اس نے سب کو حیران کیا تھا جب کھانے کے بَعد اس نے کھیر کھانے سے انکار کیا ...

"میں نے میٹھا کھانا چھوڑ دیا ہے..." ٹیبل پہ بیٹھے سب ہی لوگوں نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ...آج بلال بھی کھانے میں شامل تھا ...کھیر کا پیالا ہاتھ میں لیے طوبٰی اسے حیرت سے دیکھنے لگی ...

"یہ کب سے ہوا..." وہ تو میٹھے کا اتنا شوقین تھا ...

"بس کچھ سالوں سے..." اس نے ہنس کے کھیر کا پیالا طوبٰی کے ہاتھ سے لے کر واپس ٹیبل پہ رکھا ...

"خیریت ...کیا ڈائبٹیز ہو گئی ہے..." طوبٰی ابھی بھی حیران تھی ...

"ہاں ...بس کچھ ایسا ہی ہے..." اس نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا ...

New Era Magazine

"ابھی چیک کر لیتے ہیں ...یہ کون سی بڑی بات ہے..." بلال نے اپنی ڈاکٹری جھاڑی تو تابش اسے بڑی معصومیت سے دیکھ کے رہ گیا ...

"اس کے سامنے تو رہنے دو ...ابھی جان کھا جائے گی میری..." وہ ہنستے ہوئے نیپکن سے منہ صاف کرتا کھڑا ہوا گیا اور طوبٰی کو آج پھر پریشان چھوڑ گیا تھا ...

زندگی اپنے معمول کے رفتار سے آگے بڑھی ...شاندار طریقے سے سی۔ایس۔ایس مکمل کرتے ہی اسے فوراً پولیس میں نوکری مل گئی ...وہ ڈائریکٹ گریڈ 17 میں اے۔ایس۔پی اپوائنٹ ہوا ...اس خواب کی ابتدا ہوئی جو اس نے طہٰ کے حوالے سے دیکھا تھا ...وہ اپنے معاشرے کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا ...لوگوں کی مدد کرنا چاہتا تھا جس کے لیے اسے ہمت کے ساتھ اختیار کی بھی ضرورت تھی اور آخر اتنے سالوں کی محنت کے بعد وہ اختیار بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تھا ...

بہت ہی تھوڑے عرصے میں وہ ایک ایماندار اور با اصول اے۔ایس۔پی کی صورت میں سامنے آیا ...طہٰ کا جو دکھ اس کے ساتھ تھا وہ اسی کے پیچھے لگا تھا ...ڈرگز اور ڈرگز بیچنے والے ...ڈھونڈ ڈھونڈ کے ان کو پکڑتا ...جب تک انہیں سزا نہیں دلوا دیتا ... سکون سے نہیں بیٹھتا تھا ...اگر کہیں کوئی لڑکا رات کے اندھیرے میں سڑکوں پہ نشہ کرتا پکڑا جاتا تو تابش کی جان پہ بن جاتی ... کون ہے... کہاں سے آیا ہے ... کیا گھر والوں

کو خبر بھی ہے کے یہ نشہ کر رہا ہے ...

وہ جتنا اِس زہر کے کاروبار کے بارے میں جانتا گیا ...اتنی تکلیف اور احساس ذمہ داری بڑھتی گئی ...کالجز اور یونیورسٹیز میں فراوانی سے ڈرگز کا استعمال ایک تلخ حقیقت تھی ...جسے کنڑول کرنا ایک تابش کے بس کی بات نہیں تھی ...اسے سپورٹ کی ضرورت تھی ...اپنے سے اُوپر والوں کی مدد کی ضرورت تھی ...جو اسے اپنے ساتھ نظر نہیں آ رہی تھی ...اِس کاروبار میں بہت لوگ اُوپر سے نیچے کے لیول تک شامل تھے ...

پھر ایسا ہوا کے اس کے پکڑے ہوئے کڑوروں روپے کے ڈرگز راتوں رات پولیس اسٹیشن سے غائب ہو گئے اور اسے چُپ رہنے کے لیے کہا گیا ...وہ کتنی دیر مٹھیاں بھینچے سکتے کی حالت میں اپنے سینئر کے آفس میں کھڑا رہا... نظروں کے سامنے دیوار پہ لگی قائدا عظم کی تصویر کو دیکھتا رہا ...ان کی نظروں کی کاٹ اور بے بسی کو دیکھ کے اسے شرم آئی تھی اور جب ان سے نظر ملانے کی سکت نہیں رہی تو احساس جرم سے اپنی نظریں جھکائیں تھیں ...

اس کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے ...غصے کے مارے سامنے بیٹھے سینیر کا منہ توڑنے کا دل کر رہا تھا ...نشے کے دو تین انجکشنز بھر بھر کے ان کی گردن میں اتارنے کا دل کر رہا تھا...تاکہ انہیں یہ احساس دلا سکے کے جب کوئی اس احساس سے تڑپتا ہے تو کیسا لگتا

New Era Magazine

ہے پر وہ سوائے سیلوٹ مار کے ان کے کمرے سے باہر نکلنے کے اور کچھ نہیں کر سکا ...
دانت پیستے ہوئے اپنے کمرے میں ایک کونے سے دوسرے کونے تک چکر لگاتے
ہوئے اس نے بس ایک ہی اِرادہ کیا ...

"آئندہ کبھی یہ ڈر گز پولیس اسٹیشن نہیں لاؤں گا ...وہیں آگ لگا دوں گا سب کو ...
قصہ ہی ختم..." اسے اپنے اختیارات محدود ہونے کا احساس ہوا تھا ...اِس معاشرے
کی بے حسی کا احساس ہوا تھا پر اس کا مطلب یہ تو نہیں تھا کے وہ سب چُپ کر کے دیکھتا
رہے گا ...وہ ہر گز خاموش تماشائی نہیں بنے گا ...اسے اپنی ذمہ داری پوری کرنی تھی
اور اسے راستہ بھی معلوم تھا... تھوڑا ٹیڑھا تھا پر اب اسے اپنی انگلی ٹیڑھی ہی رکھنی تھی
...

پِھر وہ ایسا ہے ہو گیا...ایک دم ٹیڑھا ... کھڑوس ... خوفناک ...اسے احساس ہو گیا تھا
کہ اگر یہ نوکری ہے تو وہ لڑ بھی سکتا ہے ...اس اختیار کے ساتھ ...جذبات میں آ کے
نوکری چھوڑنا بے وقوفی ہو گی...

وہ اربوں روپے کی ڈر گز کو آگ لگا کے بڑی خاموشی سے ہاتھ باندھ کے کھڑا ہو جاتا اور
بڑا پکا کیس بناتا کے آگ لگ گئی ...ٹرک پانی میں گر گیا تو ساری ڈر گز بہہ گئی ...کچھ ہائی
آفیشل ان اچانک ہونے والے نقصانات پہ بہت بے چین تھے ...ہر بار سٹپٹا جاتے تھے

پر اس کا دل بہت مطمئن تھا ...وہ خاموشی سے اپنی ذمہ داری پوری کر رہا تھا ...

ایسے ہر کارنامے کے بَعد وہ رات کو تھک ہار کے بستر پہ لیٹتا تو طوبٰی سے بات کرنا نہیں بھولتا تھا اور وہ اس کی بھاری آواز سے ہی اندازہ لگا لیتی کہ کیوں فون آیا ہے ...

"آج پھِر ڈرگز کو آگ لگائی ہے تابی..." وہ فوراً جان لیتی تھی ...

"ہاں..." لاکھ کوشش کر لیتا پر جب جب طہٰ کے حوالے سے دونوں بات کرتے تھے ... دونوں کی آنکھیں ضرور بھیگتی تھیں ...

"میری کوشش ہے کوئی اور طہٰ نا مرے..." دونوں بچپن کی باتیں کرتے ... کبھی ہنستے کبھی روتے ... طہٰ کو یاد کرتے ...پرانی تصویریں ایک بار پھِر واٹس ایپ پہ ادھر سے اُدھر جاتیں ...

اس نے ایک ایڈ کیمپین شروع کی ...لوگوں میں شعور پیدا کرنے کے لیئے ... آسان لفظوں میں عام آدمی کو سمجھانے کے لیے کے ہم کیسے جان سکتے ہیں اگر ہمارے گھر میں کوئی نشے کی لت میں گرفتار ہے اور کیسے اس کی مدد کر سکتے ہیں ...اِس کیمپین پہ اس نے لندن میں بھی اپنی ٹریننگ کے دوران کام کیا تھا ... جو غلطی اس سے اپنی کم عقلی میں ہوئی تھی اس کا ازالہ کرنا چاہتا تھا ...اسے ہر نشہ کرتے لڑکے میں طہٰ نظر آتا تھا ...

New Era Magazine

اسے شدت سے اِس ملک میں ریہبلیٹیشن سینٹرز کی کمی محسوس ہو رہی تھی ...جو نوجوان اِس لت کے عادی ہو چکے تھے ان کو واپس زندگی کی طرف لانے کے لیے یہاں کوئی ادارہ نہیں تھا اور جو تھے وہ ناہونے کے برابر تھے ...وہ سرکاری سطح پہ ایک ادارہ شروع کرنا چاہتا تھا ...ایک پروجیکٹ شروع کرنا چاہتا تھا لیکن ہر گزرتا دن اسے یہ بتا رہا تھا کے اِس ملک میں خلوص سے بغیر کسی ذاتی غرض کے صرف غریب اور مجبور لوگوں کے لیے سوچنا کتنا مشکل ہے ...وہ شدید کوفت اور جھنجھلاہٹ کا شکار تھا ...پر ڈٹا ہوا تھا ...

New Era Magazine

سال کچھ اور آگے سرکے تو بیلا اپنے گزرے ہوئے کل میں سے وہ ایک سال نکال کے کہیں پھینک چکی تھی ... لیکن جو حقیقت اس کے سامنے تھی اس سے انکار نہیں تھا ...

وہ حمدی کی بیوہ تھے ...

کبھی بھولے سے بھی اسے نوابشاہ یا حمدی سے جڑے وہ رشتے یاد نہیں آتے تھے ... جانتی تھی کے اس کے غائب ہونے کے بعد اسے بہت ڈھونڈا گیا ہو گا ...اسے اچانک غائب دیکھ کے بڑے ابا ... تایا ابو اور صفدر کا جو حال ہوا ہو گا اسے اندازہ تھا ...شاید آج تک اس کی تلاش جاری ہو گی ...

اسی خوف کی وجہ سے وہ اپنے آس پاس موجود لوگوں سے بہت کم ملتی تھی ... چھُپ کے رہتی تھی ...اسے اپنی طرف ترس کھاتی نظریں الجھا دیتی تھیں ...زندگی گھٹنے لگی تھی ...اپنے نام کے ساتھ اس نے کبھی حمدی کا نام نہیں لگایا ...وہ بیلا سجان سے مس رضا ہو گئی تھی ...

مازن تقریباً ساڑھے چار سال کا ہو گا جب اس نے ایک دن اخبار میں تابش کے حوالے سے خبر پڑھی تھی ... کتنی دیر وہ دُنیا سے بے خبر اس کی تصویر دیکھتی رہی ... بار بار نیچے لکھی ہوئی خبر کو پڑھتی رہی ...

وہ نا صرف واپس پاکستان آگیا تھا بلکہ پولیس لائن میں بھی شمولیت اختیار کر لی تھی ... اخبار میں چھپی اس کی سنجیدہ سی تصویر دیکھ کے وہ کتنی دیر مسکراتی رہی ...یونیورسٹی کے پتلے دبلے تابش سے نکل کے وہ خوبرو مرد لگ رہا تھا ...اس کی وجاہت پہ تو پہلے بھی کبھی بیلا کو شک نہیں تھا ...پولیس کے یونیفارم میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم ہو گیا تھا ...آج پھر بیلا اپنی حسرتوں پہ صرف ہاتھ پھیر کے رہ گئی تھی ...اس کے بعد اکثر وہ تابش کے حوالے سے کوئی نا کوئی خبر اخبار میں پڑھتی رہتی تھی ...جب ٹی۔وی پہ اس کا پہلا انٹرویو دیکھا تو مازن کو گلے سے لگا کے وہ کتنی دیر تک روتی رہی ... وہ کسی ٹاک شو میں ڈرگز کے حوالے سے کوئی بات کر رہا تھا ...وہ کیا بول رہا تھا اسے خبر نہیں تھی ...وہ آج سالوں کے بعد نظروں کے سامنے تھا ...جیتا جاگتا ...بے حد سنجیدہ ...اسے دیکھ کے ماضی کی کتنی خوبصورت یادیں ذہن میں چلی تھیں ...

بیلا کی زندگی میں بس ایک ہی رونق تھی ...اس کا مازن ...اس کی زندگی کا محور ...بیلا صبح شام اس کے گرد چکر لگاتی تھی ...وہ جیسے جیسے بڑا ہوتا گیا ... سمجھدار ہوتا گیا ... بہت حساس اور بہت نڈر ...جب وہ بیلا کے آگے چلتا تھا تو اسے لگتا کے سینے سے دل نکل کے اس کے آگے چل رہا ہو ...آج بھی اس کے نام کے ساتھ تابش حسنین کا نام جڑا تھا پر یہ بات اسے بتانے کی کبھی بھی ضرورت نہیں پڑی تھی ...نا ہی وہ اتنا سمجھدار

ہوا تھا کے کوئی سوال کرتا ...

پر یہ ساری باتیں صرف اس وقت تک تھیں جب ایک بار پھِر بیلا کی عزت پہ حملہ نہیں ہوا تھا ...ایک اور بار صفدر جیسے ایک شخص نے اسے غلیظ نظروں سے نہیں دیکھا تھا ... اکرام ...اس کے پڑوسی ...ریحانہ بھابھی کے شوہر ...جو کچھ دن پہلے ہی اس کے گھر کے برابر میں آ کے رہنے لگے تھے ...وہ بظاہر بہت دیندار اور ہمدرد انسان نظر آ رہے تھے ...ہر دکھ سکھ میں آگے بڑھ کے ساتھ دینے والے ...مازن بھی کچھ ہی دنوں میں ان سے بہت مانوس ہو گیا تھا ...پر بیلا کو کیا معلوم تھا کے پس پردہ ان کی نیت کیا تھی ...

ایک مختصر سا تعارف جو بیلا نے ہچکچاتے ہوئے اپنا دیا تھا ...

"میرے شوہر کا چار سال پہلے انتقال ہو چکا ہے اور یہ میرا بیٹا ہے مازن..." اسے کتنے ہی بھڑکتے ہوئے شرارے اکرام بھائی کی آنکھوں میں ناچتے محسوس ہوئے تھے ...ان کی بیلا کے اُوپر تھرکتی ہوئی نظریں جسم کے آر پار محسوس ہو رہی تھیں ...وہ یہ نظر پہچانتی تھی ...صفدر کی نظر ...بری نظر ...ہزاروں آیت الکرسی کے حصاروں اور دروازوں پہ لگے تالوں کے باوجود وہ ایک رات کسی بہانے سے گھر آئے تھے اور بیلا پہ حملہ کیا تھا ...اس کے منہ پہ دوپٹہ باندھ کے اسے چلانے سے روکا تھا ...ان کی زبردستی کے آگے وہ بے دم ہونے لگی تھی ...چیزیں ٹوٹنے کی آواز سن کے سوتا ہوا

مازن کمرے سے نکالا تو اکرام انکل کو اپنی امی کے کپڑے نوچتے دیکھ کے گھبرا گیا تھا ...

پھر اس چھوٹے سے مازن نے ان کے بال پکڑ کے کھینچے تھے ...ان کے ہاتھ پہ اپنے دانت بڑی سختی سے گاڑے تھے ...انہیں اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مارنے کی کوشش کی تھی اور پھر نا جانے کہاں سے اس میں اتنی ہمت اور سمجھ آ گئی کہ وہ بھاگ کے کچن سے ایک بڑی سی چھری نکال کے لایا تھا ...دو تین وار اکرام کی کمر پہ کیے تو خون نکلتا دیکھ کے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ...اس بڑے آدمی سے مار کھا کے اس کا سر بھی پھٹا تھا ...ایک لات بھی پڑی تھی ...پر اس نے ہمت نہیں ہاری ...ایک بار پھر اس پہ جھپٹا تو زمین پہ گری ہوئی چھری بیلا کے ہاتھ لگی تھی ...اس نے چھری اور ٹیبل پہ رکھے لوہے کے گلدان سے ایک ساتھ حملہ کیا ...سر پہ لگنے والی گہری چوٹ سے خون میں نہاتے اکرام کو زمین پہ گرتا دیکھ کے مازن نے اپنے ہوش کھوئے ...وہ تھر تھر کانپتا بیلا سے لگا تھا ...خوف سے بری طرح رو رہا تھا ...

"پاپا کو بلائیں..."

"پاپا کو بلائیں ...مجھے ڈر لگ رہا ہے..."

"ماما...پاپا کو بلائیں..."

"مجھے ان کے پاس جانا ہے..."

وہ بیلا کے ہاتھوں میں جھول گیا ...اپنے ماتھے کے بہتے ہوئے خون کو دوپٹے سے صاف کر کے اس نے مازن کو اٹھایا ...جو کچھ ضروری تھا ایک بارِ پھر اسے سمیٹا تھا ...پیسے ... ضروری کاغزات ...کچھ کپڑے ... کھانے کا سامان ...نکلنے سے پہلے ایک بار زمین پہ گرے ہوئے اکرام پہ نظر ڈالی تھی ...ساڑھے پانچ سالوں بَعد آج ایک بارِ پھر وہ یہ شہر چھوڑ رہی تھی ...

رات بھر مازن کو لے کے ہسپتال میں بیٹھی رہی ...اس کی پٹی کروائی ...اپنی پٹی کروائی مازن کی حالت کے آگے اسے اپنا ہوش نہیں تھا ...ایک دوپٹے سے اپنے آپ کو ڈھکا ...ہسپتال کے ہی ایک باتھ روم میں منہ ہاتھ دھو کے اپنا حلیہ درست کیا ...دن نکلتے ہی اس نے ایک بارِ پھر ایک نیا سفر شروع کیا ...

لاہور سے اسلام آباد تک کا سفر ... پیچھے اکرام کا کیا بنا ...وہ زندہ بچا یا نہیں ...اسے نہیں معلوم تھا ...وہ خوفزدہ تھی کہ کہیں کوئی پولیس کیس نا کر دے ...مازن پہ کوئی بات نا آئے ...

وہ بابا کے ساتھ بس ایک دفعہ اسلام آباد آئی تھی ... کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی میں دوبارہ اِس طرح اسے اِس شہر آنا ہو گا...اس شہر میں تابش کی تکلیف دہ یادیں تھیں ... سارا دن کی بھاگ دوڑ کے بَعد اسے ایک کالونی میں ایک کمرے کا فلیٹ کرائے پہ ملا تھا

...ڈیلر نے ان دونوں کے ماتھے پہ پٹی بندھی دیکھ کے کچھ رعایت بھی کر دی تھی ...

وہ مازن کو لے کے خالی فلیٹ میں داخل ہوئی تو بھائیں بھائیں کرتے کمروں سے خوف اور دہشت محسوس ہوئی ...ساری رات ایک کونے میں اپنا ڈوپٹہ بچھا کے مازن کو لیے بیٹھی روتی رہی ...اسے بار بار مازن کے جملے یاد آ رہے تھے ...

"مجھے پاپا کے پاس جانا ہے ...ان کو بلائیں..." وہ بے ہوشی میں بھی یہی دوہرا رہا تھا ...

بیلا پریشان ہو گئی تھی ...اِس سوال کے جواب کے بارے میں تو آج تک سوچا ہی نہیں تھا ...وہ کیا بتائے گی اسے ...یہی سوچتے سوچتے ساری رات گزاری تھی ...

دو دن تک اپنے فلیٹ کا دروازہ نہیں کھول سکی ...مازن کو لیے دُنیا کی نظروں سے چھُپ کے بیٹھی تھی ...اسے باہر نکلنے سے خوف تھا ...اتنے بڑے آدمی سے لڑ کے اس کے جسمانی اور ذہنی اعصاب جواب دے چکے تھے ...اِس معاشرے میں اکیلی عورت کا گزارا کتنا مشکل تھا ...وہ یہ اچھی طرح جان چکی تھی ...

لیکن زندہ رہنے کے لیے اسے ایک بار پھِر لوگوں کا سامنا کرنے کی ہمت جمع کرنی تھی ...آخر تیسرے دن جب کھانے پینے کا سامان ختم ہوا تو ڈرتے ڈرتے پِھر زندگی کو معمول پہ لانے کی کوشش کرنے لگی ...

ٹھیک ایک ہفتے بعد پڑوس میں رہنے والی سیما بھابھی نے اسے چائے پہ بلایا تھا ...وہ

New Era Magazine

بہت جھجکتے ہوئے جب ان کے گھر پہنچی تو اندر بیٹھے بہت سارے لوگوں کو دیکھ کے ایک بار پھر دِل گھبرانے لگا ...سیما بھابھی سب سے تعارف کروا رہی تھیں اور وہ خالی خالی نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی ...خاموشی سے ان کی امی کے پاس بیٹھ گئی ... مازن نے بھی نہ جانے کس خوف سے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے رکھا تھا ...

"یہ چوٹ کیسے لگی..."ماریہ بھابھی نے اسے اپنے پاس بلایا تو وہ ایک دم بیلا سے اور قریب ہوا تھا ...

" یہ سیڑھیوں سے گر گیا تھا ...ایک لوہے کا کونہ لگا تھا ...اب ٹھیک ہے الحمدُللہ..." اس نے چُپ چاپ کھڑے مازن پہ ایک مسکراتی نظر ڈالی ...وہ کتنا سمجھا چکی تھی اسے کہ کسی کے سامنے کوئی بات نہیں کرنی ...سیما بھابھی کی امی نے اس گلابوں جیسی حسین لڑکی پہ ایک نظر ڈال کے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا ...

"ماشااللہ ...بڑی پیاری ہو تم تو..." اور بیلا سجان کو لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں لیا ہو ...

"اکیلی رہتی ہو ...اور کون ہے تمہارے گھر میں..." ان کے سوال پہ بیلا نے ایک نظر سامنے بیٹھے لوگوں کو دیکھا ...فرمان بھائی اور حیدر بھائی میں اسے صفدر اور اکرام کی ایک جھلک نظر آئی تھی ...تنہائی اور اکیلے پن کا احساس بڑی تیزی سے چاروں اطراف

پھیلنے لگا ...وہ تھوڑا گھبرا کے نامحسوس طریقے سے اپنے آپ میں سمٹی ...

"کیا نام ہے تمہارے شوہر کا ...ساتھ نہیں آیا تمہارے ..." برابر میں بیٹھی آنٹی کے سوال پہ اس نے پِھر اپنی نظریں جھکائی تھیں ...

اور اچانک ...دل کے تہہ خانے میں پچھلے چھ سالوں سے دفن وہ ایک شخص اپنی ذات پہ لگا ہر تالا ...ہر زنجیر اور ہر قفل توڑ کے اپنے پورے قد اور غرور کے ساتھ کھڑا ہوا تھا ...اپنی محبت پہ جمی برسوں پرانی دھول جھاڑ تا وہ آج پِھر اسی کالے ڈنر سوٹ پہ گلاب کی کلی لگائے سامنے دروازے سے چلتا ہوا بیلا کے پاس آیا ...

وہ نظروں کے سامنے کیا آیا کے اس کے آگے فرمان بھائی ... حیدر بھائی ...اکرام اور صفدر ...سارے چہرے دھندلے ہوتے چلے گئے ..خیالوں میں کہیں اپنے لبوں پہ ستاروں جیسی مسکراہٹ سجائے اس نے ایک بار پِھر پورے استحقاق کے ساتھ بیلا سبحان کا ہاتھ تھاما ... تصور کی دُنیا سے باہر نکل کے اسی تھامے ہوئے ہاتھ سے بیلا نے اپنے سر سے ڈھلکا ہوا دوپٹہ بڑے اعتماد کے ساتھ واپس سر پہ رکھا ...یہ اس کی محبت کا مان اور بھروسہ ہی تو تھا کے اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہوئے بیلا نے ایک بار پلکیں تک نہیں جھپکیں ...

"تابش ...تابش نام ہے میرے شوہر کا ...ایس۔پی تابش حسنین ...پولیس لائن میں

New Era Magazine

ہوتے ہیں ...ان کاؤنٹر اِسپیشَلِسُٹ ...آج کل کراچی میں ہیں ...اور یہ ہمارا بیٹا ہے ... مازن..."

اپنے چہرے پہ مسکان سجائے اس نے ایک سانس میں بڑی روانی سے جھوٹ بولتے ہوئے پاس کھڑے مازن کو اپنے ساتھ لگایا تھا ...

"آنٹی اصل میں پوسٹنگ کے احکامات تو آگئے تھے پر انہیں کسی کام کی وجہ سے کراچی میں ہی رکنا پڑا ...مازن کے اسکول میں داخلہ تھا اِس لیے ہم یہاں آگئے ہیں ...بس وہ بھی جلدی ہی آجائیں گے.."

وہ نہیں جانتی تھی اِس جھوٹ کی عمر کتنی لمبی ہوگی ...اور یہ جھوٹ کب تک اس کا ساتھ دے گا ...پر بیلا نے اِس جھوٹ کو سچ بنا کے نبھانا شروع کیا...اگلے ہی دن اسے مازن اپنے اسکول بیگ کے ساتھ نظر آیا ...اس نے اپنی ایک کتاب نکال کے بیلا کے سامنے کی ...

"یہ کیا لکھا ہے ماما..." اس کی انگلی کی طرف دیکھ کے بیلا نے ایک سانس لی ...

"آپ کا نام لکھا ہے بیٹا ...مازن تابش حسنین..." وہ کتاب سینے سے لگا کے اس کے سامنے بیٹھا

"مازن تو میرا نام ہے ...تابش میرے پاپا کا نام ہے کیا..."

New Era Magazine

"جی ...آپ کے پاپا کا نام ہے..." اس نے لبوں پہ مسکراہٹ سجائی تھی ...

"وہ کہاں ہیں ماما ...ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے..."اس نے معصومیت سے اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے ...

"وہ ہم سے دور رہتے ہیں بیٹا ... لیکن آپ کو بہت یاد کرتے ہیں ...آپ کے لیے ہمیشہ تحفے بھیجتے ہیں ...جب آپ بڑے ہو جاؤ گے تو آپ ان کے پاس چلے جانا..."

مازن کے چہرے پہ جتنی خوش تھی ...اس کے دل میں اتنی ہی گھبراہٹ تھی پر اس جھوٹ میں ایک تحفظ تھا اور فی الحال وہ اِس میں محفوظ تھی ...

آج ایک بارِ پھر تابش حسنین اس کی زندگی میں بہار بن کے آیا تھا ...پورے وقار اور حق کے ساتھ ...وہ زندگی میں کیا آیا ...ہر مشکل خود بخود آسان ہوتی چلی گئی ... تحفظ کا احساس بڑھتا چلا گیا اور بیلا کی طرف اٹھتی ہر بری نظر جھکتی چلی گئی ... حال ہی میں وہ اے۔ایس۔پی سے ایس۔پی ہوا تو بیلا کے گھر مٹھائیوں کے ڈھیر لگ گئے ...

جیسے جیسے اس کے کارنامے بڑھتے گئے ...ڈرائنگ روم کی دیوار پہ اس کی تصویروں کے فریم سجتے چلے گئے ...وہ جب جب کسی ٹی وی چینل یا اخبار کو انٹرویو دیتا ...بیلا کو کالونی کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی خبر ہو جاتی ... فلیٹ کے دروازے تک آتے آتے اسے ساری خبر تفصیل سے مل چکی ہوتی ... کبھی واچ مین رشید تو کبھی مولانا صاحب ...

New Era Magazine

کبھی فرمان بھائی تو کبھی بِلڈنگ کے کونے کی دکان والا ...وہ جہاں سے گزرتی ...سب اسے اخبار کھول کھول کے دکھاتے ...وہ بیلا سے ایس۔پی صاحب کی بیگم مشہور ہوتی چلی گئی ...

اس کے نام کی ایک پلیٹ 'سپرنٹنڈنٹ آف پولیس تابش حسنین' جب گھر کے دروازے پہ سجی تو تحفظ کے حصار میں ایک اور مضبوط دیوار کا اضافہ ہوا تھا ...جتنے رنگ وہ ان گزرے پانچ سالوں میں اپنے اُوپر حرام کر چکی تھی سب ایک ایک کر کے اس کی الماری میں بھرتے چلے گئے ...ارد گرد رہنے والوں نے اس سے تعلقات بڑھانے شروع کیے ...ہر شخص کے اپنے مسائل تھے جن کے لیے انہیں بیلا سے اچھے مراسم رکھنے کی ضرورت تھی ...

اور اب ...جب وہ تابش حسنین کے نام کا دوپٹہ اوڑھ کے سکون سے سونے لگی تھی ... ڈر خوف سے باہر نکلنے لگی تھی ... کھل کے تھوڑا سانس لینے لگی تھی ... تو اچانک وہ اِس شہر میں چلا آیا تھا ... جانے کیوں ...اس کی زندگی میں پھر ہلچل مچانے ... اس کے سکون کو برباد کرنے ...وہ ایک بار پِھر یہ شہر چھوڑنا چاہتی تھی ...پِھر کہیں اور بھاگنا چاہتی تھی ...جانتی تھی کے اگر وہ یہاں ہے تو اس کا جھوٹ زیادہ دیر نہیں چلے گا ...

اس سے محض ایک ہی ملاقات نے اسے کتنا ہلا دیا تھا...

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

وہ ایک رات میں چھے سالوں کی مسافت طے کر کے آیا تھا ... پچھلے کئی سالوں سے اپنے دل میں ماضی کی یادوں کا دروازہ بڑی سختی سے بند کر رکھا تھا ... نہیں چاہتا تھا کے پرانی تکلیفیں اس کے حال پہ اثرانداز ہوں ...پر بیلا کو دیکھ کے بڑی زور کا طوفان آیا تھا اور وہ بند دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا ...وہ ایک نئے سرے سے اپنے ماضی کی تلخ حقیقت سے گزر رہا تھا ...اپنے جذبوں کی ناکامی اور توہین کے احساس سے گزر رہا تھا ... بیلا کو اپنے سامنے دیکھ کر ایک بار پھر سوئی ہوئی محبت کی آگ رگوں میں دوڑنے لگی تھی جسے اس نے بڑی مشکل سے ٹھنڈا کیا تھا ... پچھلے دو چار دنوں سے گزرنے والی راتیں اس کے اُوپر بہت بھاری تھیں ...

صبح بھی بہت بوجھل ہوئی تھی ...سارے اعصاب تھکے تھکے سے تھے ...آنکھیں بند کیے کتنی ہی دیر وہ بستر پہ پڑا رہا ... سلیم ناشتہ لے کے آیا تو اس نے منع کر دیا ...

"آج موڈ نہیں ہے سلیم ...آفس میں ہی کچھ لنچ کے وقت کھا لوں گا..."

دوپہر کے بارہ بجے جب وہ موسیٰ کے ساتھ شہر سے پیٹرولنگ کر کے واپس آ رہا تھا تو اپنے پولیس اسٹیشن کے سامنے اسے ایک بچوں کی اسکول وین خراب ہوئی نظر آئی ... چھوٹے چھوٹے بچے اسکول کی یونیفارم میں وین سے باہر نکل کے سڑک پہ

کھڑے تھے ...اس کے کہنے سے پہلے ہی موسیٰ نے جیپ سائڈ پہ روکی لی تھی ...

دونوں اُتَر کے وین تک گئے تو سارے بچے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کا چھجا بنائے سورج کی تیز روشنی سے بچتے ہوئے اپنی ایک آنکھ بند کر کے پولیس والوں کو دیکھنے لگے ...پِھر خود ہی اٹینشن کھڑے ہوئے تو دونوں کے لبوں پہ بے ساختہ مسکراہٹ ابھری تھی ...

"کیا ہوا بھئی..."موسیٰ چلتا ہوا ڈرائیور کے پاس آیا جو وین کا انجن کھولے کھڑا تھا ... سائڈ کا ایک ٹائر بھی پنچر تھا ...وین والے کی نظر جیسے ہے پولیس پہ پڑی تو بلا وجہ ہی پسینے چھوٹنے لگے تھے ...اس نے سب سے پہلے ایک سیلوٹ مارا ...

"اسلام علیکم سر..." اس نے پہلے موسیٰ کو اور پِھر ذرا پیچھے ہو کے تابش کو سلام کیا تو اس نے سر ہلا کے جواب دیا ...

"سر وین خراب ہو گئی ہے ...ٹائر بھی پنکچر ہے... تھوڑا ٹائم لگے گا..."موسیٰ نے اس کی بات سن کے وین کے اندر جھانکا ... سبھی بچے سڑک پہ تھے ...وہ ڈرائیور کے ساتھ انجن پہ جھک گیا ...

تابش پنجوں کے بل بچوں کے پاس زمین پہ بیٹھا تو سب بچے اس کے ارد گرد جمع ہو کے اسے بڑے شوق سے دیکھنے لگے ...سب آپس میں کھسر پھسر کرنے لگے ... کسی کو

New Era Magazine

پولیس والے انکل سے شرم آرہی تھی ... کوئی خوف سے پیچھے ہی کھڑا تھا ... کوئی اس کی کیپ چھو رہا تھا اور کوئی اس کی بازو میں دبی سٹک کو ہاتھ لگا کے دیکھ رہا تھا ...

ایک بچہ خاموشی سے اس کے کندھے کے پاس آ کے کھڑا ہوا تھا ...کچھ دیر اس کے چہرے کو تکنے کے بعُد بہت غور سے اس کے سینے پہ لگی تابش حسنین کے نام کی تختی دیکھنے لگا پِھر اسے کچھ سکون ہوا تو بڑے آرام سے تابش کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا تھا ...

"تم سب اپنا نام بتاؤ..." اس نے مسکرا کے سب بچوں کو مخاطب کیا تو سب ہی شرما کے تھوڑا اور قریب آ گئے ...

"میں احمد"

"میں علی"

"میں سلمان"

"میں سیما"

"میں شازیہ"

" میں کرن"

New Era Magazine

"میں زین"

سب بچے لائن سے اپنا نام بتاتے گئے تو اسے ان پہ بہت پیار آیا ...ہنستے ہوئے اپنے بازو سے لگے بچے کی طرف گردن موڑ کے اسے دیکھنے لگا ...

"اور تم..." اچھی خاصی ٹھنڈ کے باوجود بھی اسے پسینے آرہے تھے ...ماتھے پہ پڑی کالی لٹیں پسینے سے بھیگ رہی تھیں ...بڑی بڑی کالی آنکھیں جن میں بے تحاشا کشش تھی ...اس کی گوری رنگت دھوپ سے لال ہو رہی تھی ...

"میں تو مازن ہوں..."اپنی آنکھوں میں دُنیا جہاں کی حیرت لیئے اس نے اپنا نام ایسے بتایا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو ...

"کیا آپ کو نہیں پتہ..."

اس کا نام سن کے تابش کی آنکھیں خوشگوار حیرت سے کھلی تھیں ...اس نے بے ساختہ اپنی انگلیاں اس کے سر میں چلائی تھیں ...

"تم اسی لیے اتنے پیارے ہو کیوں کے تمہارا نام مازن ہے..." اس نے ہنستے ہوئے کہا تو مازن نے بڑے فخر سے سر ہلایا تھا ...

"پیارا بھی ہوں اور بیوٹیفل بھی ہوں..." اس نے جھک کے تابش کے کان میں اپنی سب سے بڑی راز کی بات بتائی تو تابش اپنا قہقہہ روک نہیں سکا تھا ...مازن بھی تھوڑا

New Era Magazine

شرما کے پیچھا ہوا اور تابش اس کی ادا پہ فدا ہو گیا ...

اگر اِس دُنیا میں کہیں کوئی "پہلی نظر کی محبت" کا تصور موجود ہے تو یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ ایس۔پی تابش حسنین کو اپنے سامنے کھڑے اس چھوٹے سے بچے سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی تھی ...اپنی تمام تر معصومیت کے ساتھ صرف دو منٹ میں وہ تابش کا دِل لوٹ چکا تھا اور اب مستقل تابش کو اپنی ذاتی ملکیت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ چپکا کھڑا تھا ...

تابش نے اپنا بازو اس کے ہاتھوں سے چھڑا کے اس کی کمر کے گرد کیا اور مازن کو اپنے اور قریب کیا تو اس نے دونوں بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹ دیے ...پھر ذرا جھک کے اس کے گال پہ ایک پپی بھی کر دی تھی ...وہ تو بس اس فلرٹ بچے کو دیکھ کے ہنسے جا رہا تھا ...

پھر دوسرے ہاتھ سے اس کے ماتھے کی لٹوں کو پیچھے کیا ...اس کی کنپٹی سے پسینے کی بوندیں گریں تو وہ اس کا ہاتھ پکڑے کھڑا ہو گیا ...

"موسیٰ ...میں ان سب کو پولیس اسٹیشن کے اندر لے جا رہا ہوں ... جیسے ہی وین ٹھیک ہو تو مجھے بتا دینا..." پھر ڈرائیور کو دیکھنے لگا ...

"ان سب کے گھر فون کر کے بتا دو کے وین خراب ہو گئی ہے ... تھوڑا ٹائم لگے گا..."

وہ مازن کا ہاتھ پکڑے سب کی لائن بنواتا پولیس اسٹیشن کے اندر لے آیا... سارا اسٹاف اتنے سارے بچوں کو دیکھ کے بے اختیار ہنسا تھا ...دو لیڈی پولیس آفیسرز بھی اپنے کمروں سے باہر نکل آئیں تو تابش سب بچوں کو ان کے حوالے کرتا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا ...اپنے آفس کا دروازہ کھولا ہی تھا کے اس کی ٹانگوں کے ساتھ ساتھ چلتا مازن اس سے پہلے جھٹ سے کمرے میں داخل ہوا تھا اور بہت مزے سے اس کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ کے اپنا سر دونوں ہاتھوں پہ رکھ لیا ...پھر اپنی طرف دیکھتے ہوئے تابش سے سوال کیا ...

"آپ گھر کب آئیں گے..." اس کی نظروں کی چمک اور اشتیاق دیکھ کے لمحے بھر کے لیے وہ رکا تھا ...پھر اپنی کرسی پہ آ گیا ...

"آپ کا گھر کہاں ہے..." اور اتنے مشکل سوال نے تو مازن کا سر گھما دیا... وہ اپنا سر کھجانے لگا تھا ... "میرا گھر..." ایک انگلی اپنے گلابی ہونٹوں پہ رکھی تھی ...

"مم..." پھر سوچنا شروع کیا تھا اور جو کچھ سمجھ میں آیا ...اس نے بتانا شروع کیا ...

"میرے گھر کے پاس بہت ساری بلڈنگز ہیں ... بڑی بڑی ...ایک سبزی کی دکان ہے ...ایک آئس کریم کی ...پر میرے دانت خراب ہو جائیں گے اِس لیے ماما نے مجھے آئس کریم کھانے سے منع کیا ہے..." تابش کو پھر ہنسی آئی تھی ...

"اور مسجد بھی ہے ...وہاں پہ جو مولانا صاحب ہیں میں ان سے قرآن پڑھتا ہوں ... مولانا صاحب بھی بول رہے تھے کہ آپ گھر آئیں گے..." تابش نے بڑی معصومیت سے سر ہلایا تھا ...

"مازن ایسے تو مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا ...اور کچھ بتاؤ..." مازن کی مشکل کچھ اور بڑھ گئی تھی ...

"وہاں گیٹ پہ رشید بھی کھڑا ہوتا ہے ... بڑا سا گیٹ ہے بلیک رنگ کا ...اور گراؤنڈ بھی ہے ...میں اس میں کھیلتا ہوں...اور رشید بھی بول رہا تھا کے آپ گھر آئیں گے ... میرے سب فرینڈز آپ کا ویٹ کر رہے ہیں..." اس کی آنکھوں میں اُداسی اتری تو تابش نے اسے اپنے پاس بلایا ...

"ادھر آؤ..." وہ کرسی سے اُتَر کے سامنے آ کے کھڑا ہوا ...

"اب مجھے تمہارے گھر کا ایڈریس بالکل ٹھیک سے سمجھ میں آگیا ہے..." اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں کھولے ...

"بہت ساری بلڈنگز ہیں ...ایک سبزی کی دکان ہے ...ایک آئس کریم کی ...پلے گراؤنڈ بھی ہے..." مازن ہاں ہاں میں سر ہلاتا رہا ...

"اور وہاں مولانا صاحب بھی ہیں ...اور رشید بھی ...ہیں نا..." اس کے اتنا کہنے پہ

New Era Magazine

مازن بے اختیار اس کے سینے سے لگا تو ایک حیرت کا جھٹکا تابش کو بھی لگا تھا ... مسکرا کے اپنے دونوں ہاتھوں میں اسے سمیٹا ...اس کی کمر تھپک کے اسے اپنی گود میں بٹھایا ...

"میں آپ سے ملنے ضرور آؤں گا ...پر آج نہیں ... کسی اور دن ...آج تھوڑا کام ہے ..."وہ بات کر ہی رہا تھا کے موسیٰ دروازہ کھول کے اندر آیا ...

"سروین ٹھیک ہو گئی ہے..." اس نے مازن کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ ایک دم تابش سے چپکا تھا ... نہیں میں سر ہلانے لگا ...

"میں آپ کے ساتھ باہر جاؤں گا..."موسیٰ باہر نکلا تو ایک بار پِھر تابش کی طرف مڑا تھا ...

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے پاپا..."آنکھوں میں حیرت لئے تابش نے اپنی دونوں آنکھیں کھولی تھیں ...ایک بار پِھر پنجوں کے بل زمین پہ بیٹھا تھا ... بڑی حیرت سے مازن کو دیکھتا رہا ...پِھر نا جانے کیوں ایک عجیب سوال ذہن میں آیا ...

"تمھاری ماما کا کیا نام ہے..."مازن نے ایک بار پلکیں جھکائیں ...پِھر اٹھائیں ...پِھر جھکائیں ...جو نام ماما نے یاد کرایا تھا اسے وہی بتانا تھا ...اور ایک بار پِھر نظریں اٹھائیں تھیں ...

"میری ماما کا مس رضا ہے..." اور وہ اپنے اِس احمقانہ سوال پہ خود ہی ہنس پڑا ...اس نے

ایسا فالتو سوال کیوں کیا ...کیا دلچسپی ہو سکتی تھی اسے اِس بچے کی ماں کا نام جاننے میں ...

"اچھا تم کیا بتانے والے تھے..." اور مازن نے ایک لمبی سانس بھری تھی

... تھوڑا تھوک گلے میں اتارا تھا ...ایک بار اور لمبی سی سانس لی تھی ...ایک خوف کا تاثر اس کے چہرے پہ تھا ...

"ماما نے مجھے کہا تھا کہ جب بھی میں آپ سے ملوں تو آپ کو بتادوں کے میں آپ کو بہت یاد کرتا ہوں..." ایک لمحے رک کے اس نے تابش کی آنکھوں میں دیکھا ...وہ آہستہ آہستہ مازن کی کمر سہلا رہا تھا ...اسے حوصلہ دے رہا تھا ...مازن ایک بار پھر بولنے لگا تو موسیٰ پھر اندر آیا تھا ...

"سر ڈرائیور بلا رہا ہے اسے..." اس نے ہاتھ اٹھا کے موسیٰ کو وہاں سے بھگایا تھا ...

"بس دو منٹ..." پھر مازن کو دیکھا ...

"ہاں بولو تم ...ڈرو نہیں ...جو بھی بات ہے ...سچ سچ بتا دو ...اچھے بچے ہمیشہ سچ بولتے ہیں..." ایک لمبی سانس لے کے وہ پھر بولنے لگا تو آواز کپکپا رہی تھی ...

"لاہور میں اکرام انکل نے ماما کو مارا تھا ...اور مجھے بھی ...یہاں پر..." اس نے اپنے بال پیچھے کیے تو دو تین ٹانکوں کے نشان بالکل واضح تھے ...تابش کے ماتھے پہ ایک شکن پڑی تھی ...

New Era Magazine

"اکرام تمہارے پاپا کا نام ہے..." مازن نے نہیں میں سر ہلایا تھا ...

"وہ تو میرے انکل تھے ...ایک رات کو انہوں نے ماما کو مارا تھا ...ان کا منہ بھی بند کیا تھا ... میں نے انہیں چھری ماری تھی..."تابش حیرت سے دونوں آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا ...یہ بچہ شاید کسی ریپ اٹیمپٹ کا ذکر کر رہا تھا ...

"پھر..." اس نے مازن کے دھڑکتے ہوئے دِل پہ اپنا ہاتھ رکھا ...

"پھر ماما نے بھی اسے مارا تھا ... میں نے انکے بال بھی نوچے تھے اور اکرام انکل کا خون بھی نکلا تھا..."ایک لمبی سانس لے کے تابش اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتا کھڑا ہوا تھا ... کمرے کا ایک چکر لگانے کے بعد پھر اس کے سامنے آ کے بیٹھا ...

"اچھا ...اب تم یہ بات کسی کو مت بتانا..."مازن کو اپنے ساتھ لگا کے اس نے سمجھایا ...

"آرام سے گھر جاؤ ...میں سب ٹھیک کر دوں گا ...پریشان تو نہیں ہوں نا..." مازن پھر اس کے گلے لگا تھا ...

"میں آپ کو بہت یاد کرتا ہوں پاپا ...آپ گھر کب آئیں گے..." اس کے دوسری دفعہ پاپا کہنے پہ وہ یہی اندازہ لگا سکا کہ شاید اس بچے کا باپ نہیں ہے ...اسے پیار کر کے اپنے ساتھ باہر وین میں لا کے بٹھایا ...پھر موسیٰ کی طرف مڑا ...

"موسیٰ ... سنو ... تم وین کے ساتھ جاؤ ...یہ بچہ کہاں رہتا ہے ...اِس کے ماں باپ

کون ہیں ...مجھے ساری رپورٹ چاہیے..."موسیٰ وین کے پیچھے گیا تو وہ بھی آفس کے اندر چلا آیا ...مازن کے آدھے گھنٹے میں بدلتے رنگوں کو سوچتا رہا ...وہ کتنا حساس بچہ ہو سکتا تھا ... جس نے اتنی تفصیل سے اسے ایک جرم کی خبر دی تھی ...

˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘

پھر ایک پولیس مقابلے میں وہ بہت بری طرح زخمی ہوا تھا ...ایک گولی کمر میں اور ایک ٹانگ میں لگی تھی ...بے تحاشہ خون ضائع ہو گیا تھا اور اسے ایمر جنسی میں ہسپتال لایا گیا تھا ...

کل رات ہی دلاور نے اسے بہت بڑی ڈر گز کی کھیپ شہر سے گزرنے کی اطلاع دے تھی ... خبر سن کے وہ ایک بار پھر کانپ اٹھا تھا ...اتنی مقدار میں ڈر گز اگر اس کے ہاتھ سے بچ کے نکل گئی تو پتہ نہیں کس کس گھر میں ایک بار پھر طہٰ کا جنازہ اُٹھے گا ...
اپنی پوری فورس کے ساتھ صبح فجر کے بَعد وہاں پہنچا تھا ...کچھ دیر انتظار کرنے کے بَعد آخر دلاور کی خبر سچ ثابت ہوئی تھی ...ٹرکس کے نمبر میچ کر گئے تھے ...
پولیس کو دیکھتے ہی فائرنگ شروع ہوئی اور دو گھنٹے کے دھواں دار خونی مقابلے کے بَعد چار لوگوں کے ساتھ ڈر گز کے دو ٹرکس پولیس کے قبضے میں تھے ...اِس دوران تابش

کو دو گولیاں لگی تھیں ...وہ اتنا سیریس کبھی نہیں ہوتا اگر ایک بار پھر اسے سارے ڈر گز دریا میں بہانے کی فکر نہیں ہوتی... موسیٰ اسے بار بار سمجھاتا رہا پر اس نے ایک بھی نہیں سنی تھی ...

"سر آپ کو ہسپتال جانے کی ضرورت ہے ...یہ سب میں دیکھ لوں گا ..." وہ خون میں لت پت سڑک پہ لیٹے اپنے سر کو دیکھ کے اسے جلد از جلد ہسپتال پہنچانے کی فکر میں تھا ...اور تابش وہاں سے ہلنے کو تیار نہیں تھا ...

''نہی موسیٰ..." وہ حتی الامکان ہوش میں رہنے کی کوشش کر رہا تھا ...

"جلدی کرو ...پہلے ان سب کو بہاؤ ... جلدی کرو ...یہ ڈر گز واپس پولیس اسٹیشن نہیں پہنچنے چاہئیں..." آخر وہ بیدم ہونے لگا...

"موسیٰ..." اس نے پاس آئے موسیٰ کا کالر پکڑا ...

"تمہاری ذمہ داری ہے ... کسی صورت میں ... کسی بھی صورت میں................."

بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ آخر اس نے اپنے ہوش کھوئے تھے... موسیٰ نے فوراً اسے اٹھا کے پولیس موبائل میں ڈالا اور ایک نظر اپنے ساتھی پولیس والے پہ ڈالی جو آخری پیکٹ پانی میں خالی کر رہا تھا ...

جب تک وہ ایمر جنسی میں پہنچا خون بہت بہہ گیا تھا اور شدید کوفت کے عالم میں موسیٰ

New Era Magazine

پورے ہسپتال میں بھاگتا پِھر رہا تھا ...اسے بی+خون کی ضرورت تھی اور ہسپتال میں خون دستیاب نہیں تھا ...وہ ریسپشن پہ کھڑا چلانے لگا ...

"یہ سرکاری ہسپتال تو نہیں ہے ...پرائیویٹ ہے ...پِھر بھی ایمرجنسی کے لیے آپ کے پاس خون دستیاب نہیں ہے ...ابھی انتظام کریں خون کا..." سامنے کھڑی ایک عورت موسیٰ کے پاس آئی تھی ...کچھ لمحے خون کے دھبوں سے بھرے موسیٰ کو دیکھ کے اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا ...

"میرا بلڈ گروپ بی+ ہے ...میرا خون لے لیں..."موسیٰ اسی لمحے واپس پلٹا تھا ...

"آئیں میرے ساتھ..." وہ راہداری میں دوڑتا جا رہا تھا اور سوال پہ سوال کر رہا تھا ...

"کوئی بیماری تو نہیں آپ کو..."

"کوی نہیں..."

"ڈائبٹیز..."

"نہیں..."

"کوئی اور..."

"نہیں کچھ نہیں"...موسیٰ لیب کے سامنے آ کے رکا تھا ...

"ان کا خون ٹیسٹ کریں ... جلدی ...فی الحال ایک بوتل خون کی ضرورت ہے..."

اس روتی ہوئی عورت پہ ایک نظر ڈال کے وہ واپس آپریشن تھیٹر کی طرف پہنچا ...
مستقل باہر چکر لگاتے ہوئے اس نے آدھا گھنٹہ گزارا تھا جب ایک نرس خون کی بوتل لیے آپڑیشن تھیٹر میں گھسی اور دو منٹ بعد واپس باہر آئی ... موسیٰ نے اسے نکلتے ہی روکا ...

"گولیاں نکال دی ہیں ... آپ دعا کریں ..." وہ کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی ...

"کتنا بڑا رسک لیا ہے سر نے ..." ایک کرسی پہ بیٹھ کے اس نے اپنا سر تھاما تھا ... دس منٹ بعد وہ عورت چلتی ہوئی آئی تھی ... موسیٰ کے برابر میں دو کرسیاں چھوڑ کے بیٹھی ... چُپ چاپ خاموشی سے بے آواز روتے ہوئے کبھی دروازے کے اُوپر جلتی ہوئی لال بتی کو دیکھتی ... کبھی موسیٰ کو ... کچھ لمحوں بعد موسیٰ کو اس کی موجودگی کا احساس ہوا تو حیرت سے اسے دیکھا ... وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے رو رہی تھی ...

"آپ ..." وہ ایک دم الرٹ ہوا تھا ...

"آپ کا کام ختم ہو گیا ہے ... آپ جائیں یہاں سے ..." اسے کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا تھا ... ویسے بھی وہ باہر دو حوالدار کھڑے کر کے آیا تھا ... نہ جانے یہ عورت کیسے یہاں تک آئی تھی ... وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا ... سامنے بیٹھی عورت نے چہرے سے ہاتھ ہٹایا تو نا جانے موسیٰ کو کیوں لگا کہ اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے ...

New Era Magazine

"محترمہ ...یہ سکیورٹی ایریا ہے ...آپ باہر جائیں..." وہ خاموشی سے اٹھ کے کھڑی ہوئی تھی ...ایک نظر آپریشن تھیٹر کے دروازے کو دیکھا...موسیٰ کی بات کا اس پہ کوئی اثر نہیں ہوا ...

"کتنی گولیاں لگی ہیں..." اس نے اپنی لال آنکھوں سے موسیٰ کو دیکھا ...

"دو..." وہ اس عورت کے بلاوجہ رونے سے مزید کوفت کا شکار ہوا تھا ...

"نکال دی ہیں گولیاں..." پھر ایک دفعہ اس کا چہرہ دیکھ کے آگے بڑھ کے ایک دروازہ کھولا ...

"آپ باہر آجائیں ...یہ سیکیورٹی ایریا ہے..." وہ بہت آہستہ سے چلتی ہوئی باہر آئی اور وہیں پڑی ایک کرسی پہ بیٹھ گئی ...تین گھنٹے تک اسی حالت میں بیٹھی رہی ...وہ تو صرف سیما بھابھی کی امی کی میڈیکل رپورٹس لینے ہسپتال آئی تھی ...اسے کیا معلوم تھا ہسپتال میں گھستے ساتھ ہی پہلی نظر اِسٹریچر پہ لیٹے تابش پہ پڑے گی ...وہ جس حال میں تھا ...بیلا کو لگا اس کی آنکھیں پتھر کی ہو گئی تھیں ...اسے تیزی سے ایمرجنسی میں لے گئے تھے ...اور بیلا وہیں کھڑی کی کھڑی رہ گئی ...بڑی مشکل سے اپنے آپ کو گرنے سے روکا ...کچھ ہی دیر بعد موسیٰ ریسپشن پہ چلاتا ہوا نظر آیا ...اسے بی+خون کی ضرورت تھی اور خون ہسپتال میں دستیاب نہیں تھا ...اس نے ایک لمحہ بھی ضائع

New Era Magazine

نہیں کیا تھا اور فوراً آگے بڑھی تھی ...اور اب دعا گو تھی ...اپنے خدا سے ...اس کی زندگی کے لیے ...وہ شخص جو اس کا کچھ بھی نہیں لگتا تھا پر بیلا کے دِل کا ہر تار اس سے جڑا تھا ...وہ تین گھنٹے تک وہیں بیٹھی رہی ...سیما بھابھی کو کال کر کے ایک ایمر جنسی کا بتایا ...مازن کا دھیان رکھنے کو کہا ...

آخر جب موسیٰ ایک بار پھر دروازہ کھول کے باہر آیا تو اسے بیٹھا دیکھ کے حیران ہوا تھا ...وہ فوراً کھڑی ہو کے موسیٰ تک آئی ...

"کیا ہوا ...سب ٹھیک ہے نا ...آپریشن ختم ہو گیا..." اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ مسلسل رَو رہی تھی ...پہلی بار موسیٰ کے دماغ میں ایک گھنٹی بجی تھی ...

"آخر کون ہے یہ..."

"جی ...ٹھیک ہیں ...دونوں گولیاں نکال دی ہیں ڈاکٹر نے ...ایک دو گھنٹے تک ہوش آ جائے گا..." چہرے پہ بے آواز آنسوں کی لڑی لگی تھی ...

"اب خطرے سے باہر ہیں..." اس کی تسلی ابھی بھی نہیں ہوئی تھی ...

"جی ...الحمد للہ ...اب خطرے کی کوئی بات نہیں..." پھر اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پرس میں سے موبائل نکالا تھا ...

"آپ اپنا نمبر دے دیں ...میں فون کر کے خیریت معلوم کروں گی ...اور جیسے ہی

New Era Magazine

ہوش آجائے آپ مجھے فوراً کال کر دیجیئے گا..."موسیٰ کی خاموشی پہ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی ..."دیں نمبر..."موسیٰ پھِر بھی چُپ تھا ...

"میڈم آپ جاسکتی ہیں ...فی الحال جو حالات ہیں ...میں کسی بات کی کوئی خبر آپ کو نہیں دے سکتا..." اور بیلا پہ ایک بار پھِر کوئی اثر نہیں ہوا تھا ...

"آپ مت دیجیئے گا کوئی خبر ...میں خود کال کر کے خبر لے لوں گی..." پھِر موبائل موسیٰ کے سامنے کیا...

"آپ کا نام موسیٰ ہے نا..."موسیٰ نے ایک نظر اس پہ ڈالی ...

"آپ بے فکر رہیں ...آپ کے سر کو مجھ سے کوئی خطرہ نہیں... نمبر دیں..."

آخر کون تھی یہ عورت جو بالکل اس کے سر کی طرح حکم دے رہی تھی اور پتہ نہیں کیوں وہ انکار نہیں کر سکا ...ایک سانس کے ساتھ موسیٰ نے اسے اپنا نمبر لکھوایا تھا ... وہ نمبر لے کے آگے بڑھی اور پھِر واپس پلٹی تھی ... چلتی ہوئی موسیٰ تک آئی ...

"اگر اِس وقت ہسپتال میں خون موجود ہوتا تو کیا آپ کو میرے خون کی ضرورت پڑتی..."اِس بیوقوفی والے سوال پہ موسیٰ کے ماتھے پہ ایک بل پڑا ...

"ظاہر ہے نہیں..." ایک لمحے رک کے اس نے جواب دیا ...

"تو آپ تابش سے ہرگز ذکر نہیں کہیں گے کہ خون میں نے دیا ہے ... کہہ دیجیئے گا کہ

New Era Magazine

خون ہسپتال میں موجود تھا یا کچھ بھی مت بتائیں..."

موسیٰ نے حیرت سے اسے اپنے سر کا نام اتنی بے تکلفی سے لیتے دیکھ کے اپنی آنکھیں تھوڑی کھولی تھیں ...اور یاد آیا کے اسے کہاں دیکھا تھا ...ابھی دو ہفتے پہلے ہی تو سر نے ایک منگنی کے فنکشن میں اس سے سر درد کی گولیاں منگوائی تھیں ...یہی تو تھی وہ عورت جو اس وقت سر کے ساتھ تھی ...

"میں ایسا نہیں کر سکتا ...وہ پوچھیں گے تو میں بتا دوں گا..." اس نے دونوں ہاتھ پیچھے کمر پہ باندھ کے نظر اس سے ہٹائی...

"جب میں نے منع کر دیا ہے تو آپ نہیں بتائیں گے اور کچھ نہیں کہیں گے آپ کے سر ...بے فکر رہیں..." وہ گھورتی ہوئی واپس پلٹی تھی...موسیٰ اسے جاتا دیکھتا رہ گیا ...

شاطر آدمی تھا ...بہت ساری بات کچھ کہے سنے بنا ہی سمجھ گیا تھا ...

اور پِھر اگلے چوبیس گھنٹوں میں موسیٰ کا موبائل چوبیس دفعہ ضرور بجا ہو گا ...وہ ہر ایک گھنٹے بَعْد فون کر کے ایک ہی بات پوچھ رہی تھی ...

"ایس۔پی صاحب کو ہوش آگیا..." اور موسیٰ کا نہیں میں جواب سن کے پِھر ایک ہی بات کرتی ...

"جیسے ہی ہوش آجائے آپ مجھے کال کر دیں..." اور وہ جی کہہ کے موبائل بند کر دیتا

...

آخر اگلے دن دوپہر کو جب اسے ہوش آیا تو موسیٰ نے خدا کا شکر ادا کیا ...زخموں سے بھرے سر کو دیکھتا کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا رہا ...آدھا گھنٹہ ان سے بات کر کے وہ باہر نکلا تھا ...

"جی میڈم ...آگیا ہے سر کو ہوش ...ابھی آئی سی یو میں ہی ہیں ... کل تک روم میں شفٹ کریں گے ... طبیعت بھی ٹھیک ہے ..." دوسری طرف سے اس کی بھیگی آواز سنی ...

"بہت شکریہ آپ کا موسیٰ ... کیا میں رات کو انہیں دیکھنے آسکتی ہوں..." اس کے جواب پہ موسیٰ نے پلٹ کے کمرے کی طرف دیکھا ...

"آپ کل آجائیں ...ابھی سر بہت تکلیف میں ہیں اور یہاں بہت سارے آفیشل آجا رہے ہیں ... کل مناسب رہے گا..." اس نے جی ٹھیک ہے کہتے ہوئے کال بند کر دی...

ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ

ڈی۔آئی۔جی صاحب کمرے میں ادھر سے اُدھر چکر لگاتے ہوئے وہاں موجود ان تینوں کی شکلیں دیکھ رہے تھے اور وہ تینوں بالکل چُپ تھے... موسیٰ ایک اور اسٹنٹ کے ساتھ ہاتھ پیچھے باندھے کھڑا تھا ...جب کے تابش لیٹے لیٹے چھت کو گھور رہا تھا ...

"میں آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں ...ٹرک پانی میں کیسے گر گیا..."موسیٰ نے ان کی آواز پہ دو تین دفعہ پلکیں جھپکیں تو تابش کا دِل چاہا ایک گولی اسے بھی مار دے ...ذرا سی بیوقوفی سارا کھیل بگاڑ سکتی تھی ...پر وہ صرف دور سے گھور ہی سکا تھا ...تینوں ایک بار پِھر سے چُپ تھے ...

"تم کہاں تھے..." انہوں نے موسیٰ کو دیکھا ...

"سر ...ڈرائیور کو گولی لگی تھی اور ٹرک کا بیلنس خراب ہو گیا ...اِس لیے ...ٹرک پانی میں اُلٹ گیا..."وہ اپنی رَو میں بغیر سوال پہ غور کیے کہانی سنا رہا تھا ...

"میں نے پوچھا ہے تم کہاں تھے..."ڈی۔آئی۔جی صاحب کی زوردار آواز پہ وہ ہل ہی تو گیا تھا ...

"سر میں اسے دیکھ رہا تھا..."

"کِسے دیکھ رہے تھے..." وہ پِھر چیخے تھے ...

"سر ...وہ...وہ..."موسیٰ نے ذرا سا کھنکار کے اپنی گھبراہٹ پہ قابو کیا ...

New Era Magazine

"وہ جب ٹرک پانی میں گر رہا تھا تو میں اسے گرتے ہوئے دیکھ رہا تھا..." اور اس کی مسکین صورت پہ تابش نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی ...

"میں جانتا ہوں کہ تم تینوں مل کے جھوٹ بول رہے ہو ...میں پوری جانچ کرواؤں گا ..." پھر چلتے ہوئے دروازے تک آئے تھے ...

"تابش..." اور وہ جو شدید تکلیف کے باوجود اپنی کمر کے نیچے سے تکیہ نکال کے موسیٰ کو نشانہ بنانے والا تھا ...ایک دم سیدھا ہو گیا ...

"یس سر..." اس نے فوراً اپنا ہاتھ سیدھا کیا اور درد سے آنکھیں بند کی تھیں ...

"گڈ جاب..." ایک مسکراتی نظر اس پہ ڈال کے وہ کمرے سے باہر نکل گئے...تابش دو لمحوں کے لیے رکا تھا ...پھر تکیہ نکال کے موسیٰ کو نشانہ بنایا ...

"تمھیں نہیں معلوم کے جھوٹ بولتے ہوئے آنکھیں نہیں جھپکتے..." اس نے موسیٰ کو خونخوار نظروں سے گھورا تھا ...

"سر کبھی ٹریننگ نہیں لی جھوٹ بولنے کی ...آہستہ آہستہ سیکھ جاؤں گا..." اس نے بڑی بیچارگی سے سر کو دیکھا ...تکلیف کی شدت سے اپنی کمر پکڑتے ہوئے تابش نے بیلا کو کمرے میں داخل ہوتے حیرت سے دیکھا ...وہ دروازے میں چُپ چاپ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی ...ایک لمحے کے لیے لگا شاید اس کا وہم تھا پر جب وہ چلتی ہوئی پاس

آئی تو اسے یقین آیا کہ کوئی خواب نہیں تھا ...وہ واقعی اس کے سامنے تھی... موسیٰ اپنے ساتھی کے ساتھ خاموشی سے باہر نکل گیا ...

دوائیوں کی مہک اور مکمل خاموشی کے ساتھ دونوں سانس لیتے رہے ...ایسا لگا کہ ایک دوسرے کو دیکھنے پہ کوئی پابندی تھی ...جہاں بیلا سر جھکائے کھڑی تھی ...وہیں تابش خاموشی سے لیٹے سامنے دیوار پہ نظریں جمائے تھا ...اِس سناٹے کو بیلا نے توڑا...دو قدم آگے آ کے سامنے کرسی پہ بیٹھی ...وہ مستقل دیوار دیکھ رہا تھا پھر اس کی طرف سر گھما کہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو بیلا نے اپنی خاموشی توڑی ...

"میں نے خبروں میں سنا تھا..." آہستہ سے ایک جملہ بول کے وہ پھر چُپ تھی ...

تابش نے آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لی ...اس کا ایک زخم کندھے پہ اور دوسرا کمر پر تھا ... ہسپتال کے کپڑوں پر بھی خون کے دھبے تھے ... چہرے کی زردی شدید تکلیف کی علامت تھی ...

"میں ٹھیک ہوں اب..." جانے کیوں وہ نظر نہیں ملا رہا تھا ...

"کب تک ہو ہسپتال میں..." اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں ...دو دن پہلے اسے نیم مردہ حالت میں دیکھ کے وہ بے شک اپنے اوسان کھو گئی تھی اور اب سامنے لیٹے زندہ سلامت تابش کو دیکھ کے جتنا شکر ادا کرتی کم تھا ... بڑی ہمت سے آنسو اپنے اندر

New Era Magazine

اُتارے تھے ...اس کی آواز کی نمی محسوس کر کے تابش نے اس کی طرف گردن گھمائی ...آہستہ آہستہ لرزتی پلکیں آج پِھر اسے یونیورسٹی کی کینٹین میں بیٹھی بیلا سبحان کی یاد دلا گئیں تھیں ...

"ڈاکٹرز بول رہے ہیں ایک ہفتہ یہیں رکھیں گے پر میں دو دن سے زیادہ یہ ماحول برداشت نہیں کر سکتا ...پرسوں تک گھر چلا جاؤں گا ...ویسے بھی گھر پہ سب لوگ ہیں ..."ایک نظر بیلا پہ ڈال کے اس نے نظر نیچے کی ...اب تو اس کی طرف دیکھنا بھی اسے گناہ لگتا تھا ...

"سب لوگ..." اس نے ذرا حیرت سے تابش کو دیکھا ...

"ہاں ...امی...پاپا اور طوبیٰ ...سب ہی آ گئے تھے ..." ایک بار پِھر کمرے میں خاموشی تھی ...بیلا سر جھکائے بیٹھی رہی اور وہ آنکھیں بند کیے لیٹا رہا ...آج بھی صرف ایک دوسرے کی موجودگی کے احساس سے کتنا سکون ملتا تھا ...بس ایک احساس کہ وہ سامنے ہے اور کتنے سالوں بَعْد تابش آج پِھر سکون سے سونے والا تھا ... بیلا کے ہونے کا سکون ...نا جانے وہ دل کے کس کونے میں بسی تھی کہ لاکھ چاہنے کے باوجود وہ اسے باہر نکالنے میں ناکام رہا تھا ...

"تمہارے بابا کیسے ہیں..." اس نے بیلا کی طرف نظر کی ...

"بابا کا کچھ سال پہلے انتقال ہو گیا تھا..." وہ کہہ کے پھر چُپ ہوئی ...ایک نرس کی آمد نے کمرے کی خاموشی توڑی ...

"سر آپ کی ڈرپ چینج ہو گی..." نئی ڈرپ کی تھیلی نکال کے وہ اس کے ہاتھ پہ جھکی ...پھر پلٹ کے بیلا کے خاموش چہرے کو دیکھا ...

"آپ کی وائف تو بہت پریشان ہیں ...لگتا ہے تین دن سے سوئی نہیں ہیں..." اس کی بات پہ دونوں نے ایک دوسرے کو ایک ساتھ دیکھا تھا ...آنکھوں میں اترتی حسرت اور اداسی دونوں طرف ایک ہی جیسی تھی ...

"میڈم جب میں بھی بہت روتی ہوں نا تو میری آنکھیں بھی بالکل آپ کے جیسی ہو جاتی ہیں ...موٹی موٹی سوجی ہوئی..." وہ بغیر رکے بولے جا رہی تھی ...

"صدقہ دے دیں سر کا ...اللہ نے بہت رحم کر دیا ہے ...ذرا سا نشانہ خطا ہوتا تو بس ..." پھر تابش کی طرف گھومی ...

"آپ کی وائف بہت خوبصورت ہیں ...کتنے بچے ہیں آپ کے..." اور دونوں طرف کی مسلسل خاموشی سے اسے اپنے کچھ زیادہ ہی بولنے کا احساس ہوا تھا ...ایک دم چُپ ہوئی اور دروازے کی طرف بڑھی ...

"سر کھانا آرہا ہے آپ ریڈی رہیں..." کہتے ہوئے وہ باہر نکل گئی...اسے نکلتا دیکھ کے

بیلا بھی اپنی جگہ سے اٹھی تھی ...

"میں چلوں ... تم اپنا خیال رکھنا..."

"کوئی ساتھ آیا ہے کیا ...اکیلی آئی ہو..." اور نجانے کیوں وہ گڑبڑائی تھی ...

"میرے شوہر آج کل شہر میں نہیں ہیں ...میں اکیلی ہی آئی تھی..." اس کے جواب پہ تابش کی نظریں اُلجھی تھیں ...ایسا لگا کہ اس نے آج بھی ایک رٹا رٹایا جملہ بولا ہو ...

"یہ اتفاق بھی ہو سکتا ہے..." اس نے اپنا سر جھٹکا ...پر کچھ تھا اس کے چہرے پہ جو اسے چونکا گیا تھا ...اِس سے پہلے کے وہ کمرے سے باہر نکلتی ... طوبٰی کمرے میں داخل ہوئی تھی ...ایک سرسری سا سلام بیلا کو کر کے وہ تابش کی طرف بڑھی ...بیلا جاتے جاتے طوبٰی کو دیکھ کر رک گئی تھی ...اس نے کتنا سنا تھا طوبٰی کے بارے میں کہ نجانے کیوں اسے دیکھ کے لگا کے کب سے اسے جانتی ہو ...

وہ جس طرح تابش سے مل رہی تھی ...اس کے زخم دیکھ رہی تھی ...اپنے ساتھ لایا ہوا کھانے کا ٹِفن اس نے ٹیبل پہ رکھا ...وہ مستقل بیلا کی نظروں میں تھی ...اس کی ایک جھلک اس رات کو شادی ہال میں نظر آئی تھی ...ایک نرم سی مسکراہٹ بیلا کے چہرے پہ ابھری ...جسے تابش نے بھی محسوس کیا تھا ...دل میں ایک بار پھر بہت ساری ناکام حسرتوں کا دھواں بھرنے لگا تھا ...

"خدا حافظ..." وہ ایک لمحے میں پلٹی تھی اور دروازہ کھول کے باہر نکل گئی ...آج اس کا اِس شہر میں آخری دن تھا ...اسے سرگودھا میں ایک اچھی نوکری مل گئی تھی ...اگر تابش کو اِس حالت میں نہیں دیکھتی تو شاید تین دن پہلے ہی چلی گئی ہوتی ...پر ایک بار پھِر اسے سانس لیتے دیکھنا چاہتی تھی ...بڑی بے چینی سے یہ وقت گزارا تھا ...اور اب ایک بار پھِر مازن کے ساتھ نئی زندگی اور نئی سفر کی جانب گامزن تھی ...

طوبیٰ نے اس کی آواز پہ پلٹ کے دروازے کی طرف دیکھا ...وہ اتنا محو تھی بھائی کے ساتھ کہ بھول چکی تھی کہ کمرے میں کوئی اور بھی موجود تھا اور اب جب وہ جا چکی تھی تو اسے احساس ہوا کے اس کے بھائی کا دمکتا ہوا زرد چہرہ ایک دم ماند پڑا تھا ...وہ تیزی سے دروازے کے باہر نکلی تو راہداری کے کونے پہ اسے بیلا مڑتی ہوئی نظر آئی...کمر پہ لہراتے اس کے کالے بال ابھی بھی طوبیٰ کی نظروں میں تھے ...وہ حیران ہوتی واپس کمرے میں آئی تھی ...

"مجھے نہیں معلوم تھا کے پولیس میں بھی اتنی خوبصورت لیڈیز کام کرتی ہیں ...تابی تمہیں تو بڑے مزے آتے ہوں گے..." تابش کی نظریں مستقل دروازے پہ ہی جمی ہوئی تھیں ...

"کون تھی یہ..." وہ تابش تک آئی تو اسے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ مسلتے ہوئے دیکھا

... تھوڑا اور حیران ہو کے چونکی تھی ...

"تابی کون تھی یہ..." وہ طوبیٰ پہ ایک نظر ڈال کے چُپ ہو گیا ...

"تم جانتی ہو اسے..." اس کی آواز اتنی دھیمی تھی کے طوبیٰ بمشکل ہی سن سکی تھی ...

"نہیں ...میں نہیں جانتی ...کون تھی ...تمہاری کوئی کولیگ..." اس نے اپنے ذہن پہ زور ڈالا پر یہ چہرہ یاداشت میں کہیں بھی محفوظ نہیں تھا ...تابش نے ایک بارِ پھر دروازے کی طرف دیکھا ...جہاں سے وہ کچھ دیر پہلے نکلی تھی ...کچھ لمحے طوبیٰ کی آنکھوں میں دیکھتا رہا جیسے فیصلہ نہیں کر پا رہا ہو کہ بتائے کہ نہیں ...آخر ایک لمبی سانس لے کے آنکھیں بند کی تھیں ...

"بیلا بیکری..." وہ دو لفظ بول کے خاموش ہوا تو طوبیٰ کی آنکھیں حیرت سے کھلتی چلی گئیں تھیں ...ماضی کی کتاب کے کتنے ہی پنے اچانک پلٹے تھے اور ان پنوں میں لکھے ہوئے جملے ہوا میں بکھرنے لگے تھے ...

"بیلا بیکری..." اس نے آہستہ سے پِھر دہرایا تھا ... جیسے یاد کرنے کی کوشش کی ہو ... اور پِھر حیرت سے تابش کو دیکھا ...

"اوہ مائی گاڈ تابی..."وہ حیرت سے چیخ پڑی تھی ...

"یہ!!! ...وہ!!! ...

"وہ!!!...

"ریشمی زلفیں!!!...

"وہ نرم ملائم انگلیاں!!! ...

"وہ کیکس!!! ...بٹر کریم!!! ...لیمن ٹارٹس!!! ...

"وہ ہر تھوڑے دن بعد کوئی نا کوئی نئی چیز..."

"تمہاری یونیورسٹی کے زمانے کی !!!..."

اسے ایک ایک کر کے ساری باتیں یاد آتی گئیں تو وہ زور زور سے بولتی چلی گئی اور جب ہر ایک بات کا مطلب سمجھ آگیا تو ایک بار پھر تیزی سے دروازے کی طرف دوڑی تھی ...باہر نکل کے بے یقینی کے عالم میں کونے تک دیکھتی رہی ...جہاں سے ابھی بیلا مڑی تھی ...پھر واپس تابش تک آئی ... کتنی دیر تک اسے شکوہ کرتی نظروں سے دیکھتی رہی ...

"پلیز طوبیٰ..." اس کا لہجہ بھی بہت زخمی تھا ...

"میں پہلے ہی بہت تکلیف میں ہوں اور مجھ سے کوئی تکلیف دہ سوال مت کرنا..."

طوبیٰ کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے تھے ...تو یہ تھی اس گریز کی اصل وجہ ...ہر لڑکی سے انکار ...شادی سے عدم دلچسپی ...وہ واقعی کتنی خوبصورت تھی ...ان تمام

لڑکیوں سے اچھی جو ابھی تک اس نے اور امی نے تابی کو دکھائیں تھیں ...آخر اس کے بھائی کی پسند تھی ...وہ دکھ سے اسے دیکھ کے رہ گئی ...

"تم پسند کرتے تھے اسے..." طوبیٰ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پاس پڑی کرسی پہ بیٹھی ...

"ہاں..." اس نے ہلکے سے سر ہلایا ...

"اور وہ..." لمحے بھر کے لیے آنکھیں بند کر کے وہ ایک بارِ پھر دامن کوہ کے راستوں سے ہو کے واپس آیا تھا ...

"وہ بھی کرتی تھی..."

"پھر کیا ہوا تھا تابی..." طوبیٰ کا لہجہ بہت پست تھا ...

"اس کی شادی ہو گئی تھی..." اس نے ایک نظر طوبیٰ کو دیکھا ...کچھ لمحے اپنے جذبات پہ قابو پانے کی کوشش میں طوبیٰ کا چہرہ لال ہونے لگا تھا ...پھِر ایک دم جھٹکے سے کھڑی ہو کے چیخ پڑی ...

"تو تم کیا جھک مار رہے ہو اتنے عرصے سے پولیس میں ... گولی کیوں نہیں ماری اس کے شوہر کو..." دکھ اور تکلیف سے وہ جھنجلا اٹھی تھی. ... کیسے اپنے غصے کا اظہار کرتی سمجھ نہیں پا رہی تھی ...بھائی کی بے بسی پہ دل کٹنے لگا تھا ...

"بس یہی غلطی ہو گئی مجھ سے..." وہ تاسف سے سانس بھر کے رہ گیا ...

"اتنی اچھی لڑکی ہاتھ سے نکل گئی..." وہ تابش کے سارے زخم بھول کے ایک نئی پریشانی میں گرفتار تھی اور جانتی تھی کہ اس سے زیادہ افسوس امی اور پاپا کو ہونا تھا ... جب وہ انہیں بتائے گی ...

اس نے تین دن بعد ہی گھر جانے کا ہنگامہ کر دیا ...اِس ماحول سے اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی ... حسنین صاحب اور امی نے اسے بہت سمجھایا ...پر وہ کسی طرح راضی نہیں تھا ...

"مجھے نہیں رہنا یہاں..." اس کی سوئی اٹکی ہوئی تھی اور اب اسے گھر جانا تھا ...وہ ہسپتال کے کمرے سے نکل رہا تھا جب موسیٰ پاس آیا ...

"سر ایک بات کرنی تھی آپ سے..." اس کی آواز اتنی مشکوک تھی کہ تابش چلتے چلتے پلٹا تھا ...

"کیا ہوا..." اس نے موسیٰ کے چہرے پہ نظریں دوڑائیں ...

"سر دو باتیں ایک ساتھ ہیں ... سمجھ نہیں آ رہا کون سی پہلے کروں..." اس نے نظریں سامنے دیوار پہ جما کے ہاتھ پیچھے باندھے ...

"کوئی ٹرکس یا ڈرگز کے حوالے سے بات ہے..." وہ ماتھے پہ شکنیں ڈالے ایک قدم اور پاس آیا ...

New Era Magazine

"نہیں سر ایک پرسنل بات ہے..."موسیٰ نے ایک نظر تابش کو دیکھ کے پھر نظر ہٹائی ...

"تمہاری پرسنل..." وہ حیران ہوا تھا ...

"نو سر ...آپ کی پرسنل..." اور تابش کا دماغ گھوما تھا ...

"تم کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو موسیٰ ...ایک سانس میں ساری بات بتاؤ..."اور موسیٰ نے ایک ہی رفتار سے بولنا شروع کیا تھا ...

"سر وہ جو میڈم یہاں آئی تھیں آپ سے ملنے مس رضا ...انہوں نے آپ کو خون دیا تھا ...مجھے منع کیا تھا کہ آپ کو نہیں بتاؤں ...بہت رُو رہی تھیں ...جب تک آپ کا آپریشن ہوتا رہا وہ یہیں بیٹھی رہیں ...پھر مجھ سے رابطے میں تھیں ...میں نے ہی ان کو آپ کے ہوش میں آنے کا بتایا تھا..." وہ بولتا جارہا تھا اور تابش کی آنکھیں کھلتی جارہی تھیں ...اس نے ایک نظر اوراپنے سر پہ ڈالی ...

"یہی نہیں سر ...وہ جو اس دن وین خراب ہوئی تھی اور بہت سارے بچے پولیس اسٹیشن میں آگئے تھے ...ان میں سے ایک بچہ مازن آپ کے ساتھ آپ کے آفس میں بیٹھا تھا ...وہ انہی میڈم کا بیٹا ہے ...میں اسے گھر تک چھوڑنے گیا تھا ...ڈرائیور نے میرے نمبر سے اس کی ماں کو کال کی تھی ...یہ وہی نمبر ہے جو آپ کو خون دیتے

New Era Magazine

ہوئے میڈم نے ہسپتال کے ریکارڈ میں لکھوایا تھا ...میں نے ریکارڈ چیک کیا تھا اور اب ..." وہ چُپ ہوا ...

"اب..." تابش نے اپنی بھویں اٹھا کے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا ...

"سر اب وہ نمبر پچھلے تین دن سے بند ہے ...پتہ نہیں کیوں ...میں نے کافی دفعہ فون کیا ہے ...پر ابھی بھی بند ہے ...ہو سکتا ہے کوئی معمولی سی بات ہو ...پر شاید ہم پولیس والوں کا پیشہ ایسا ہے ...ہر بات پہ شک کرنا ...تو مجھے بس ایک عجیب سا شک ہوا تھا ... اِس لیے آپ کو بتا دیا..." وہ اپنی بات ختم کر کے چُپ ہوا تھا ...

"ورنہ نہیں بتاتے..." تابش نے اسے سخت نظروں سے دیکھا تھا ...

"نو سر ...بتا دیتا ... میڈم نے منع بھی کیا تھا ...میں بس آپ کے ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہا تھا..." تابش نے بے اختیار اپنا ماتھا کھجایا ...

"میں نے خبروں میں سنا تھا..." اسے بیلا کی بات یاد آئی تھی ...

"تو تم نے مجھ سے جھوٹ بولا بیلا..." ایک بار پھر اس کا سر گھومنا شروع ہوا تھا ...

"تم دو گھنٹے تک میرے پاس بیٹھی رہیں ...اس کے باوجود تم نے مجھے نہیں بتایا... آخر کیوں..." اس نے غصے کے مارے دونوں مٹھیاں بھینچ کے آنکھیں بند کی تھیں ...

جسم کے زخموں میں ہونے والی تکلیف ایک دم کم ہوتی محسوس ہوئی ...سینے میں دبا ہوا

بہت پرانا درد اور تکلیف کا احساس ایک بار پھِر جاگا تھا ...ایک بار پھِر وہی بے بسی جاگی ہی ...ایک بار پھِر بیلا نے اسے کچھ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی ...وہ پھِر چلی گئی تھی ...آج بھی تابش اسے جاتا دیکھتا رہا تھا ...سامنے پڑا پانی کا گلاس اٹھا کہ اس نے اپنی پوری قوت سے دیوار پہ مارا تھا ...

"میں مر رہا تھا تو مر جانے دیا ہوتا ... کیا ضرورت تھی مجھ پہ احسان کرنے کی..." اپنی رگوں میں دوڑتے ہوئے اس خون سے اسے نفرت ہوئی تھی ... نہیں ضرورت تھی اسے بیلا کی ...اس سے جڑی کسی بھی یاد کی ...اور اب اِس خون کی ...اس کی نظریں زمین پہ پڑی ہوئی کرچیوں پہ تھیں ... جیسے اس کا دِل آج بھی کرچی کرچی تھا ...

موسیٰ چُپ چاپ کھڑا تھا ... میڈم کے آنسو اور اب سر کا غصہ ...کچھ نا جانتے ہوئے بھی اسے ساری کہانی سمجھ میں آگئی تھی ...تابش اس کی طرف واپس پلٹا ...

"گھر معلوم ہے نا تمہیں..."

"جی سر..."

"نمبر کیا تھا..."موسیٰ نے موبائل کھول کے مس رضا کا نمبر سامنے کیا تو اسے حیرت ہوئی کہ وہی پرانا نمبر ابھی تک اس کے اِستِعمال میں تھا ...

"اس دن تم سے بولا تھا کے مجھے مازن کی فیملی کے بارے میں ساری معلومات چاہیے

New Era Magazine

..."

"سر اس کے بعد وقت نہیں ملا ...اگلے ہی دن تو آپ کو گولی لگی تھی ...میں پتہ کرواتا ہوں..." اور تابش کے دماغ میں ایک جھٹکا لگا تھا ...

"نہیں اب تم رہنے دو ...مجھے بس گھر کا ایڈریس بتا دو ...میں خود پتا کر لوں گا..." او کے سر کہہ کے اس نے ایڈریس سمجھایا تھا ...

وہ گھر آ کے سیدھا بستر پہ گرا ...جسمانی تکلیف کے ساتھ ساتھ ذہنی تکالیف بھی بہت پریشان کر رہی تھیں ...امی...پاپا اور طوبیٰ اس کے آگے پیچھے تھے ...وہ بمشکل ہنس رہا تھا ...زہر مار کر کے کھانے کے دو تین نوالے حلق کے نیچے اُتارے ...دماغ بالکل بند تھا ...کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی ...جب رات ہوئی اور سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو اسے سوچنے کے لیے کچھ سکون نصیب ہوا ...سب سے پہلا خیال جو ذہن میں آیا وہ مازن کا تھا ...

"مازن بیلا کا بیٹا ہے..." تابش بے اختیار مسکرایا تھا ...

"کیا مازن اسی لیے مجھے اتنا پیارا لگا تھا کہ وہ بیلا سے جڑا ہے..." پر دوسرے ہی خیال نے اس کی ہوائیاں اڑی تھیں ...

"مازن تو کسی ریپ کا ذکر کر رہا تھا..." وہ گھبرا کے کمبل ہٹاتے ہوئے اٹھنے کی کوشش

کرنے لگا... کمر کے زخم پہ ہاتھ رکھ کر بڑی مشکل سے سیدھا ہوا ...بیڈ پہ بیٹھ کے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھاما تھا ...

"وہ بہت صاف بات کر رہا تھا ...مجھے یہی بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ کسی اکرام نے اس کی ماما کو مارا تھا ... بار بار مجھے پاپا بول رہا تھا ...کیا بیلا کسی مشکل میں ہے ... کیا وہ کسی ڈومیسٹک وائلنس کا شکار ہے ...کیا اس کا شوہر اسے مارتا ہے..." اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ مسلا ...ایک سے بڑھ کے ایک تکلیف دیتی سوچ دماغ میں چلی آ رہی تھی ...

"مازن کس اکرام کا ذکر کر رہا تھا..." اس نے ذہن پہ زور ڈالا ...

"اکرام..." بہت سوچنے پہ بھی اکرام کے حوالے سے ماضی کی کوئی یاد محفوظ نہیں تھی ...

"کیا بیلا کے شوہر کا نام اکرام تھا..." وہ یہ نام سوچتے سوچتے تھک گیا تھا پھر ایک جھٹکے کے ساتھ کھڑا ہوا تو تکلیف کے احساس سے آنکھیں بند ہوئی تھیں ...

"مجھے آج تک یہ کیوں نہیں معلوم کہ بیلا کی شادی کس سے ہوئی تھی..." اس نے حیرت سے اپنے ہاتھوں سے چہرہ اٹھایا تھا ...فرش پہ بچھے قالین پہ نظریں دوڑاتا رہا ...

"کیوں کہ بیلا نے مجھے کبھی کوئی نام بتایا ہی نہیں..." وہ کیسے بھول سکتا تھا بیلا کے کہے

New Era Magazine

ہوئے صرف وہ چار جملے ...

"میری شادی ہو گئی ہے تابش..."

"مجھ میں بابا کو انکار کرنے کی ہمت نہیں تھی..."

"ہاں خوش ہوں..."

"تمہاری یہ چیزیں تھیں میرے پاس..."

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا کہ تمہاری شادی کس سے ہوئی تھی..." اس نے حیرت سے اپنے آپ سے سوال کیا ...

"کیا کوئی ایسی بات تھی جو وہ مجھ سے چھپا رہی تھی..." اس نے آنکھیں بند کر کے بیلا کو اپنے سامنے سوچنا شروع کیا ...

اس کی اُڑی ہوئی رنگت ... دھنسی ہوئی آنکھیں ...پہلے سے بھی زیادہ کمزور حالت ... اتنی کے اس وقت تابش کو بیمار لگی تھی ...وہ تو اس وقت کسی بھی صورت نئی دلہن نہیں لگی تھی ...پر شاید وہ اپنے دِل کی تکلیف کے آگے یہ سب دیکھ ہی نہیں پایا تھا ...

"میں ایک بار تم سے ملنا چاہتا ہوں بیلا..." یہ اس کا فیصلہ تھا اور اب وہ مزید انتظار نہیں کر سکتا تھا ... نیند کی گولی نے اثر دکھانا شروع کیا تو تھکے تھکے ذہن کے ساتھ وہ نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا...

New Era Magazine

˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘

وہ بالکل بیلا سبحان کے ہی انداز میں اسے شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا ...اسی تکلف کے ساتھ جیسے اس نے ایک بار تابش کو کیا تھا ...آخراب اس کی رگوں میں بیلا کا خون دوڑ رہا تھا ...یا بس تقدیر کا ایک بہانہ تھا جو اسے بیلا کے گھر تک لے آیا ... بازار سے اس کے لیے تھینک یو کا ایک کیک خریدا ...مازن کے لیے کچھ کھلونے لئے ...وہ چھٹی والے دن شام کے وقت موسیٰ کے بتائے ہوئے پتے کے سامنے تھا ...

اپنی جیپ پارک کر کے کالونی کے گیٹ تک آیا ...اِس کے آگے وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کہاں جانا تھا ...ادھر اُدھر نظر گھما کے کسی کو تلاش کرنا شروع کیا ...کچھ لمحوں بعد ہی سامنے سے آتے ہوئے ایک واچ مین ٹائپ کے آدمی کو اپنی طرف پوری کھلی آنکھوں سے بڑھتے ہوئے دیکھا ...وہ تابش کے سامنے آ کے رکا تھا اور دو تین سیکنڈز تک اسے گھورنے کے بعد اتنی زور سے سیلوٹ مارا کے تابش چونک کے تھوڑا پیچھے ہوا تھا ...

"اسلام علیکم سر..." رشید پوری جان سے اکڑے ہوئے چار انگلیاں ماتھے پہ سجائے کھڑا تھا...تابش نے حیرت سے اپنی بلیو جینز، کالی ٹی شرٹ اور کالے جوتوں پہ ایک نظر ڈالی جو اسے کہیں سے پولیس والا ظاہر نہیں کر رہی تھیں ...

"وعلیکم السلام..." اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیلوٹ والا ہاتھ نیچے کرنے کے لیے کہا ...اِس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا ...رشید نے دانت نکال کے اس سے سوال کیا ...

"اکیلے آئے ہیں سر ...باجی اور مازن نہیں آئے..." اس نے کچھ فاصلے پہ کھڑی خالی جیپ میں جھانک کے تابش سے پوچھا تو تابش نے بھی حیرت سے پلٹ کے اپنی جیپ کی طرف دیکھا ...

"باجی..." اس نے سوالیہ نظروں سے سامنے کھڑے چوکیدار کو دیکھا ...رشید کے جواب سے پہلے مسجد سے نکلتے حیدر نے اسے دور سے ہی پہچان کے آواز لگائی ...

"ارے تابش صاحب آئے ہیں..." وہ اپنا نام سن کے حیرت سے پھِر گھوما تھا ...سامنے سے آتے ہوئے شخص نے بڑی گرم جوشی سے پاس آکے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ... جتنی تیزی سے ان کا ہاتھ تابش کے ہاتھ میں ہل رہا تھا ...اس سے زیادہ تیزی سے ان کی زبان چل رہی تھی ...

"بہت ذکر سنا تھا آپ کا ...ہم سب تو چھ مہینے سے انتظار کر رہے ہیں کہ آپ سے ملاقات ہو گی ...موقع ہی نہیں ملا ...پر دیکھ لیں ...آخر آپ کے قدم آپ کو یہاں تک لے ہی آئے..." اس نے ذرا آنکھیں کھول کے ان کی "بے تکلفی کو نوٹ کیا ...

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے تابش ...ہم سب تمہیں جانتے ہیں ... تمہاری امید سے بھی کہیں زیادہ..." وہ آپ سے تم پہ آتے ہوئے ایک چھوٹا سا قہقہہ لگا کے ہنسے ...

"جی ... کچھ ایسا ہی لگ رہا ہے مجھے..." وہ سر جھکا کے ذرا سا ہنسا تھا... لیکن ابھی تک رشید کی باجی اور مازن والی بات پہ اٹکا ہوا تھا ...حیدر مسجد سے نکلتے ہوئے فرمان کی طرف گھومے ...

"دیکھو بھئی ... کون آیا ہے..." انہوں نے وہیں کھڑے کھڑے آواز لگائی ...

"تابش..." اور اپنے برابر میں کھڑے تابش کی طرف اشارہ کیا ...

"آخر کار آ ہی گئے ایس۔پی صاحب..." اور سامنے سے آتے فرمان نے بھی اسی گرم جوشی سے آ کے اس کا ہاتھ تھاما تھا ...

"میں فرمان ہوں ...ہم آپ کے پڑوسی ہیں ... مطلب ایک ہفتے پہلے تک تھے ...اب تو آپ کو گھر مل گیا ہے..." اسے کوئی بھی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی بس ایک ہلکی سی مسکان کے ساتھ کھڑا کوئی سرا پکڑنے کی کوشش میں تھا ...

"آپ لوگ سیٹ ہو گئے گھر میں ...اکیلے آئے ہیں..." انہوں نے بھی وہی سوال کیا جو کچھ دیر پہلے اس آدمی نے کیا تھا ...

New Era Magazine

"جی ...فی الحال تو اکیلا ہی آیا ہوں..." اس نے ایک نظر ہاتھ میں اٹھائے کیک کے ڈبے اور گفٹ بیگز پہ ڈالی ...

"چلیں پھِر گھر تک چلیں ...سیما آپ سے مل کے بہت خوش ہو گی..."وہ دونوں اسے لیے آگے بڑھے تو اس نے بھی ان کے قدم سے قدم ملائے تھے ...

"بیلا اور مازن کو بھی ساتھ لے آتے ...میرا بیٹا تو مازن کا بہت اچھا دوست ہے ...شام کو دونوں ایک ساتھ کھیلتے ہیں ..." چلتے چلتے حیدر نے پلٹ کے اس سے کہا تو لمحے بھر میں اس نے اپنے چہرے پہ ابھرتی شدید حیرت پہ قابو پایا ...پِھر اپنی ساری حسوں کو ایک ساتھ بیدار کیا ...

"یہ لوگ مجھے کس حوالے سے جانتے ہیں..."سوال اس کے ذہن میں ابھرا ...اس کے بعد سارا دن اسے کچھ بولنے کی ضرورت نہیں پڑی...وہ صرف سنتا رہا...اپنی پوری توجہ اور عقل کے ساتھ ...بات اتنی بھی مشکل نہیں تھی جو اسے سمجھ نہیں آتی ...

حیدر کے گھر میں ایک ہنگامہ لگا تھا ...ہر تھوڑی دیر بعد ایک نیا چہرہ نظر آتا جو اس سے بیلا اور مازن کے حوالے سے کوئی نا کوئی بات بتاتا ...ہر شخص کا خلوص اور بے تکلفی اسے یہ بتا رہے تھے کہ یہ سب لوگ اسے بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں ...

"تابش بھائی ...بڑی بے مروت ہے بیلا "...سیما بھابھی بیلا سے بہت خفا تھیں ...

"مجھے کہا کہ دوپہر تک نکلے گی اور صبح فجر میں ہی غائب ہو گئی ...میں نے کتنا کہا تھا کہ پہلے تابش بھائی کو یہاں بلالو ...گھر میں بعد میں شفٹ ہو جانا ...پر اسے تو اتنی خوشی تھی گھر ملنے کی ...دو دن بھی نہیں رکی ...دروازے کی نیم پلیٹ بھی نہیں اتاری ... کل ہی رشید نے اتاری ہے..." وہ چائے کا کپ منہ سے لگائے ہر ایک بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ...

"بیلا کچھ سامان بھول گئی تھی ...کچھ کپڑے ٹیلر کے پاس تھے اور یہ مازن کی کچھ کتابیں میرے گھر رہ گئی تھیں..."

ماریہ بھابھی نے ایک تھیلا اس کے سامنے رکھا تو اس نے ذرا سا آگے ہو کے اس میں سے چیزیں نکالیں ...بیلا کے کچھ کپڑے ...ایس۔پی تابش حسنین کے نام کی ایک پلیٹ اور دو کتابیں اس کی نظروں کے سامنے تھیں ...

دونوں کتابوں پہ بیلا کی رائٹنگ میں جگمگاتا ہوا مازن تابش حسنین کا نام دیکھ کے اس نے ایک انگلی سے اپنا ماتھا کھجایا ...دونوں کتابوں کو سرسری سے اندازِ میں واپس بیگ میں رکھتے ہوئے اس نے سیدھے ہو کے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی ...سب بولتے رہے اور وہ سوچ سمجھ کے جواب دیتا رہا ...اسے مازن کی پولیس اسٹیشن میں کی گئی ایک ایک بات یاد آ رہی تھی ...وہ بار بار اسے پاپا پکار رہا تھا ...اس کے گھر آنے کا انتظار کر رہا

New Era Magazine

تھا ...رشید ...پلے گراؤنڈ ...اور پھر اپنے سامنے سے آتے ایک شخص کو دیکھ کے وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا ...

"آپ ضرور مولانا صاحب ہیں اور مازن کو قرآن پڑھاتے تھے..." اس نے ہنستے ہوئے ان سے ہاتھ ملایا تو وہ اپنے پہچان لئے جانے پہ خوشی سے نہال ہو گئے ...

"آپ کا بیٹا بہت ذہین ہے ماشاءاللہ..." مازن کی تعریف کرتے ہوئے اس کے پاس ہی بیٹھ گئے ...ہر شخص اسے یہ ظاہر کرنے کی کوشش میں تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں سب سے زیادہ اسی نے بیلا اور مازن کا خیال رکھا ...

آخر میں سیما بھابھی کی امی نے اس کے دل میں ابھرتے ہر شک اور سوال کو یقین میں بدَل دیا...وہ اٹھ کے اس کے پاس آ کے بیٹھیں ...اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اسے سمجھانا شروع کیا ...

"بیٹا...نوکری کیسی بھی ہو ...کوئی اِس طرح اپنی بیوی کو اکیلا چھوڑتا ہے کیا ...ایک بچے کے ساتھ اکیلے رہنا آسان بات تھوڑی ہے ...کتنی ذمہ داری ہوتی ہے ...میاں بیوی کو ایک ساتھ رہنا چاہیئے ...میں دیکھتی تھی اسے کتنا پریشان رہتی تھی ...کبھی کبھی تو بہت گھبرا جاتی تھی ...ایک دن تو تمہاری تصویر کو گلے لگا کے اتنا روئی کہ میں بھی رو پڑی اس کے ساتھ..." وہ سر جھکائے ان کی بات سنتا رہا ...

New Era Magazine

"بری تو نہیں لگ رہیں میری باتیں..." انہوں نے جھک کے اس کی آنکھوں میں دیکھا ...

"نہیں ... بالکل نہیں ...آپ بولیئے میں سن رہا ہوں..." اس کی فرمانبرداری انہیں باغ باغ کر گئی تھی ...

"ہاں بیٹا ...بیوی کو اکیلا نہیں چھوڑتے ...اگر ساتھ نہیں رکھ سکتے تو گھر والوں کے پاس بھیج دو ...مازن بھی بچوں میں بہل جاتا تھا پر باپ کی کمی کون پوری کر سکتا ہے ... جب سے مجھے خبر ملی تھی کے تمہارا ٹرانسفر یہاں ہو گیا ہے ...میں نے تو اسی دن بیلا کا منہ میٹھا کروادیا تھا..."انھوں نے پِھر اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا ...

"جب گھر میں اچھی طرح سیٹ ہو جاؤ تو بیلا سے کہنا آنٹی ملنے آئیں گی..."وہ جی جی کرتا کھڑا ہو گیا ... کیک کا ڈبہ سیما بھابھی کے ہاتھ میں دیا ... کھلونے ماریہ بھابھی کے ہاتھ میں ...

"میں یہ سامان ہی لینے آیا تھا ...مازن کو کتابوں کی ضرورت ہے..." اس نے ہاتھ میں پکڑے تھیلے کی طرف اشارہ کیا ...

"اور یہ کیک اور کھلونے بیلا نے آپ لوگوں کے لیے بھجوائے تھے..." سب سے اِجازت لیتا وہ دروازے تک آیا ... باہر نکلتے نکلتے ایک بار پِھر ان سب کی طرف پلٹا ...

New Era Magazine

اپنے سیدھے ہاتھ کو سینے پہ رکھ کے ذرا سا سر کو خم دیا ...

"میں تہہ دِل سے آپ سب کا مشکور ہوں ...آپ لوگوں نے میری غیر موجودگی میں بیلا اور مازن کا اتنا خیال رکھا ... یہ احسان ہے آپ لوگوں کا مجھ پہ ...یقین جانئے میں کبھی نہیں بھولوں گا..." پِھر ہلکا سے مسکرایا ...

"کچھ دنوں میں بیلا اور مازن کے ساتھ میں پِھر ملنے آؤں گا..." وہاں موجود سب لوگ اس کے اخلاق پہ فدا ہی تو ہو گئے تھے ...اس سے دوبارہ آنے کا وعدہ لے کے اسے جانے کی اِجازت دی ...بیلا کا سامان اٹھا کے وہ باہر آ گیا ...

بے اختیار آنکھیں بند کر کے ایک سانس ہوا میں اڑی ...اپنی محبت کو رسوائی سے محفوظ رکھا تھا ...اِس محاذ سے وہ بغیر کسی تیاری کے سرخرو ہو کے نکلا تھا ...اور جو بات اسے اچھی طرح سمجھ میں آئی تھی وہ یہ کہ ...

"بیلا اور مازن ان لوگوں کے درمیان میری فیملی کی حیثیت سے رہ رہے تھے ...اور یہ بات بیلا نے انہیں خود بتائی ہے..."اس نے ایک ہاتھ اپنے ہونٹوں پہ رکھا تھا ...

"بیلا اکیلی ہے اور اب وہ کہیں چلی گئی ہے ...یقیناً میری وجہ سے ..." اس نے اپنی جیپ کی جانب چلنا شروع کیا ...

"اس دن منگنی کی تقریب میں بیلا مجھے دیکھ کے پریشان ہوئی تھی ... میرا شک بالکل

New Era Magazine

ٹھیک تھا ...وہ مجھے دیکھ کے حیران نہیں ہوئی تھی ...بلکہ پریشان ہو گئی تھی ...اس نے مجھے خون دینے کا بھی اسی لیے نہیں بتایا کیوں کہ ڈرتی تھی کہ کہیں میں اس کے گھر تک نہ پہنچ جاؤں اور اس کا جھوٹ نا کھل جائے..."

ایک لمبی سانس کے ساتھ ہر بات کی کڑی آپس میں ملتی چلی گئی ...وہ سوچتا جارہا تھا اور تیز تیز قدموں سے اپنی جیپ کی طرف بڑھتا جارہا تھا ...کالونی کا گیٹ پار کرتے ہی اس نے جیب سے موبائل نکال کے موسیٰ کو کال کی ...

"موسیٰ ...مجھے مس رضا کے موبائل کا پچھلے چھے سالوں کا ریکارڈ چاہیے ...اور آج کل یہ موبائل کہاں لوکیٹ ہو رہا ہے ... جتنی جلدی ہو سکے..."

"جی سر ہو جائے گا ... کوئی مشکل نہیں ہے..."

"موسیٰ..." وہ ایک لمحے کو رکا تھا ...آواز کچھ دھیمی ہوئی تھی ...

"سر میں جانتا ہوں ...یہ آپ کا پرسنل کام ہے ...آپ بے فکر رہیں میں یہ سب کام خود کروں گا آپ کا نام کہیں نہیں آئے گا ...اِس کے علاوہ کوئی بات ہے تو بتا دیں..."

اور موسیٰ جیسا سمجھدار آدمی بھی قسمت والوں کو ملتا ہے ...تابش اِس وقت اس کی سمجھ کا قائل ہو گیا تھا ...

"نہی ...بس یہی بات تھی..." شکریہ کے ساتھ کال بند کر کے اس نے جیپ پھر آگے

New Era Magazine

بڑھائی ...

اسے سانس لینے کی ضرورت تھی ....بہت تیزی سے جیپ نکال کے سڑک پہ لایا ... ایک جگہ جیپ روک کے تھیلے میں سے دوبارہ سامان نکالا ...ایک بار پھِر مازن کی کتابوں پہ لکھا اپنا نام دیکھا ...اپنے نام کی پلیٹ ہاتھ میں اٹھائی ...ایک لمبی سانس کے ساتھ سر سیٹ پہ ٹکایا ...جو کچھ ابھی سن کے آیا تھا اسے گہری سانسوں کے ساتھ دِل میں اتارنا شروع کیا ...ایک بار پھِر آنکھیں کھول کے اپنے نام کی پلیٹ اور مازن کی کتابوں کو سینے سے لگایا اور آنکھیں بند کر کے بے اختیار ہنستا چلا گیا ...

وہ جس آگ میں پچھلے چھے سالوں سے جل رہا تھا ...اس کی حدت کم ہونے لگی تھی ... سینے میں دہکتے ہوئے شعلے جو اپنی ذات کو رد کیے جانے کے احساس کو کئی سالوں سے بھڑکا رہے تھے ... ٹھنڈے ہونے لگے تھے ...دل سے لگی اس کے نام کی پلیٹ اور دو کتابوں نے اس کے اندر اتنا ہی سکون بھرا تھا جتنا بیلا سبحان کی قربت نے بھرا تھا ...

وہ ایک دم جیپ سے باہر نکالا ...دوڑتا ہوا سڑک پار کر کے فٹ پاتھ کے ساتھ نظر آتی ہری ہری گھاس پہ جا کے اپنے دونوں بازو پھیلائے زمین پہ چت لیتا تھا ... کتابیں اور اس کی نام کی پلیٹ ابھی بھی سینے کے اُوپر ہی تھیں ...زمین کی نمی اس کے روم روم میں ٹھنڈک اُتار رہی تھی ...اپنی آنکھیں بند کیے اس نے موسم کی ٹھنڈک کو اپنے اندر

اترنا شروع کیا ...اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے تھے ...
بیلا سبحان ...وہ جو اس کے دل کا چین تھی ...اس کی کمزوری تھی ...اس کی محبت تھی ...اس کے نام کا سہارا لیے کہیں چھپ کے زندگی گزار رہی تھی ...یہ احساس اسے سرشار کر گیا تھا ...وہ جتنا جھوٹ اپنے اور بیلا کے رشتے کے حوالے سے ابھی سن کے آ رہا تھا ...اس کے دل کا سب سے بڑا ارمان تھا ...اس کی حسرتیں تھیں ...ایک آنسو تابش حسنین کی آنکھ سے گرا تھا ...

"میں نے محبت نہیں کی بیلا ...میں نے تو صرف تم سے محبت کا دعوا کیا تھا ...ایک ذرا سی مشکل آئی اور میری ساری ہمت ٹوٹ گئی ...سارا حوصلہ ...سارے دعوے ختم ہو گئے..." اس کا دل بھاری ہونے لگا تھا ...

"محبت تو تم نے کی ہے ...تابش حسنین سے ...سچی محبت ...بغیر کسی غرض کے ...پورے حق اور غرور کے ساتھ اور آج تک اسے نبھا رہی ہو ...مجھے کیا حق ہے کہ تم سے کوئی شکوہ کروں ...تم پہ شک کروں ...یا تمہاری مجبوریوں پہ تم سے کوئی سوال کروں..." دونوں آنکھیں کھول کے اس نے کھلا آسمان دیکھا ...

"تمہیں مجھ پہ مان تھا ...ہماری محبت پہ مان تھا ...اسی کے بھروسے تم نے جھوٹ بولا ...میرے نام کو اپنی زندگی میں شامل کیا ...میں کیوں تم سے اتنی جلدی بدگمان ہو گیا

New Era Magazine

بیلا..." بند آنکھوں کے پیچھے اس کے آنسو بہنے لگے تھے ...احساس ندامت نے چاروں طرف سے اسے اپنے گھیرے میں لیا تھا ...

"تم کہاں رہیں ... کس کی زندگی میں شامل ہوئیں ...ان گزرے سالوں میں تمہیں اِس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا ... کیوں کہ تمہارے دِل میں تابش حسنین تھا ... میں تھا ...اور آج بھی ہوں..."

وہ بے اختیار اٹھ کے بیٹھا ...اپنی آنکھوں سے گرتے آنسو صاف کیے ... سڑک پہ گزرتی گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں نے ایک شخص کو سڑک کے بیچ لگی گھاس پہ بیٹھا دیکھا ...وہ ایک ساتھ ہنس اور رو رہا تھا ...اسے کسی بات کی پرواہ نہیں تھی ...اس کا دِل کر رہا تھا کے کھڑا ہو اور اپنی پوری قوت سے چلائے اور ساری دُنیا کو بتائے ...

"سنو لوگوں !!! ..."

"دھیاں سے سنو !!! ..."

"بیلا سبحان کل بھی مجھ سے محبت کرتی تھی اور آج بھی کرتی ہے ...اس نے میری ذات کو معتبر کیا ہے ... میری محبت کا مان بڑھایا ہے ... کیا کبھی تم لوگوں نے ایسی محبت دیکھی ہے ... جیسی بیلا کو مجھ سے ہے..."

وہ دیوانوں کی حالت میں گزرتی گاڑیوں کی لائٹوں کو دیکھ کے ہنسے جا رہا تھا ... آنسو

دونوں آنکھوں سے گر رہے تھے ...

"کہاں ہو تم بیلا... کہاں چھُپ کے بیٹھی ہو ... تم دُنیا کے کسی کونے میں چلی جاؤ میرا وعدہ ہے تم سے ...میں تمہیں ڈھونڈھ نکالوں گا..." اس نے ہاتھ میں پکڑی کتابوں کو نظروں کے سامنے کیا ...

"مازن تابش حسنین..."اس کے لبوں پہ ایک مسکان ابھری ...اسے وہ پیارا سا فلرٹ بچہ یاد آیا تھا ...جو اسے پاپا بلا رہا تھا ...وہ یقیناً اسے اسی حوالے سے جانتا ہو گا ...اسے ایک بار پھر بیلا پہ ٹوٹ کے پیار آیا تھا ...

"میں غلط تھا بیلا ... تم میرے ارمانوں سے کسی اور کا گھر نہیں سجا سکتیں ...جو خواب میرے اور تمہارے تھے ...ان پہ صرف ہم دونوں کا حق تھا ... حق ہے اور رہے گا ..." اس نے دونوں کتابوں کو اپنے لبوں سے لگایا ...

"میں نہیں جانتا کے تم کون ہو ...پر تم جو بھی ہو ... تم مازن اِس لیے ہو کیونکہ تم تابش حسنین کے نام سے جڑے ہو اور تم بیلا سبحان کے پاس ہو اور اب مجھے تم تک پہنچنا ہے ..." اپنے کپڑے جھاڑتا وہ کھڑا ہوا ...ایک بار پھر بھاگتے ہوئے سڑک پار کی تھی ...

وہ ...ایس۔پی تابش حسنین... بڑے سے بڑے مجرموں کو کھوج نکالنے کا اختیار رکھتا تھا ...یہ تو پھر بیلا سبحان تھی ...اس کے دِل کی تڑپ ...بس جو چیز اس کے لیے مشکل

تھی ...وہ گزرتا ہوا وقت تھا ...جو اس سے کاٹنا مشکل تھا ...اسے بے صبری سے موسیٰ کے فون کا انتظار تھا ...وہ بے مقصد سڑکوں پہ جیپ دوڑاتا رہا ... ٹھیک دو گھنٹے بعد موسیٰ نے اس کے ہاتھ میں ایک ریکارڈ فائل دی تھی ...

"سر یہ پورے چھے سالوں کا ریکارڈ ہے ...یہ موبائل کہاں کہاں اِستِعمال ہوا ہے ... ایک دن پہلے کچھ وقت کے لیے یہ نمبر سرگودھا میں کھلا تھا ...اس کے بَعد سے بند ہے ...اور اب معلوم نہیں کہ کہاں ہے..."

"موسیٰ..." اس نے بیک وقت غصے اور بے بسی سے موسیٰ کو گھورا تھا ...

"سر ایڈرس ٹریس نہیں ہو سکا ...بس ایک دفعہ اور آن ہو جائے موبائل ...پھر کنفرم ہو جائے گا ...آپ کو تھوڑا انتظار کرنا ہو گا..." وہ فائل ہاتھ میں لے کے آگے بڑھ گیا

...

گھر پہنچا تو سب اس کا چہرہ دیکھ کے پریشان ہوئے تھے ...وہ نڈھال ہو کے گرنے والا تھا ...فائل سائڈ پہ پھینک کے صوفے پہ ڈھلکتا چلا گیا ... عجیب حالت ہو رہی تھی ... کپڑوں پہ جگہ جگہ مٹی لگی تھی ...ٹی شرٹ پہ گھاس اور تنکے چپکے ہوئے تھے ... صوفے پہ گرا تو اسے احساس ہوا کے کندھے اور کمر میں شدید تکلیف ہے ... طوبیٰ بھاگ کے پانی لائی ... نفیسہ بیگم پاس بیٹھیں تو تابش نے ان کی گود میں سر رکھ دیا ...

"امی میرا سر سہلا دیں..." اس نے ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کے چُوما ...انہیں آنکھوں سے لگا کر اپنے سر پہ رکھ دیا ...ان کی بالوں میں گردش کرتی انگلیاں اسے راحت دینے لگی تھیں ... تھکن سے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے ہونے لگے تھے ... طوبٰی نے جلدی سے جوتے موزے اُتارے ...اس کی دونوں ٹانگوں کو پکڑ کے سیدھا کیا ... وہ بالکل بیدم ہو چکا تھا ... حسنین صاحب کمرے سے کمبل لے کے آئے ...اس کی بیلٹ کھول کے ڈھیلا کیا ...کمبل اڑھا کے اسے فکر مندی سے دیکھنے لگے ...

طوبٰی کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے ...سائڈ پہ پڑی ہوئی فائل کھلی تو اُوپر بیلا سبحان رضا کا نام پڑھ کے سامنے لیٹے تابش کو دیکھا ...وہ جانتی تھی کے اس کی ایسی حالت کسی چھوٹی بات پہ نہیں ہو سکتی تھی ...وہ نفیسہ بیگم کی گود میں لیٹے لیٹے ہی نیند کی وادی میں اُتر چکا تھا ...بے آواز روتے ہوئے وہ مستقل اس کے سر میں ہاتھ پھیر رہی تھیں ...

حسنین صاحب نے طوبٰی کو روتے ہوئے فائل پلٹتے دیکھا تو اس کے ہاتھ سے فائل لی تھی ...اِس گھر میں بیلا بیکری سے کون واقف نہیں تھا ...

آدھی رات کے بَعد اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو صوفے پہ پایا ...کچھ پل اُوپر لگے پنکھے کو دیکھتا رہا ...پِھر خیال آیا کے ڈرائنگ روم میں ہے ...لیمپ کی جلتی ہوئی روشنی میں اسے اپنے سامنے پاپا بیٹھے ہوئے نظر آئے ...اسے اٹھتا دیکھ کے انہوں نے اپنا

چشمہ اتارا ...

"آپ کیوں ابھی تک جاگ رہے ہیں پاپا..." اس نے دیوار پہ لگی گھڑی کو رات کا ایک بجاتے دیکھا ...وہ مسکرا کے دوبارہ چشمہ لگاتے ہوئے نیچے جھک گئے تو اس نے حیرت سے انہیں پیپر پنسل اور فائل کے ساتھ دیکھا ...

"تم کھانا کھاؤ گے..." انہوں نے پھر چشمہ اُتار کے اس سے پوچھا ...وہ کمبل ہٹاتا کھڑا ہو گیا ...ان کے پیچھے سے گزارتے ہوئے ذرا سا ان پہ جھک کے انہیں بیلا کی فائل کے ساتھ حساب کتاب کرتے ہوئے دیکھا ...پھر ایک نظر ان کے جھکے ہوئے سر پہ ڈالتا باتھ روم چلا گیا ...منہ ہاتھ دھو کے باہر نکلا ... کپڑے بدل کے کچن تک آیا ...دال چاول گرم کر کے اپنی پلیٹ بنائی اور ٹرے لے کے واپس ڈرائنگ روم تک آیا...پاپا کو مصروف دیکھ کے اس کے لبوں پہ ایک مسکان آئی تھی ...وہ ضرور اسی کے لیے جاگ رہے تھے ...ان کے بالکل سامنے آ کے بیٹھا ...انہیں کام کرتا دیکھتا رہا اور کھانا کھاتا رہا ...انہیں دیکھتے دیکھتے پھر ایک چمچ چاولوں کا بھر کے منہ میں ڈالا ...

"مجھے تو اسی وقت شک تھا جب تم پلیٹیں بھر بھر کے کیک اور پیسٹریاں کھایا کرتے تھے..." ان کی بات پہ اسے زبردست اچھو لگا تھا...چونک کے سر اٹھایا اور حیرت سے آنکھیں کھولیں ...دال چاول بڑی مشکل سے نیچے اُتارے ...

"پاپا..."اس کی حیران آواز پہ انہوں نے فائل سے سر اٹھایا تھا ...

"بڑے بڑے عاشق ناکام ہوئے یار ...پر میٹھا کھانا کون چھوڑتا ہے..." انہوں نے بے ساختہ ہنستے ہوئے ہوا میں سوالیہ ہاتھ گھمایا تو اِس بار تابش احتجاجاً چلا اٹھا ...

"پاپا!!!..." اور ذرا سا کھسیانا ہو کے اپنا سر کھجانے لگا ...

"میری گرل فرینڈز تو مجھے پکوڑے بنا کے کھلایا کرتی تھیں ...تم کیکس پہ آ گئے ...اب اتنی ترقی تو زمانے کی رفتار کے ساتھ بنتی ہے..." انہوں نے پھر اپنا چشمہ اُتار کے اسے بڑی اہم معلومات دی تو وہ ہنستے ہنستے صوفے پہ گر گیا ...

"سیریسلی پاپا ...پکوڑے ...پر یونیورسٹی میں تو پکوڑے ٹھنڈے ہو جاتے ہوں گے ... آپ کھا لیتے تھے..." اس کی ہنسی کسی طرح نہیں رک رہی تھی ...

"ارے محبوب کے ہاتھ کے ہوں ... ٹھنڈے یا گرم ...سب ہی اچھے لگتے تھے..." انہوں نے لاپرواہی سے ہاتھ ہلایا تھا ...

"اور امی..." اس کا مزاج ایک دم اچھا ہوا تھا ...سارے دن کی تھکن اچانک دور ہو گئی ...انہوں نے ایک سرد آہ بھری تھی ...

"سخت نفرت ہے تمہاری امی کو پکوڑں سے ...آج تک بنا کے نہیں کھلائے ...ایک دفعہ اس نے مجھے شہناز کے ساتھ پکوڑے کھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا..." اس نے ایک

بار پِھر ہنسنا شروع کیا تھا ...

اور تابش یہ کبھی نہیں جان سکتا تھا کہ اس کی ہنسی نے اِس وقت حسنین صاحب کو کتنا سکون عطا کیا تھا ... وہ تو پہلے ہی اس کو گولیاں لگنے کی خبر سے ہل گئے تھے ... مسلسل اس کی زندگی اور سلامتی کے لیے دعاگو تھے ... کل اسے جس حالت میں دیکھا تھا ... وہ کیسے اپنے پیروں پہ کھڑے تھے یہ بس وہی جانتے تھے ... ایک بیٹے کو تو دفنا چکے تھے ... اب کہاں سے ہمت لاتے کہ طوبیٰ اور اسے کسی تکلیف میں دیکھ پاتے ... وہ ایک ٹک اس کا ہنستا ہوا چہرہ دیکھ رہے تھے ...

"اچھا تو تبھی رمضان میں بھی کبھی ہمارے گھر میں پکوڑے نہیں بنے..." اسے یاد تھا کہ کس طرح وہ اور طوبیٰ ہمیشہ ٹیبل پہ پکوڑں کو مس کیا کرتے تھے ... حسنین صاحب نے سکون سے چشمہ اُتار کے سائڈ پہ رکھا ... فائل بند کر کے ایک پیپر اس کے آگے رکھا ...

"یہ لو..." اس نے پلیٹ سائڈ پہ رکھ کے پیپر سیدھا کرتے ہوئے ٹشو سے منہ صاف کیا ...

"جہاں تک مجھے سمجھ میں آیا ہے ... تم اِس نمبر کی لوکیشن پتا کرنا چاہ رہے ہو..." اس نے پیپر دیکھتے ہوئے سر جی میں ہلایا ...

New Era Magazine

"یہ چھے سالوں کا ریکارڈ ہے..." انہوں نے پیپر اس کے ہاتھ سے لیا ...

"اس ڈیٹ کے حساب سے پہلے سال یہ نمبر نوابشاہ میں اِستِعمال ہو رہا تھا ...پِھر چار مہینوں تک یہ نمبر کراچی میں تھا ...اس کے بَعد چار سالوں تک لاہور میں تھا... لاہور کے بَعد ...یہ دیکھو..." انہوں نے صفحہ پلٹا ...

"لاہور کے بَعد تقریباً ساتھ مہینوں تک یہ نمبر اسلام آباد میں تھا اور اب آخری دفعہ یہی نمبر سرگودھا میں ہے ...شاید یہ پرسوں کی تاریخ ہے..." انہوں نے فائل کھول کے اسے تاریخ دکھائی ...تابش نے فکر مندی سے منہ پہ ہاتھ رکھ کے ایک سانس لی... پاپا نے چھے سالوں کے موبائل ریکارڈ کو ایک صفحہ پہ مختصر کر دیا تھا ...

"آپ کیا نتیجہ نکال رہے ہیں اِس سے..." اس نے سر اٹھا کے ان سے بڑی سنجیدگی سے سوال کیا ...

"میں بس اتنا ہی کہ سکتا ہوں کے یہ جو کوئی بھی ہے ...چھے سالوں میں پانچ شہر بَدَل چکا ہے ...یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے..." اس نے پِھر فکر مندی سے سر ہلایا ...

"خاص طور پہ اگر یہ کوئی عورت ہے اور اکیلی ہے..." ان کی بات پہ اس نے اپنا سر پکڑتے ہوئے پاپا سے نظریں ملائی تھیں ...وہ جو سمجھانا چاہ رہے تھے ...وہ اچھی طرح سمجھ سکتا تھا ...

New Era Magazine

"میرے ذہن میں بھی یہی بات آئی ہے..." حسنین صاحب بڑے غور سے اس کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ رہے تھے ...

"طوبی نے مجھے بیلا کے بارے میں کچھ بتایا ہے..." اس نے ایک آخری نظر پیپر پہ دوڑائی ...

"تم کیا چاہتے ہو..." اور پیپر واپس ٹیبل پہ رکھا تھا ...

"پاپا میں اِس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا ...بیلا میری دوست تھی ...ان گزرے سالوں میں وہ کن مشکلوں سے گزری ہے ...اب کہاں ہے ... کس کے ساتھ ہے ...اس کی زندگی میں کون کون ہے ...فی الحال میں کچھ نہیں جانتا..." وہ ایک لمحے کو رکا تھا ...

"پر میں جانتا ہوں کہ وہ کسی مشکل میں ہے اور میں اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں..." وہ صوفے پہ آگے کو جھکا تھا ...

"ضرور کرنی چاہیے مدد ...آخر اچھے دوستوں کی یہی پہچان ہے..." وہ کمرے میں جانے کے لیے کھڑے ہوئے تھے ...جاتے جاتے پھر رکے ...

"جب بیلا سے ملاقات ہو تو اسے کہنا کے تمہارے پاپا کو اس کے ہاتھ کے بنے ہوئے کیکس بہت پسند تھے ...اگر ممکن ہو تو میں پھر کھانا چاہوں گا..." وہ اپنا چشمہ سائڈ ٹیبل پہ رکھ کے کمرے میں جا چکے تھے اور تابش ان کے الفاظوں کے مطلب میں کھو گیا ...

New Era Magazine

دو دن کے تھکا دینے والے انتظار کے بعد آخر رات کے تین بجے موسیٰ کی کال آئی تھی

...

"سر ایڈرس لکھیں..."

ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ ٓ

New Era Magazine

موسیٰ کے بتائے ہوئے ایڈرس پہ وہ ٹھیک صبح کے دس بجے موجود تھا ...پرانی آبادی میں چھوٹا سا ایک منزلہ گھر جس کے آگے لوہے کا کالے رنگ کا گیٹ لگا تھا ...اس نے سوچتے ہوئے گھر کی بیل بجائی اور انتظار کرنے لگا ...دو منٹ تک جب کوئی آواز نہیں آئی تو اس نے آگے جھک کے ایک بار پھر بیل بجائی تھی ...کافی انتظار کے باوجود بھی کوئی آواز نہیں آئی تو وہ وہیں گیٹ کے سامنے بنی سیمنٹ کی تین سیڑھیوں پہ بیٹھ کے انتظار کرنے لگا ...

لاتعداد سوچیں تھیں جو اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں ...کچھ پرانی یادیں اور کچھ نئی پریشانیاں ...وہ بیلا کی مدد کرنا چاہتا تھا ...جاننا چاہتا تھا کہ وہ کن مشکلات سے گھری ہے ...اس کے شوہر کے بارے میں سوال کرنا چاہتا تھا ...سوچ رہا تھا کہ کس رشتے سے سوال کرے ...شاید ایک دوست کی حیثیت سے ...

کچھ ہی دیر بعد اسے سامنے سے بیلا آتی نظر آئی ...ایک ہاتھ میں سبزی کی تھیلی دوسرے ہاتھ میں کچھ فروٹ ...اپنے پورے وجود کو ناک تک کالی چادر میں چھپائے ...چادر کے اندر سے جھانکتی ہوئی وہی بڑی بڑی کالی آنکھیں ...اسے دیکھ کے تابش نے سر جھکا کے خدا کا شکر ادا کیا ...

وہ خاموشی سے سامنے آ کے کھڑی ہوئی تو تابش کو اس کے نازک پیروں پہ لگی دھول

نظر آئی ...دونوں تھیلیوں کو ایک ہاتھ میں پکڑ کے اس نے اپنی چادر کو ناک پہ مزید اونچا کیا ...اپنا جھکا ہوا سر اٹھائے وہ کچھ دیر تک اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا تو بیلا نے اس کی آنکھوں میں ابھرتے ہزاروں سوالات سے گھبرا کے نظر جھکائی ...

"اسلام و علیکم..." تابش کے چہرے پہ ایک مسکان تھی ...سامنے کھڑی بیلا سبحان لاکھ اس سے چھپ لیتی آخر اس نے اسے ڈھونڈھ ہی نکالا تھا ...وہ اپنی پینٹ جھاڑتا ہوا کھڑا ہو گیا ...

"وعلیکم السلام..." کہتے ہوئے بیلا نے اپنے پرس سے چابی نکالی ...ہاتھ بڑھا کے چابی لگائی اور دروازہ کھول کے اندر آ گئی ...تابش نے گیٹ سے ہی اسے آواز دی ...

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں..." وہ چلتے چلتے پلٹی ...کچھ لمحوں تک اسے دیکھتی رہی ...

"آ جاؤ..." کہتے ہوئے وہ اندر چلی گئی ...وہ اندر آ کے وہ خاموشی سے ایک کونے میں کھڑا ہو گیا ...بیلا کمرے سے چادر اُتار کے اپنا دوپٹا لے کے آئی ...سفید سوٹ پہ سفید دوپٹہ ...

"بیٹھو..." اس نے کونے میں رکھے ایک صوفے کی طرف اشارہ کیا ...بیٹھ کے وہ کمرے کا جائزہ لینے لگا ...ایک صوفہ اور ایک کرسی ...پورے کمرے میں بس یہی سامان تھا ...سامنے کچھ سامان کے ڈبے پڑے تھے ...

وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی ...اسے بیلا کا کراچی والا گھر بھی یاد آیا ...اس کا ڈرائیور ...نوکر ...بتول ...جب وہ پہلی دفعہ اسے گھر چھوڑنے آیا تھا تو اس کا گھر دیکھ کے اندازہ ہوا تھا کہ کسی اچھے گھرانے سے تعلق رکھتی ہے ...ان گزرے سالوں میں وہ یہاں تک کیسے پہنچ گئی تھی ...وہ اِس وقت اتنی بے رنگ کیوں تھی ...وہ ایک لمحے میں ہر بات جاننا چاہتا تھا ...

بیلا ساتھ رکھی ہوئی کرسی پہ آ کے بیٹھی ...

"تمہارے شوہر نہیں ہیں گھر پہ..." اس نے بیلا کی طرف سر گھمایا تو وہ دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے پلکیں جھپکانے لگی ...

"نہیں اِس وقت تو آفس ہوتا ہے ... شش ... شام پانچ بجے تک آ جائیں گے..." تابش اپنی جانچتی نظروں سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا ...

"مازن کہاں ہے..." اس نے مازن کے نام پہ سر اٹھایا ...کچھ لمحے تک اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی ...

"مازن اسکول گیا ہے..." اس نے اپنی نگاہیں نیچے کی تھیں ...

"آج میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اِس لیے میں نہیں گئی..." کمرے میں ایک بار پھر مکمل خاموشی تھی ...تابش اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے سامنے زمین پہ گھٹنوں کے بل

New Era Magazine

بیٹا ...اسے سامنے بیٹھتے دیکھ کے بیلا کا گھبرانا لازمی تھا ...

"کیا آج یوم حساب تھا..."

وہ کچھ لمحوں تک اس کی گھبراہٹ دیکھتا رہا ...آہستہ آہستہ آپس میں مسلتے ہاتھ ... بار بار گرتی اٹھتی پلکیں ...اس کے دِل کی کیفیت وہ سمجھ رہا تھا ...آگے بڑھ کے اسے اپنے آپ میں چھپانا چاہتا تھا ...اسے بتانا چاہتا تھا کہ ...

"میں ہوں تمہارے ساتھ..."

"میں تم سے کچھ سوال پوچھنا چاہتا ہوں بیلا ... جن کے جواب مجھے معلوم نہیں ... بہت پہلے معلوم ہونے چاہیئے تھے ...پر پتا نہیں میں کیوں نہیں پوچھ سکا..." اس کی بات سنتے ہوئے بیلا کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں ...

"پوچھو..." اس نے ڈرتے ہوئے تابش کی آنکھوں میں دیکھا ...

"تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کے تم نے مجھے خون دیا تھا ... حالانکہ تم کتنی دیر میرے پاس بیٹھی رہیں ...پر ذکر تک نہیں کیا..."

اس نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پہ لپیٹ کہ اسے بڑی نرم نظروں سے دیکھا ...اس کا مقصد بیلا کو ڈرانا نہیں تھا ...پر اسے اپنے قریب دیکھ کے دل سینے میں خوشی سے ناچ رہا تھا اور تابش بڑی مشکل سے اسے تھپک تھپک کے چُپ کروا رہا تھا ... بیلا نے ایک

نظر اٹھا کے پِھر جھکائی ...

"اور اس پہ بلنڈر یہ کہ تم موسیٰ کو منع کر آئیں کے مجھ سے ذکر نہ کرے..." وہ ذرا سا ہنسا تو بیلا نے ایک شکوہ کرتی نظر اس پہ ڈالی ...

"مجھے لگا تھا کے وہ نہیں بتائے گا ...میں نے اسے منع بھی کیا تھا..." تابش بے اختیار ہنسا ...

"وہ میرا ماتحت ہے بیلا ...میرے نیچے کام کرتا ہے ...ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ مجھے نہیں بتاتا..." بلو جینس اور کاسنی شرٹ میں اس کے سامنے زمین پہ اپنی تمام تر وجاہتوں کے ساتھ بیٹھا آج ایک بار پِھر وہ بیلا کے حواسوں پہ سوار ہونے لگا تھا ...

"ایک اور بات بتاؤ..." اس نے اپنی انگلی اٹھا کے بیلا کا دھیان توڑا ...

"مجھے آج تک یہ کیوں نہیں معلوم کہ تمہاری شادی کس سے ہوئی تھی..." اس نے اپنے سوال پہ بیلا کا رنگ اڑتے دیکھا ...وہ گھبرا کے اتنی تیزی سے کھڑی ہوئی کے تابش چونک گیا ...

"میں نے بتایا تو ہے کہ میرے شوہر شام تک آ جائیں گے ...آج تو ہمیں ایک دعوت پہ جانا ہے ...ان کے آفس میں ایک پارٹی ہے ...تم کسی اور دن آ کے ان سے مل لینا ..."

وہ بولتی ہوئی کمرے میں ادھر سے اُدھر چکر لگانے لگی تو اس کی گھبراہٹ پہ تابش کو مزید حیرانی ہوئی تھی ...ایک گھٹنے پہ زور دیتا وہ زمین سے کھڑا ہوا ...اڑے ہوئے رنگ کے ساتھ وہ مستقل تابش سے نظریں چرا رہی تھی ...

"میں گھر گیا تھا تمہارے..." وہ ایک جھٹکے سے رکی تھی ...پلٹ کے اسے دیکھنے لگی ...

"وہاں سب سے ملاقات ہوئی ...تمہارے پڑوسی ...رشید ...مولانا صاحب ...اور آنٹی ..." ... اس کی حیران ہوتی نظریں ایک بارِ پھر آنسوں سے بھرنے لگی تھیں ...

"تو آخر میرا جھوٹ پکڑا گیا..."

اسے دیکھتے دیکھتے بڑی سختی سے اپنی آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھوں میں منہ چھپایا تو تابش ایک قدم اٹھاتا تیزی سے پاس آ کے اسے بے قراری سے دیکھنے لگا ...

"پلیز بیلا رونا نہیں..." وہ ہاتھ بڑھا کے اسے چُپ کروانا چاہتا تھا ...پر مٹھی بند کر کے رہ گیا ...

"تم اکیلی کیوں ہوں ...یہاں تک کیسے پہنچیں ...کہاں ہے تمہارا شوہر ...مجھے بتاؤ ... میرا وعدہ ہے تم سے وہ جہاں کہیں بھی ہو گا ...میں اسے ڈھونڈ کے تمہارے سامنے لاؤں گا..." وہ روتے روتے صوفے پہ بیٹھی تو ایک بارِ پھر تابش زمین پہ اس کے

سامنے آیا ...

"وہ اب اِس دُنیا میں نہیں ہے تابش ...ایک سال بَعد ہی اس کا انتقال ہو گیا تھا..."

اسے ایک تکلیف دہ جھٹکا لگا ...

"ایک سال بعد ہی..." دکھ سے اسے روتا ہوا دیکھنے لگا ...

"پر میرے لیے تو وہ کبھی بھی نہیں تھا..." ایک اور تکلیف دہ جملہ اس کے کانوں میں پڑا ...

"کیا مطلب !!! ..." اس نے بیلا کے گرتے ہوئے آنسو دیکھے ...آنکھوں میں پریشانی اتری ...

"جب تھا تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ...اس کا ہونا نا ہونا تو برابر ہی تھا..." دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کے وہ بولتی چلی گئی ... حیران نظروں سے وہ اس کی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگا ...ایسی ہی کچھ باتیں تو اس نے ایک دفعہ پہلے بھی کسی کے حوالے سے کی تھیں ...

"کون تھا وہ شخص ...بیلا کا ایک کزن ...جوایب نارمل تھا..."

پھر دوبارہ ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹا ...بے یقینی سے سر ہلاتا رہا ...بیلا کے موبائل کے ریکارڈ کے مطابق وہ شادی ہوتے ہی نوابشاہ میں تھی ...

"وہاں تو اس کا وہ پاگل کزن تھا..." اس کے ماتھے پہ کئی بل ابھرے تھے ...

جو کچھ ابھی بیلا نے بولا تھا وہ تابش نے بالکل ٹھیک سمجھا تھا ...پر جو سمجھ میں آیا تھا اسے قبول کرنے کو ذہن تیار نہیں تھا ...وہ پھر تیزی سے بیلا کے پاس آ کے جھکا ...

"ایک منٹ..." اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے اس نے دانت پیسے ...

"اگر تم نے..." پھر ایک انگلی بیلا کے چہرے کے سامنے اُٹھائی ...

"اگر تم نے اپنے اس پاگل کزن کا نام لیا نا بیلا..." وہ لمحے بھر کو چُپ ہوا ...

"تو یاد رکھنا کہ میں تمہیں جان سے مار دوں گا..."

وہ اپنے دانت پیستے ہوئے بولا تو اس کی بات پہ بیلا بے اختیار ہوئی تھی ...اسی بات کا غم تو وہ اس کے ساتھ بانٹنا چاہتی تھی ...اس کے کندھے پہ سر رکھ کے رونا چاہتی تھی ...

تب کے روکے ہوئے آنسو آج ہچکیوں کی صورت میں نکلنے لگے ...آخر کار وہ تابش کے سامنے بلکنے لگی تھی ...

اور وہ جو ابھی ابھی اسے جان سے مارنے کی دھمکی دے رہا تھا ...بس اسے دیکھتا رہ گیا ...اس کے سامنے بیٹھ کے تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کی ...

"نہیں..." اس کے لبوں پہ ایک سرگوشی ابھری تھی ...کچھ لمحوں بعد کھولیں تو درد کی شدت سے لال ہو رہی تھیں ...

"حمدی !!!..." اس نے ڈرتے ڈرتے بیلا سے سوال کیا تو اس کے رونے میں اور شدت آئی تھی ...چہرے پہ گرتے آنسو صاف کر کے سر ہلایا ...بڑی بے بسی سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تو وہ آنکھوں میں نمی لیئے اسے ہی دیکھ رہا تھا ...

"آخر کیوں بیلا..." دکھ سے اس کی آواز ڈوبنے لگی ...بولنا کتنا محال ہو رہا تھا ...دونوں ہاتھوں سے اس نے اپنا سر پکڑ لیا ...

"کس نے کیا تھا یہ ظلم ...کیوں نہیں بتایا تھا مجھے..." وہ کتنا بے خبر رہا ان سالوں میں ...ہر چیز تہس نہس کرنے کو دِل کر رہا تھا ...

"تم کیا کر لیتے تابش ...مجھے خود نہیں معلوم تھا ...جب تک خبر ملی ...میں کچھ کرنے کے قابل نہیں تھی... بڑے ابّا اور تایا ابّا نے بابا کو اتنا بے بس کر دیا کہ انہوں نے ...." وہ چُپ ہوئی تو اس کا غصہ ہوا ہوا تھا ...

"بہت اچھے..." وہ تپ کے غصے سے کھڑا ہوا ...

"ان کو بے بس کیا تو انہوں نے تمہاری شادی ایک پاگل سے کر دی..." بیلا اس کی بات پہ ایک دم اٹھی ...

"پلیز تابش ...بابا کو کچھ مت کہنا..." اس نے اپنے آنسو صاف کیے ...وہ اِس وقت پاگل پنے کی حدوں کو چھو رہا تھا ...

New Era Magazine

"مطلب ...بیلا سبحان ...تم ...آج ...چھے سالوں بعد ...مجھے یہ بتا رہی ہو کہ تم مجھ سے اِس لئے الگ ہوئیں تھیں کیوں کے تمہاری شادی ایک..." وہ غصے سے پیر پٹختا پاس آیا ...اپنی بات ادھوری چھوڑ کہ کھڑا بیلا کو گھورتا رہا ...اس حقیقت کو ہضم کرنے کی کوشش کرتا رہا... جس کا اِدراک اسے ابھی ابھی ہوا تھا ...غصے سے ایک بار پھِر چیخا ...

"اس وقت کیوں نہیں بتایا تھا مجھے..." بیلا نے خاموشی سے اپنا سر جھکا لیا تو اس نے ایک مکا پلٹ کے دیوار پہ مارا تھا ...

وہ چھے سال پہلے والی کیفیت میں تھا ...بالکل اسی جگہ کھڑا ہوا ... جیسے بیلا نے اسے ابھی ابھی اپنی شادی کی خبر اسے دی ہو ...آنکھیں بند کر کے اپنی حالت پہ قابو پانے کی کوشش کرنے لگا ...پھِر چونک کے پاس آیا ...ذہن میں ایک اور طوفان اٹھا تھا ...

اسے مازن کی باتیں یاد آ رہی تھیں ..."اکرام انکل نے میری ماما کو مارا تھا ...ان کا خون بھی نکلا تھا ... میں نے انہیں چھری بھی ماری تھی..."

"یہ جو کوئی بھی ہے چھ سالوں میں پانچ شہر بدل چکا ہے ...یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے..." پاپا کی بات یاد آئی تو اس کا دماغ اور کھولنے لگا ...

"اگر تمہاری شادی حمدی سے ہوئی تھی ...تو یہ اکرام کون تھا..." تنے ہوئے چہرے کے ساتھ وہ ایک بار پھِر اس کے سامنے آیا اور وہ کیا جواب دے سکتی ہے سوچ کے

آنکھوں سے آگ نکلنے لگی ...جبڑا سختی سے دبا تھا ...اسے دیکھتے ہوئے بیلا نے مجرموں کی طرح سر جھکایا ...

"اکرام اور صفدر ...اچھے لوگ نہیں تھے تابش ...نہ ان کی نیت اچھی تھی ...فائدہ اٹھانا چاہتے تھے اکیلے پن کا ...میری مجبوریوں کا ... حمدی کے پاگل پن کا..."

وہ کچھ لمحوں تک اس کے جھکے ہو سر کو دیکھتا رہا ...اس کے چہرے کی بے بسی پہ دِل کٹنے لگا ... شرم سے لال چہرہ ... بکھرے ہوئے بالوں کی لٹیں ...اس کی بیلا کن حالوں میں پہنچ گئی تھی ...غصے کی شدت سے اپنا ماتھا پکڑا ...ایک سانس کے ساتھ اپنی کپکپاہٹ پہ قابو پانے کی کوشش کی ...

"لاہور کا ایڈرس بتاؤ ... صفدر کون تھا..." سنجیدگی سے پوچھتے ہوئے اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا تو بیلا ناجانے کیوں گھبرا گئی ...سامنے کھڑا شخص ایک لمحے میں تابش سے ایس۔پی۔تابش حسنین ہوا تھا ...

"کیا کرو گے..."اس نے ڈرتے ہوئے سوال کیا ...

"کیا کرنا چاہئے ایسے لوگوں کے ساتھ..." وہ پلٹ کے غصے سے چیخا ...اس کے فضول سوال پہ اسے گھورتے ہوئے اپنے ایک ساتھی پولیس آفیسر کو لاہور کال کی ... تھوڑی بہت تفصیل بتا کے ایڈرس لکھوایا ...

"زید ...یہ میری ایک عزیزہ کی بات ہے ورنہ میں باقاعدہ ایف۔آئی۔آر کٹوا دیتا ... میں نہیں چاہتا کے ان کا نام منظر عام پہ آئے ...پر ایسا سبق سکھانا کے حضرت کی تسلی ہو جائے ...دو تین دن لاک اپ کی سیر کروادو ... کسی کو ریمانڈ بھی دے دو ...بس سارے ارمان ٹھنڈے کردو ..." زید سے بات کر کے اس نے ایک اور ساتھی کو حیدر آباد کال کی ...اسے صفدر کا پتہ لکھوا کے یہی سب بتایا ...

بیلا چُپ چاپ اسے بات کرتے دیکھتی رہی ...آج پہلی دفعہ ایک پولیس آفیسر کے روپ میں اپنے سامنے دیکھا تھا ...وہ یقیناً اپنے کام میں بہت سخت ہو گا ...بات کرتے ہوئے چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی ...اکرام اور صفدر کو ختم کر دینے کی خواہش ...بیلا کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ ابھری ...یہی تابش تو آج تک دِل میں بسا تھا ... جا کے کچن سے اس کے لیے ایک گلاس پانی لے کر آئی ...بات ختم کر کے وہ صوفے پہ اپنا سر پکڑے بیٹھا تھا ...پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں دیا تو گلاس تھام کے اس نے دوسرے ہاتھ سے بیلا کی کلائی پکڑی ...کچھ لمحوں تک سر اونچا کیے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا ...پھر آہستہ سے اسے اپنے برابر میں بٹھایا ... ٹھنڈا پانی پی کے گلاس سائڈ پہ رکھ کر اس کی طرف پلٹا ...آج کتنے دنوں بعد سکون سے اس کا چہرہ دیکھنے کا موقع ملا تھا ...

ان چھ سالوں میں وہ کتنی تبدیل ہو گئی تھی ... گزرے وقتوں کی تھکن چہرے پہ لکھی تھی ...نا آنکھوں میں وہ چمک تھی نا لہجے میں وہ خوداعتمادی ...وہ کیوں اِس عذاب سے گزر رہی تھی ...

"کچھ اور بھی پوچھنا چاہتے ہو..." اسے تابش کی کھوجتی نظروں سے گھبراہٹ ہونے لگی ...

"ہاں بہت کچھ..." اس نے دونوں ہاتھ آپس میں بند کر کے سر ہلایا ... نظریں ابھی بھی بیلا پر تھیں ...

"وہ محبت جس کا اظہار نا کبھی تم نے کیا اور نا کبھی میں نے..." اپنی جگہ سے اٹھ کے وہ پھر اس کے سامنے بیٹھا تھا ...

"اسی محبت پہ یقین کے بھروسے تم نے ایک جھوٹ کی دُنیا بسائی بیلا ...میرے نام کو اپنے ساتھ جوڑا..."

"پر کیا ان گزرے سالوں میں تمہیں کبھی میرا خیال نہیں آیا ... کبھی میرے بارے میں نہیں سوچا ... کیوں نہیں پکارا مجھے..." اس کی آنکھوں میں ہزاروں شکوے تھے ...

"تم کب سے بھاگ رہی ہو ...ایک شہر سے دوسرے شہر ...ایک جگہ سے دوسری

New Era Magazine

جگہ ...اور کچھ نہیں تو کم از کم ایک دوست کی حیثیت سے ہے بلا لیتیں مجھے ..." وہ ایک بار پھِر اپنے ہاتھ مسلنے لگی تھی ...

"ایسا تو نہیں ہے کہ تم میرے بارے میں جانتی نہیں تھیں ...جب سب جانتی تھیں تو یہ بھی معلوم ہی ہو گا کہ میں ابھی تک تمہاری یادوں میں تڑپ رہا ہوں..." وہ ذرا سا ہنسا تو بیلا نے سر اٹھا کے اس کی آنکھوں میں دیکھا ...

"بولو..." کتنے ہی پل وہ اسے خاموشی سے دیکھتی رہی... کیسے بتاتی کے یاد تو وہ تب آتا جب کبھی اسے بُھلایا ہوتا ...جو ہر وقت دِل و دماغ میں ہو اسے یاد کرنے کی کیا ضرورت تھی بھلا ...پر وہ اپنے آپ کو اب اس کے قابل نہیں سمجھتی تھی...بہت ہمت کر کے اسے دیکھا تو تو وہ سراپا انتظار نظر آیا ...

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو تابش..." بیلا ہلکے سے مسکرائی ...

"وہ محبت ہی تھی جو ہم دونوں کو باندھے ہوئے تھی ...بے شک ایک جھوٹ کے سہارے ہی سہی ...پر جانتے ہو..." اس نے روتے ہوئے ہنستی نظروں سے اپنے سامنے بیٹھے تابش کو دیکھا ...

"مجھے ذرا بھی ڈر نہیں لگا تمہارا نام لیتے ہوئے ... کیوں کے میں جانتی تھی کہ تمہیں برا نہیں لگے گا..." اس کی مسکراتی آنکھوں سے اشکوں کی جھڑی لگی تھی ...

New Era Magazine

"بہت تھک گئی تھی میں ...اکیلے رہتے ہوئے ...سب سے بھاگتے ہوئے ...لوگوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی ...ہمارے معاشرے میں کتنی گندگی ہے اور لوگوں کے دل اس سے بھی زیادہ گندے ہیں..."

"میں مازن کے ساتھ بس جینا چاہتی تھی ...خوش رہنا چاہتی تھی ...اسے ایک نارمل زندگی دینا چاہتی تھی پر ایسا نہیں ہو سکا..." پھر اس کی طرف دیکھا ...

"پر جب تمہارا نام ہمارے ساتھ جڑا..." وہ کھل کے ہنسی ...تابش نے اپنے انگوٹھے سے اس کے گالوں پہ گرتے آنسو صاف کیے ...

"مجھے لگا کے ایک بہت بڑا گھنا سایہ دار درخت ہے ...اس کی چھاؤں بہت ٹھنڈی ہے ...ہر طرف سکون ہے ...ایسا لگنے لگا تھا کہ میں اور مازن اس کے سائے میں بہت محفوظ ہیں..." پھر ایک لمحے کے لیے چُپ ہوئی ...

"پر وہ جھوٹ تھا ... جھوٹ کے سہارے ہم کتنی زندگی گزار سکتے ہیں ...ایک دن تو حقیقت کا سامنا کرنا ہوتا ہے نا اور حقیقت تو کچھ اور ہی ہے..."

وہ بیلا کے لفظوں کی ٹھنڈک دل میں اتارتا جا رہا تھا ...اور مسکراتی نظروں سے مستقل اس کے چہرے پہ گرتے آنسو صاف کرتا جا رہا تھا ...

"میں ایک بیوہ عورت........" اس کے منہ پہ اپنا ہاتھ رکھ کے تابش نے اسے مزید

بولنے سے باز رکھا ...چہرے کی مسکان غائب ہوئی تھی ...

"شش !!!..." ماتھے پہ کئی بل پڑے تھے ...

"چپ..." پریشانی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا ...

"بیوقوف لڑکی ...بس اِس کے آگے ایک لفظ اور نہیں..." بیلا نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا ...

"یہ ایک حقیقت ہے تابش..." اس نے سنجیدگی سے نظریں جھکائیں ...

"مجھ میں ہر حقیقت کا سامنا کرنے کا حوصلہ ہے بیلا ...چاہے وہ کتنی ہی تلخ کیوں نہ ہو ...اگر میں ظاہر نہیں کر رہا تو تم یہ مت سمجھو کے میں پریشان نہیں ہوں ...میں زندگی میں کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا جتنا ان دو دنوں میں ہوا ہوں ... سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیسے تمہارا سامنا کروں... کیسے تمہیں ان تکلیفوں سے نکالوں..." اس نے ہاتھ بڑھا کے پِھر بیلا کے آنسو صاف کیے ...

"اور اب تمہیں میرے ساتھ گھر چلنا ہے..." وہ اس کے ساتھ کو سوچ کے مسکرایا تھا ...

"پاپا نے تمہیں بلایا ہے..." آنکھوں میں خوف لیے وہ سر ہلانے لگی ...

"نہیں...ایسا نہیں ہو سکتا ...میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی..." پورے وجود پہ ایک

گھبراہٹ طاری تھی ...

"کیوں نہیں جا سکتیں..." اس نے ہنستے ہوئے ماتھے پہ پھر بل ڈالے ...

"میں لوگوں کا سامنا نہیں کر سکتی تابش ...اب اور ہمت نہیں ہے مجھ میں ... میں سب کو اس جھوٹ کے بارے میں کیا بتاؤں گی ..." ایک بار پھر دو تین آنسو اس کی آنکھ سے گرے ...

"لوگوں کا سامنا میں کروں گا ... تم بس میرا سامنا کرنا ...اور کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے ...جو بات ہم دونوں کی ہے ...وہ بس ہم تک ہے رہے گی ..."

اس نے یقین سے کہہ کے بیلا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا ...

"سالوں پہلے مجھ سے ایک غلطی ہوئی تھی بیلا ...میں نے تم کو کبھی اپنے دِل کی بات نہیں بتائی ...وہی غلطی میں اب دوبارہ نہیں کرنا چاہتا..." ذرا سا آگے بڑھ کے اس نے بیلا کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے ...اپنی محبت کے جذبوں کو اس کے اندر اترتا آہستہ سے پیچھے ہوا ...اس کے گلابی ہوتے رخساروں پہ ایک محبت بھری نظر ڈالی ...

"بیلا سبحان ... میں تمہارے بغیر ادھورا ہوں ... میری یہ زندگی بے معنی ہے ...اسی دن رک گئی تھی جس دن تم مجھے چھوڑ کے گئیں تھیں ...میں آج بھی وہیں کھڑا ہوں اسی صدمے کی کیفیت میں کے کیسے تقدیر تم کو مجھ سے الگ کر سکتی ہے..."

بیلا کی آنکھیں بند ہوئی تھیں ... کیا خدا کو اس پہ رحم آ گیا تھا ... کیا دکھ کے بادَل چھٹنے والے تھے ... کیا واقعی قدرت اس پہ مہربان ہو گئی تھی ...

"میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں ... تمہارا شکر گزار ہوں کے تم نے اِس جھوٹ کا سہارا لیا ... یہ میری زندگی کی سب سے بڑی حسرت ہے ... جانتی ہو نا تم ..." بیلا نے روتے ہوئے سر ہلایا ...

"میں اِس جھوٹ کو سچ میں بدلنا چاہتا ہوں بیلا ... بس تمہارا ساتھ چاہیے..." آج اتنے سالوں بَعْد اس تک اپنے دِل کی بات پہنچا کے وہ بے اختیار ہنسا تھا ...

"تابش..." بیلا نے مضبوطی سے اس کے دونوں ہاتھ تھامے تھے ...اس خوف سے نکلنے کے لیے جس میں وہ سالوں سے گرفتار تھی...اس کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت ایک محفوظ سائبان کی علامت تھی ...

"مجھے بابا کا گھر واپس چاہیئے ... بابا کا گھر ...ان کی زمینیں ... بابا کی دکانیں... بڑے ابّا اور تایا ابّا سب اپنے ساتھ لے گئے ... جو کچھ میرا تھا ... سب مجھ سے چھن گیا... میں لڑنا چاھتی ہوں ان سب سے ...اپنے حق کے لیے..." اس کی آنکھوں میں امید اور حوصلہ جاگا تھا ...ایک سہارے کا آسرا جاگا تھا...اس کے ہاتھوں پہ اپنے لب رکھتے ہوئے تابش نے اس کی آنکھوں میں دیکھا ...

"میرا وعدہ ہے تم سے بیلا ...جو کچھ تمہارا تھا ...سب تم کو واپس ملے گا ...میں سب سے لڑوں گے ... تمہارے حق کے لیے ... کسی کو نہیں چھوڑوں گا ..." بیلا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا ...

"بھروسہ ہے نا مجھ پہ..." اس نے بیلا کی آنکھوں میں یقین سے دیکھا تو وہ آہستہ سے اس کے سینے پہ جھکی ... سکون سے آنکھیں بند کی تھیں ...اور آج سالوں بَعد تابش کے بے قرار دل کو قرار آیا تھا ...اسے آج پھر اپنی بانہوں کے حصار میں لیا ...اسے پا لینے کی حسرت آج حقیقت بنی تھی ...اس کے وجود سے اٹھتی مہک بے حد سکون کا باعث تھی ... مسکراتے لبوں کے ساتھ اس کی آنکھیں شکر سے نم ہوئی تھیں ...

کچھ پل بَعد ایک خیال آیا اور وہ ہنستے ہوئے چونکا تھا ...

"اچھا بس ایک آخری بات بھی بتا دو..." بیلا آہستہ سے پیچھے ہٹ کے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی ...وہ اپنے یونیورسٹی والے موڈ میں واپس آیا تھا ...

"میں اچھی طرح جانتا ہوں کے سائنس جتنی بھی ترقی کر لے ... صرف سوچ لینے سے بچے نہیں ہو جاتے ...اگر ہو جاتے تو یقین کروان چھ سالوں میں ہمارے چھ بچے تو ضرور ہوتے..."

اور بے تحاشا ہنستے ہوئے اس نے بیلا کا ایک زوردار ہاتھ کھایا تھا ...وہ لمحہ جسے وہ کئی

New Era Magazine

سال پہلے بات کرتے ہوئے سوچ کے ہنسا تھا ...آج ایک بار پھر اس کی گرفت میں تھا ...شرم سے لال ہوتے ہوئے بیلا مستقل اسے کے بازو پہ مار رہی تھی ...

"بہت بد تمیز ہو تم ...ابھی تک نہیں سدھرے ...ایس۔پی ہو گئے ہو ...باتیں وہی بے شرموں والی ہیں..."

پلکوں کا بوجھ اتنا بھاری تھا کہ نظر نہیں ملائی جا رہی تھی ...تابش نے ہنستے ہوئے اس کے برستے ہوئے ہاتھوں کو قابو میں کیا ...

"تم شرما رہی ہو نا یہی کافی ہے..." ایک بار پھر بیلا کو اپنے قریب کیا ...

"اب ذرا یہ بھی بتا دو کہ مازن کون ہے..." پہلی دفعہ بیلا کے چہرے پہ ایک خوشگوار مسکان ابھری تھی ...

"اس نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا ...بہت خوش تھا تم سے مل کے ...سارا دن صرف تمہاری باتیں کرتا رہا ..." تابش اس کے چہرے کا سکون دیکھتا رہا ...

"ماریہ بھابھی نے مجھے مازن کی کچھ کتابیں دی تھیں..." اس نے بیلا کی آنکھوں میں دیکھا تو اس کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی ...

"تو کیا تمہاری شکایت دور ہو گئی..." اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف دیکھا ...

"ہاں ...پر میں مازن کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں..."

New Era Magazine

بیلا خاموشی سے اٹھ کے کمرے میں گئی ...سامان میں سے اس کی فائل نکال کے لائی اور اس کے ہاتھ میں دے کے برابر میں بیٹھی ...اسے اس رات کے بارے میں بتایا جب تقدیر نے مازن کو بیلا کی زندگی میں شامل کیا تھا ...

وہ کتنی دیر حیرت سے آگے پیچھے صفحے پلٹتا رہا ...اپنا چار سال پہلے ایکسپائر ہوا میڈیکل کارڈ دیکھا ...یادداشت میں کہیں اسے ایک جملہ گونجا تھا ...

"بیوی ہیں آپ کی..." اس نے حیرت سے برابر میں بیٹھی بیلا کو دیکھا ...

"تو کیا مجھے اسی رات بیلا کے حوالے سے تقدیر نے اشارہ دیا تھا کہ بیلا میری زندگی کا حصہ ہوگی..." وہ دل سے ہنسا ...

"شاید میں ہی نہیں سمجھ سکا..."

"تابش..." بیلا نے پلکیں جھپکیں ...

"مجھے نہیں معلوم یہ سب کیسے ہوا ...سوچ کر آج بھی حیران ہوتی ہوں ...سالوں تک یہ کارڈ میرے پرس میں پڑا رہا ...میں نے اسے کبھی اسے اِستعمال نہیں کیا ...پر شاید اسی دن کے لیے میرے پاس تھا..."

"تم کہتے تھے نا ...ہم سب کو اپنی ذمہ داری نبھانی چاہیے ...اپنا کردار ادا کرنا چاہیے ... یہ تمہاری نیکی تھی جسے اللہ نے قبول کیا..."

"وہ اپنی قسمت میں ہمارا نام لکھوا کے اِس دُنیا میں آیا تھا ...میں کیسے اسے کسی یتیم خانے میں چھوڑ آتی... کیسے اسے کسی دارلامان میں دے سکتی تھی ...وہ ہمارا ہے ...مجھے اس کے پاس سے تمہاری خوشبو آتی ہے..." اس نے بہت نرم نظروں سے بیلا کی جھلمل کرتی آنکھیں دیکھیں ...

"میں مازن کے بغیر نہیں رہ سکتی تابش ...وہ میری زندگی ہے ...میں اسے کسی صورت نہیں چھوڑ سکتی..." اس نے فائل رکھ کے بیلا کے ہاتھ تھامے ...

"مجھے بھی وہ دِل و جان سے قبول ہے بیلا ...وہ بہت پیارا ہے ...پہلی نظر میں ہی میرا دل اس کی جانب کھچا تھا ...میں بیان نہیں کر سکتا کہ اسے دیکھ کے مجھے کس محبت کا احساس ہوتا ...پِھر مجھے لگا کے شاید اِس لیے کے کیوں وہ تم سے جڑا ہے..." اس نے ہنستے ہوئے مازن کا پیار کرنا یاد کیا ...

"پر اب سمجھ میں آیا ... کہ وہ تم سے نہیں مجھ سے جڑا ہے..." اس کے چہرے پہ مازن کے لیے شفقت تھے ... محبت تھی ...خدا کا شکر تھا ...

دروازے پہ ہونے والی گھنٹی نے دونوں کو چونکا یا تھا ...اِس سے پہلے کے بیلا کھڑی ہوتی تابش نے اسے روکا تھا ...

"میں دیکھتا ہوں..."

New Era Magazine

دِل میں اٹھتے محبت کے طوفان کے ساتھ آگے بڑھ کے دروازہ کھولا تو دھوپ سے اندر آتے مازن ماما کی جگہ اسے دیکھ کے حیران ہوا ...تابش پنجوں کے بل زمین پہ بیٹھا تو مازن دوڑتا ہوا اس کے سینے سے لگا ...

"آپ آگئے پاپا..." اس نے اپنا بیگ وہیں پھینکا ...اپنے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے گرد لپیٹے ...تابش نے اسے بڑی چاہت سے اپنے سینے سے لگایا ...کتنا سکون تھا اِس احساس میں ...

"میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا نا کہ میں آپ سے ملنے آؤں گا..." اسے لیے وہ کھڑا ہوا ...

"آپ ہمارے ساتھ ہی رہیں گے نا..." اس نے اپنی معصوم آنکھیں گھمائیں تھیں ...

"ہم بالکل ساتھ رہیں گے ...میں آپ اور ماما..." مازن نے ایک زور کی پپی اس کے گال پہ دی ..."یہ سچ کہہ رہے ہیں ماما..." اس نے سامنے کھڑی بیلا کو دیکھا تو وہ ایک قدم پاس آئی ... محبت سے اس کے گال کھینچے ...

"بلکل سچ..." ایک بھرپور نظر ان دونوں پہ ڈال کے وہ اندر کمرے میں چلی آئی ...

"اب آپ جلدی سے کھانا کھا کے تیاری کرو ...ہمیں واپس گھر چلنا ہے..." اسے کمرے میں تابش کی آواز سنائی دی ...

"واپس..." مازن حیرت سے چیخا ...

"یو مین پھر سے گاڑی میں ڈرائیو کر کے ...اتنی دور ! ! ! ..." اس نے سامنے کھڑے پاپا کو بڑی ناراض نظروں سے دیکھا تو بیلا کمرے کے اندر ہی ہنس پڑی ...مازن سے بحث کرنا کوئی آسان بات نہیں تھی ...اسے گاڑی میں سفر کرنا بالکل پسند نہیں تھا ...

اس نے اپنا سامان سمیٹنا شروع کیا ... شکر کے آنسو گالوں پہ بہنے لگے تھے ... آخر اس کے صبر کا پھل خدا نے اسے دیا تھا ...

باہر سے مستقل مازن اور تابش کی بحث کی آوازیں آرہی تھیں ...تابش اسے پولیس جیپ میں لے جانے کا لالچ دے رہا تھا پر مازن کو ایروپلین میں جانا تھا ...وہ کسی طرح ماننے کو تیار نہیں تھا کہ واپس گاڑی میں جائے گا ...

تابش کے ہنسنے کی آوازیں اسے نئی زندگی کی امید دے رہی تھیں ...وہ ایک محفوظ سائے میں تھی ...اس کے نام کے حصار میں تھی ...اب دُنیا سے چھپنے کی ضرورت نہیں تھی ...بیلا سبحان ایک بار پھر سر اٹھا کے کھلی ہوا میں سانس لے سکتی تھی...

New Era Magazine

اس کے گھر والوں سے ملنے کی فکر نے بیلا کے اوسان خطا کر رکھے تھے...ایک نئے ڈر اور خوف کا سامنا تھا...پتا نہیں وہ لوگ اسے اور مازن کو قبول کریں گے بھی کہ نہیں... ایک لمحے میں وہ ان تمام تفکرات سے نجات حاصل کرنا چاہتی تھی ...

وہیں بیٹھے بیٹھے اور نا جانے کیا کیا سوچتی رہتی اگر طوبیٰ آگے بڑھ کے جیپ کا دروازہ نا کھولتی ...وہ تو تابی کے ایک فون سے ہی اچھل پڑی تھی...اس وقت سے مینو کے ساتھ ٹہل ٹہل کے انتظار میں وقت گزار رہی تھی ...ایک نظر میں ہی تو اسے بیلا بیکری کتنی اچھی لگی تھی ...جب سے اس کو ہسپتال میں دیکھا تھا ...اس وقت سے اس کی تعریفوں کے پل باندھے جا رہے تھے ...

حسنین صاحب کے چہرے پہ ایک دبی دبی سی مسکراہٹ تھی...ان کے کانوں میں ابھی تک تابش کی کھنکتی ہوئی آواز گونج رہی تھی...کتنا فرق تھا اِس آواز میں اور دو دن پہلے والی اس کی دکھ میں ڈوبی ہوئی آواز میں ...ابھی دو گھنٹے پہلے ہی تو تابش کا فون آیا تھا ...

"پاپا ...میں بیلا اور مازن کو لے کے گھر آ رہا ہوں ...آپ امی کو سنبھال لیجئے گا...باقی باتیں گھر آ کے ہوں گی..."

وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے تھے...کسی بھی نتیجے پہ پہنچنے سے پہلے وہ پوری بات سننا چاہتے تھے...اور ویسے بھی انہیں صرف اپنے بیٹے کی خوشی عزیز تھی ...

New Era Magazine

اگر کوئی اس اچانک نمودار ہونے والی صورت حال سے ناخوش تھا تو وہ نفیسہ بیگم تھیں ...انہیں اپنے بیٹے کی کوئی ایک بھی بات سمجھ نہیں آئی ...

"وہ کیسے گھر لا رہا تھا ... کون تھی اور یہاں کیوں آ رہی تھی... کیا ان کا بیٹا ایک بیٹے کی ماں کو پسند کرتا تھا..."

انہیں ہر بات کی تفصیل جاننے کی جلدی تھی...انھوں نے جیپ سے اترتے اس بچے کو دیکھا تو بس دیکھتی ہی رہ گئیں ...وہ تابش کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا ...کچھ پل بعد ایک نظر اپنے ساتھ کھڑے حسنین صاحب پہ ڈالی تو ان کی نظریں بھی اسی بچے پہ جمی ہوئی تھیں ...اس کے بعد ایک لمحہ تھا جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کے نظریں چرائی تھیں ...

مازن تابش کا ہاتھ تھامے سامنے ہی کھڑا تھا ...جواب بیلا کے آگے بڑھنے کے انتظار میں تھا ...طوبٰی نے مسکرا کے اسے گلے لگایا ...

"اسلام و علیکم... " اس نے بیلا کے پیلے پڑتے چہرے پہ ایک نظر ڈالی ...

"میں طوبٰی ہوں..." اس سے ملتے ہوئے بیلا نے پیچھے کھڑے تابش کے ماں باپ کو دیکھا اور طوبٰی کے سلام کا جواب دے کے وہ دو قدم اُٹھاتی ان تک پہنچی ...

یہ دو قدم دو صدیوں کی طرح تھکانے والے تھے...ایسا لگا جب تک دوسرا قدم اٹھائے

گی تب تک پتھر کی ہو چکی ہو گی ...

سر جھکا کے انہیں سلام کیا تو حسنین صاحب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا ...

"وعلیکم سلام بیٹا... جیتی رہو..." ان کے لہجے کی نرمی اور چاہت سے اس کی آنکھیں بھر آئیں تھیں ...انہیں نم آنکھوں سے سامنے کھڑی خاتون کو دیکھا تو ناتوان کی آواز میں وہ چاہت لگی نا ہی انداز میں محبت... آنکھوں کے اشارے سے ایک رسمی سا جواب دے کے دو انگلیوں سے اس کے سر کو چھوا تو بیلا کی آنکھیں ان کے روکھے اندازِ پہ مزید بھیگتی چلی گئیں ...

مینو اور مازن کی فوراً دوستی کوئی حیرت کی بات نہیں تھی... وہ دونوں ہم عمر ہی تھے... سارے گھر میں ان کی ہنسی اور چہچہاہٹ کی آوازیں گونج رہی تھیں... ہر تھوڑی دیر کے بعد مازن پاپا کہہ کے اسے بلاتا اور نفیسہ بیگم اپنا پہلو بدل کہ رہ جاتیں ...

تابش فی الحال چُپ تھا ...اسے جس بات کا ڈر تھا وہ سچ ہوتی محسوس ہو رہی تھی... اپنی امی کے اندازِ کار و کھاپن اور آنکھوں کی سرد مہری اس کے سارے خدشات درست ثابت کر گئی تھی... وہ جانتا تھا امی کی رضامندی کے بغیر وہ کوئی کام نہیں کر سکتا اور نا ہی اب بیلا کو اکیلا چھوڑ سکتا تھا... تھک ہار کے جب نماز کے لیے کھڑا ہوا تو دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ...

New Era Magazine

"اے میرے اللہ..." اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے سامنے لا کے آنکھیں بند کی اور خدا کو پکارا ...

"اب اِس مسئلے کو تو ہی حل کر سکتا ہے ...تو جانتا ہے نا میں امی کو ناراض کر سکتا ہوں اور نا ہی بیلا اور مازن کو چھوڑ سکتا ہوں ...میری مشکل آسان کر دے ...کوئی درمیانی راستہ نکال دے..." عشاء کی نماز کے بعد دعا مانگ کہ وہ کھڑا ہوا ...

بیلا اور مازن کو آتے ہی گیسٹ روم میں بھجوا کے وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا ...گھر میں ایک عجیب سناٹا تھا ...ہر شخص چپ تھا...سب اس کے بولنے کے انتظار میں تھے ...

اپنے کمرے سے باہر نکل کے وہ امی کو دیکھنے نکلا تو ڈرائنگ روم سے آتی ٹی وی کی آواز کی طرف دھیان کرتا اندر داخل ہوا تو پایا ...امی ...اور طوبٰی سب ہی وہیں نظر آئے ...

اس نے ایک نظر نفیسہ بیگم پہ ڈال کے طوبٰی کو دیکھا تو اس نے دونوں گالوں کو پھلا کے ان کے ناراض ہونے کی خبر دی ...

آہستہ سے ان کے برابر میں بیٹھ کے اس نے دونوں ہاتھوں کو ان کے گردن کے گرد لپیٹا ...

"ناراض ہیں..." اس نے ایک آنکھ دبا کے ہنستے ہوئے ان کا خفا خفا سا چہرہ دیکھا ...

"نہی ہونا چاہیے کیا..." اس کی طرف نظر ڈالے بغیر ان کا جواب آیا تو وہ ان کے اور

قریب ہوا ...

"اچھا پٹائی کر لیں میری... طوبٰی کی چپل سے..." طوبٰی نے فوراً اپنی چپل پاؤں میں ڈالی

...

"خوامخواہ ... میری میٹرو کی چپل ٹوٹ جائے گی...ابھی لی تھی تین ہزار کی..." وہ نخرہ دکھاتی بولی توماحول کو خوشگوار کرنے کے لیے حسنین صاحب نے بھی بات میں حصہ لیا

...

"میں اور دلا دوں گا ...فی الحال تم اپنی امی کو چپل دے دو ...ابھی وہ بہت غصے میں ہیں..." تینوں نے بے ساختہ اپنی ہنسی روکی تو ان کی آنکھ سے دو آنسو گرتے دیکھ کے تابش بے چین ہوا تھا ...

"امی پلیز ...رو کیوں رہی ہیں..." اس کی ہنسی کو بریک لگے تھے ...

"تم ایسی حرکتیں کرو اور میں دو آنسو بھی نہیں بہا سکتی . . . ." ایک ناراض نظر انہوں نے اپنے بیٹے پہ ڈالی ... کیا کیا ارمان نہیں تھے ان کے ...

"کون ہے یہ لڑکی... تم اسے یہاں کیوں لائے ہو... شہر میں ایسے بہت دارالامان ہیں ...ایدھی سینٹر ہیں ...وہاں بھیج دو..."

ان کی تیز ہوتی آواز پہ وہ ایک دم کھڑا ہوا...پلٹ کے دروازے تک گیا ... جھانک کے

باہر دیکھا تو باہر کوئی نہیں تھا...آہستہ سے دروازہ بند کیا اور طوبٰی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا ...

"وہ گولی کھا کے سو رہی ہے...مازن اور مینو سلیم کے ساتھ بازار تک گئے ہیں..." پھر نفیسہ بیگم کے سامنے آ کے بیٹھا ...

"امی میں آپ کو سب بتا دوں گا ...آپ مجھے تھوڑا وقت دیں ...وہ اِس وَقت بہت مشکل میں ہے...کہیں کوئی ٹھکانا نہیں ہے...اور وہ بہت اچھی لڑکی ہے..." انہوں نے پھر ایک ناگوار نظر اس پہ ڈالی تھی ...

"یہ وہی لڑکی ہے جس کی وجہ سے تم نے سونیا سے شادی سے انکار کیا تھا..." ایک سانس لے کے وہ چُپ ہوا ...کچھ پل انہیں دیکھتا رہا ...

"جی...یہ وہی لڑکی ہے..." وہ کوئی بھی بات ان لوگوں سے چھپانا نہیں چاہتا تھا ...پر اسے بیلا کے اٹھنے کا ڈر تھا...مازن اور مینو نے اسی وَقت گھر آتے ہی شور مچا دیا تو وہ بھی بات ادھوری چھوڑ کے کھڑا ہو اگیا ...

"ہم کل بات کریں..." وہ بہت تھک رہا تھا ...سونا چاہتا تھا...خاموشی سے دروازہ کھول کے باہر نکل گیا ...

اور اِس سے پہلے کے وہ گھر والوں کو کچھ بتا سکتا ایک ایمر جنسی کے لیے اسے جانا پڑا

... صبح کے تین بجے جب وہ گھر سے نکل رہا تھا تو اسے جیپ میں بیٹھتے ہوئے بیلا کے کمرے کی لائٹ جلتی ہوئی نظر آئی ...

سڑک تک آ کے اس نے بیلا کا نمبر ملایا تو اس نے پہلی ہی گھنٹی پہ فون اٹھا لیا ...

"یہ پہلی دفعہ ہے کہ تم نے میرا فون پہلی ہی رنگ پہ اٹھا لیا ہے . . . " صبح کے تین بجے اس کی اتنی تروتازہ آواز سن کے وہ ویسے ہی حیران ہوئی تھی ...

"تم اِس وَقت کیوں جاگ رہے ہو..." ایک مسکان کے ساتھ سوال کیا تو کانوں میں اس کی ایک ٹھنڈی آہ پڑی تھی ...

"تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تم سے محبت کرنے کے علاوہ میں ایک سرکاری نوکری بھی کرتا ہوں... جس کا کوئی وَقت مقرر نہیں ہے..." اس نے جیپ کا ہارن بجایا تو بیلا کو حیرت ہوئی ... "تم کہاں ہو اِس وَقت تابش..." وہ ہنس دیا تھا ...

"یہی بتانے کے لیے فون کیا ہے کے مجھے کچھ کام ہے ... میں جا رہا ہوں اور ہو سکتا ہے چار پانچ دن لگ جائیں..." وہ ایک دم گھبرا کے اٹھی ...

"کہاں جا رہے ہو ... میں کس طرح رہوں گی یہاں ... پلیز واپس آ جاؤ... مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے..." آواز گھبراہٹ سے بھیگنے لگی ...

"امی سے ڈر لگ رہا ہے..." اس کے ڈر کو تابش نے الفاظ دیئے تو وہ کتنے ہی لمحوں تک

کچھ بول نہیں سکی ...

"ہاں..." پھر ایک ہی لفظ میں اقرار کر لیا ...

"میں نے اسی لیے فون کیا ہے بیلا کہ یہ ساری صورت حال ہم سب کے لیے نئی ہے ...امی بھی پریشان ہیں اور تم بھی...پر سب ٹھیک ہو جائے گا ... تم حوصلہ رکھو..." وہ جس دِل سے اسے تسلّی دے رہا تھا ...یہ بس وہ ہی جانتا تھا ...

"تم کب تک واپس آؤ گے..." اس نے ایک نظر برابر میں سوتے ہوئے مازن پہ ڈالی ...

"میں نہیں جانتا بیلا ...ایک ایمر جنسی ہے شاید کراچی جانا ہو ...پر تم اتنا جان لو کے میں تم سے بس ایک کال کی دوری پہ ہوں... تم کسی بھی وَقت مجھے کال کر سکتی ہوں اور اللہ پہ بھروسہ رکھو..."

"جلدی آؤ گے..." اس نے اپنے آنسو روکے ...

"وعدہ نہیں کرتا ... کوشش کروں گا ...اپنا خیال رکھنا اور مازن کو پیار کرنا..." پولیس اسٹیشن کے سامنے جیپ روک کے اس نے فون بند کر دیا...

ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ ٞ

دِل میں ڈر اور خوف لیے وہ اگلے دن سے گھر کے کاموں میں مصروف ہونے کی کوشش کرنے لگی... آخر کب تک اپنے آپ کو کمرے میں بند رکھتی اسے آنٹی کی نظروں سے چھپنا تھا اِس لئے کچن کی راہ لی ..."

ڈرائنگ روم سے گزرتے ہوئے اس نے حسنین صاحب اور نفیسہ بیگم کو وہاں بیٹھے دیکھا تو سب سے پہلے ناشتہ بنا کے ان کے سامنے پیش کیا... سلیم منع کرتا رہا پر اس نے ایک نہیں سنی ...اسے کچن کے باقی کاموں میں لگا کے ٹرے سجائی اور ناشتہ لے کے ڈرائنگ روم میں گئی ...

سلام کے ساتھ چائے دونوں کے سامنے رکھی تو ایک مسکان کے ساتھ حسنین صاحب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا پِھر ایک نظر اس کے کپکپاتے ہوئے ہاتھ پہ ڈالی جس سے وہ چائے کا کپ برابر میں بیٹھی ان کی بیگم کو دے رہی تھی ...

"آنٹی آپ کی چائے..." اس کے ہاتھ کی لرزش انہوں نے بھی محسوس کی اور ایک نظر اس کے جھکے ہوئے سر پہ ڈالی ...آہستہ سے اس کے ہاتھ سے کپ لے کے ہونٹوں سے لگایا...وہ ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئی تو حسنین صاحب نے ان کے چہرے کی طرف ایک سخت نگاہ ڈالی ...

New Era Magazine

"اپنے دِل کو نرم کر لو نفیسہ بیگم ...یہ لڑکی تمہارے بیٹے کی پسند ہے ...ابھی تین دن پہلے وہ جس حال میں تھا وہ تم نے بھی دیکھا ہے..."چائے کا گھونٹ بھر کے انہوں نے کپ نیچے رکھا...نفیسہ بیگم اپنی سوچوں میں گم تھیں ...

"لڑکی کسی اچھے خاندان کی ہے...پڑھی لکھی ہے...بس مجبور ہے ...ایک دفعہ اس سے بات کر کے دیکھو ...کم از کم یہی جاننے کی کوشش کرو کے اس پہ کیا تکلیفیں گزریں ہیں ...جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ...تابش کے ساتھ یونیورسٹی میں ہوتی تھی اور یہ حوصلہ میں نے ہی تابش کو دیا تھا کے وہ بیلا کو گھر لے آئے..."

نفیسہ بیگم ابھی بھی گہری سوچوں میں گم تھیں... حسنین صاحب نے ان کی بھیگی ہوئی پلکیں دیکھیں ..."اور جو تم نے محسوس کیا تھا وہ میں نے بھی محسوس کیا تھا ...جب وہ بچہ مازن،تابش کا ہاتھ پکڑے گھر میں آیا..." انہوں نے ایک لمحے رک کے اپنی بیگم کو دیکھا ...

"تو مجھے بھی لگا تھا کے جیسے میرا ہاتھ تھامے ٹھکرآیا ہو... میں کسی بھی صورت ایک اور ٹھکواِس بے رحم معاشرے کے حوالے نہیں کروں گا...نا ہی اسے مرنے کے لیے سڑکوں پہ چھوڑوں گا...مجھے خوف خدا ہے اور یہی بات مجھے تابش کے چہرے پہ بھی نظر آئی ہے...جب اسے بیلا قبول ہے تو اس کا بیٹا بھی قبول ہو گا..."

New Era Magazine

وہ اپنی بات کہہ کے وہ خاموشی سے ٹی وی دیکھنے لگے... نفیسہ بیگم نے ان کی ٹی وی پہ جمی ہوئی نظروں کو دیکھا تو محسوس ہوا کے شاید وہ بھی رونا چاہتے تھے... ایک اندرونی دکھ اور تکلیف سے گزر رہے تھے... جس کا اظہار انہوں نے دو جملوں میں کر دیا تھا ...

"طحہ... ان کا بچہ..."

یہ کون سی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا ان کے مجازی خدا نے ...آخر کیوں حوالہ دیا انہوں نے طحٰہ کا... وہ تو آج تک اس کے گھر آنے کا انتظار کرتی تھیں... ان راتوں کے بارے میں سوچتی تھیں جب وہ ان کی غفلت سے دُنیا کی نظر ہو گیا... وہ تو اس کی ماں تھیں ...انہیں تو اس کی ہر ہر حرکت پہ نظر رکھنی تھی... کیسے انجان رہیں اس کی حالت سے ... کیوں نہیں سمجھ سکیں کہ وہ کن برائیوں میں گھر گیا تھا... کیا وہ اب اِس بچے پہ ظلم کر سکتی تھیں ...

بیلا ناشتے کی ٹرے اٹھانے آئی تو انہوں نے پہلی دفعہ ایک ماں کی نظر سے اسے دیکھا... اس کے چہرے پہ ایک شائستگی تھی ... آنکھوں میں بے بسی تھی اور باتوں میں گھبراہٹ یہ بتا رہی تھی کہ وہ اِس صورت حال سے خوش نہیں ہے ...

ایسی کیا بات تھی اِس میں کہ ان کے بیٹے نے ہر لڑکی کو ٹھکرا دیا تھا اور اسے ایک بچے کے ساتھ بھی قبول کرنے کو تیار تھا... انھوں نے کل سے اب تک پہلی دفعہ اسے نرمی

New Era Magazine

سے مخاطب کیا ...

"تم بیٹھو یہاں ...یہ سب سلیم کرلے گا..." جھجکتے ہوئے خاموشی سے وہ ان کے برابر والے صوفے پہ بیٹھ گئی ...اور شاید ان کے سر پہ ہاتھ رکھنے کی دیر تھی....بیلا نے ان کا ہاتھ تھاما اور سسکیوں سے روتی چلی گئی...آج برسوں بعد ایک ماں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا ...اپنا دِل اور درد کھول کے ہر ہر بات انہیں بیان کردی ...

اپنی امی سے شروع ہونے والی ایک نفرت اور حقارت کی کہانی ...جو آج تک اس نے کسی کو بیان نہیں کی تھی ...اپنی زندگی کی کتاب کا ہر صفحہ کھول کے ان کے سامنے رکھ دیا ...

ہر پنے پہ ایک الگ تحریر تھی... کہیں حمدی تھا تو کہیں صفدر ... کہیں تائی اماں تھیں تو کہیں سلطانہ بی بی ...پھر بتول شوکت اور بڑے ابّا...پر جو کردار نفیسہ بیگم کو اس کی زندگی کی کتاب کے ہر صفحے پہ موجود نظر آیا وہ ان کا بیٹا تھا ...تابش ...

مازن کی اس کی زندگی میں شمولیت پہ کمرے میں موجود حسنین صاحب، طوبٰی اور بلال ...ہر شخص دم سادھے کھڑا تھا ...

"یہ تمہارا بیٹا نہیں ہے..." نفیسہ بیگم کتنے ہی لمحے اسے حیرت سے دیکھتی رہ گئیں ...

"بس میں نے اسے پیدا نہیں کیا آنٹی ...ورنہ یہ میرا ہی بیٹا ہے..." طوبٰی بے اختیار اس

New Era Magazine

کے پاس آ کے اس کے قدموں میں بیٹھی ...

"تم کتنی اچھی ہو بیلا ... کون سوچتا ہے ایسے ایک لاوارث کے لیے . . . " چاروں ہی افراد نے اِس وقت اپنے آپ کو اس لڑکی سے کتنا چھوٹا محسوس کیا تھا ...

"پلیز طوبٰی...اسے لاوارث مت کہو...مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے ...آپ لوگوں سے سب سچ کہنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ جانے انجانے ان سب میں تابش کیسے شامل ہوا مجھے نہیں معلوم..."

اس نے اپنے آنسو صاف کر کے برابر میں بیٹھی نفیسہ بیگم کو دیکھا ...

"پر آپ لوگ مجھے معاف کر دیں... میرے پاس اِس جھوٹ کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا اور اس سب میں تابش بے خبر بھی تھا اور بے قصور بھی ہے ...یہ سب میری غلطی تھی..." اپنی بات ختم کر کے خاموش ہوئی تو نفیسہ بیگم نے ایک مسکان کے ساتھ اسے دیکھا ...

"اتنا سچ بولتے ہوئے ڈر نہیں لگا تمہیں ...نا یہ سوچا کے کتنی شرمندگی ہو سکتی ہے..."

ان کے لبوں کی مسکان سے بیلا کے علاوہ باقی تینوں نے بھی سکون کا سانس لیا ...

"آنٹی شرمندہ تو میں آپ سب سے ویسے بھی ہوں پر مزید اس جھوٹ کے بوجھ اور تکلیف کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی...تو سچ بولنے کی ہمت کی ہے ...ایک دفعہ کا سچ

اور شرمندگی زندگی بھر کے جھوٹ اور ندامت سے بہتر ہے..."

"میں واپس اپنے گھر جانا چاہتی ہوں... آپ لوگوں کو میری وجہ سے کوئی زَحمت نہیں ہوگی..."

اس کی بات ختم ہوئی تو مازن اسے ڈھونڈتا ہوا ڈرائنگ روم میں آیا ...سب کو ایک زور دار سلام کیا اور سب سے پہلے حسنین صاحب کے پاس گیا ...

"دادا ابو... مینو سے کہیں مجھے اپنے سارے کھلونے دے ...وہ مجھ سے لڑائی کرتی ہے ..." انہوں نے کتنی محبت سے اسے دیکھا یہ وہ خود نہیں جانتے تھے ...

"ہم دونوں ناشتہ کر کے بازار چلتے ہیں اور تم بہت سارے کھلونے خرید لو..." اس کی معصوم آنکھیں ان کی اِس بات سے کس قدر چمک اٹھی تھیں ...

"کیا ہم دادی جان کو بھی ساتھ لے چلیں..." وہ نفیسہ بیگم کی طرف مڑا توان کی آنکھیں اپنی بے رحمی پہ نم ہو گئی تھیں...اس کے چھوٹے سے ہاتھ تھام کے انہیں چُوما ...

"ہم سب چلیں گے..." اتنی معصوم محبت کے آگے انہوں نے ہتھیار ڈال دیے ...

مازن بیلا کے پاس آیا ...

"ماما مجھے بھوک لگی ہے...ناشتا بنا دیں..." بیلا نے اسے اپنے سینے سے لگا یا ...

"آپ کیا کھاؤ گے..." کھڑے ہو کے اس کا ہاتھ تھاما ...

"میں آملیٹ کھاؤں گا اور پاپا کہاں ہیں ...میں انہیں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں..." بیلا اس کے ساتھ بات کرتی ہوئی دروازے تک گئی ...

"پاپا کسی کام سے کراچی گئے ہیں ...ایک دو دن میں واپس آجائیں گے..."ڈرائنگ روم میں موجود تینوں افراد کو ان دونوں کی باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ...

"پر انہوں نے تو کہا تھا کہ وہ ہمارے ساتھ ہی رہیں گے..."

ڈرائنگ روم کے بند دروازے کے پیچھے کھڑے افراد ایک ہی بات سوچ رہے تھے ...کہ وہ تینوں ایک دوسرے سے کسی رشتے میں ناجڑے ہونے کے باوجود بھی ایک دوسرے کے لیے تھے ... محبت کی ایک مکمل تصویر تھے...چاہے وہ محبت تابش کو بیلا سے تھی...بیلا کو تابش سے ...یا دونوں کو مازن سے پر یہ بات تو طے تھی کہ قدرت نے جس طرح ان تینوں کو ایک ساتھ جوڑا تھا اس میں داخل اندازی کرنے کی ہمت اب کسی میں نہیں تھی ...

تابش اِس وقت یہاں موجود نا ہوتے ہوئے بھی ان دونوں کے ساتھ تھا ...ان کا سائبان تھا...ایک گھنا شجر تھا...ان کی چھت تھا ...

نفیسہ بیگم نے برابر میں کھڑے افراد کو ڈرائنگ روم کا دروازہ تکتے دیکھا ...

New Era Magazine

"میں سوچ رہی ہوں کہ ہم بیلا کو اپنے ساتھ کراچی لے چلیں ... کیا خیال ہے آپ لوگوں کا..." انہوں نے بلال کی طرف دیکھا ...

"آنٹی میرا خیال ہے کراچی جانے سے پہلے آپ دونوں کا نکاح کر کے بھابھی کو تابش کے کمرے میں رخصت کر دیں..." اور طوبیٰ برابر میں کھڑے اپنے شوہر پہ فدا ہی تو ہو گئی تھی...ایک پیار بھری نظر اس پہ ڈال کے ایک ہلکی سی سرگوشی اس کے کان میں کی

"Thank you..."

ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ ﬞ

پانچ دنوں بعد وہ گھر میں داخل ہوا تو کچھ ہلچل محسوس ہوئی...رات کے کھانے کا وقت تھا اور عجیب افرا تفری تھی ...اپنے پیچھے کھڑے وکیل صاحب کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کے باہر آیا تو سب سے پہلی نظر مازن پہ پڑی جو دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا ...

"میں آپ سے ناراض ہو پاپا ...آپ مجھے چھوڑ کے چلے گئے... میں نے کتنا یاد کیا آپ کو..." اس نے منہ پھلا کے ناراضگی کا اظہار کیا تو تابش نے اپنی کیپ اُتار کے اسے پہنائی اور سینے سے لگائے کھڑا ہو گیا ...

"میں ابھی آپ کو باہر لے کے چلتا ہوں پھر ہم خوب مزے کریں گے..." اپنے بازو میں دبی اسٹک اسے تھما کے ہنستا ہوا اندر آیا اور اس کے کان میں سرگوشی کی ...

"ماما کہاں ہیں تمہاری..."اس نے ایک تیز نظر ہر طرف دوڑائی ...

"وہ دادی کے ساتھ کچن میں ہیں..." مازن اس کی کیپ اور اسٹک لے کے کمرے میں کہیں غائب ہو گیا...سلام کرتا وہ کچن میں داخل ہوا تو سب سے پہلی نظر اسے دیکھ کے تیزی سے گھومتی بیلا پہ پڑی...ایک مسکان کے ساتھ وہ نفیسہ بیگم کے پاس آیا...

"کیسی ہیں آپ..." انہوں نے سر گھما کے اسے دیکھا اور مسکرا دیں ...

"اچھی ہوں...اتنے دن کہاں لگا دیئے..."اس کا پر سکون چہرہ دیکھ کے ان کے دِل میں ٹھنڈک پڑ گئی ...

"وہ بھی بتادوں گا پہلے آپ لوگ ذرا ڈرائنگ روم میں آجائیں..."ایک ٹماٹر کا ٹکڑا منہ میں ڈال کے وہ بیلا کی طرف پلٹا...وہ ابھی تک اس سے پیٹھ موڑے کاؤنٹر پہ زبردستی کچھ کرنے میں مصروف تھی...ایک شریر سی مسکان اس کے لبوں پہ ابھری...اس سے پہلے کے وہ بیلا تک پہنچتا...وہ ہاتھ صاف کرتی اس سے نظریں بچاتی تیزی سے نفیسہ بیگم کے ساتھ باہر نکل گئی...تابش نے آنکھوں میں ایک انوکھی چمک لیے اپنا دِل سہلایا ...

"بس کل تک کی بات ہے بیلا ...پھر کہاں بھاگو گی..." دِل میں ابھرتے چاہت کے جذبات لیے وہ بھی ان کے پیچھے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا...اندر داخل ہوتے ہی بیلا نے اپنے بابا کے وکیل افتخار صاحب کو بیٹھے دیکھا تو جہاں تھی وہیں رک گئی ...

"انکل آپ..." انہیں دیکھ کے تیزی سے آگے بڑھی...ایسا لگا اس کے بابا آگئے ہوں ...آج کتنے سالوں بعد ان کا احساس ہوا تھا...افتخار احمد نے کھڑے ہو کے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا ...

"کہاں کھو گئی تھیں بیٹا تم ...ڈھونڈ ڈھونڈ کے پریشان کر دیا...ابھی دو دن پہلے ہی تابش نے رابطہ کیا ہے ...ورنہ میں تو ناامید ہو چکا تھا..."

سب ہی موجود تھے وہاں... حسنین صاحب ... نفیسہ بیگم... طوبیٰ...بلال اور تابش ...

اس نے بھیگی نظروں سے اس شخص کو دیکھا جو آہستہ آہستہ اس کی محبت سے عبادت

New Era Magazine

میں تبدل ہوتا جارہا تھا ...

افتخار صاحب نے اسے بیٹھنے کو کہا تو وہ ہوش کی دُنیا میں واپس آئی ...اس پہ ٹکی نظر جھکا کے ان کے برابر والے صوفے پہ بیٹھ گئی ...

"بیٹا...آپ کے لیے اچھی خبریں نہیں ہیں..."انہوں نے ایک سانس لی ...

" تین سال پہلے آپ کے دادا اور تائی امی ایک ایکسیڈنٹ میں چل بسے تھے ...آپ کے تایا اباّ حیات ہیں پر وہ بھی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے ہیں..."

اپنے دونوں ہاتھ گود میں رکھے وہ کھلی آنکھوں سے سب سن رہی تھی...نفیسہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھ کے اس کے برابر میں آ کے بیٹھیں...ایک ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھا تو اس نے دکھ سے پلٹ کے انہیں دیکھا ...

"وہ نوابشاہ میں ایک پرائیویٹ ہسپتال میں ہیں اور کس حالت میں ہیں یہ آپ کو تابش بتادے گا...یہ کل ہی ان سے مل کے آیا ہے..."

اس نے ایک بارِ پھر تابش کی طرف نظریں کی جو اس کے چہرے پہ گرتے آنسوں سے بے چین، آنکھوں میں محبت لیئے خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا...افتخار صاحب پھِر اس کی طرف متوجہ ہوئے ...

"حمدی کے علاوہ تم ہی اِس خاندان کی اکیلی وارث تھیں...اب جب کوئی بھی یہ سب

سنبھالنے کے قابل باقی نہیں بچا تو قانونی طور پہ یہ سب تمہارا ہوتا ہے..." انہوں نے بہت سارے کاغذات ٹیبل پہ اس کے سامنے پھیلائے ...

"تمہارے دادا کی حویلی ...تایا ابّا کا گھر اور زمینیں ... تمہاری تائی اماں کے سارے لوکرز اور زیورات..."

وہ ایک ایک کر کے ہر فائل اس کے سامنے رکھ رہے تھے...تابش سامنے بیٹھا صرف اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھتا رہا ...وہ کن کیفیات سے گزر رہی تھی وہ سمجھ سکتا تھا ...

"حمدی کے نام پہ جو گھر تھا وہ بھی اس کی بیوی ہونے کی حیثیت سے تمہارا ہوتا ہے..."

بیلا نے آہستہ سے اپنے آنسو صاف کیے ...

"سبحان کی بھی ساری جائیداد قانوناً اب تمہاری ہی ہے...یہ گھر ...زمینیں ...دکانیں ..." انہوں نے پھر کچھ اور فائلوں کا ڈھیر اس کے سامنے لگایا ..

"تابش نے ہر چیز کو تمہارے نام منتقل کروانے کے لیے کہہ دیا ہے ...میں سارے ضروری کاغذات بنوا کے تم لوگوں کو اطلاع کر دوں گا...دستخط کرنے کے لیئے تمہیں کراچی آنا ہو گا..." وہ بیلا کے جھکے ہوئے سر کو دیکھنے لگے...وہ کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں تھی ...تابش آہستہ سے اٹھ کے بیلا کے پاس آ کے کھڑا ہوا ...

"انکل آپ ہمیں ایک دو دن پہلے بتا دیں گے تو اچھا ہو گا...مجھے ایک دو چھٹیاں لینی ہوں گی...باقی آپ جیسا کہیں گے ہم اس کے لئے تیار ہیں...آپ نے شناختی کارڈز کی کاپیز مانگی تھیں..." اس نے جیب سے اپنا بٹوا نکالا ...

"یہ میرے کارڈ کی کاپی ہے اور یہ بیلا کے..."برابر میں بیٹھی بیلا پہ ایک نظر ڈال کے اس نے دونوں کاپیز افتخار صاحب کے حوالے کر دیں ...

"ہمارے نکاح نامے کی کاپی میں کل آپ کو عصر کے بَعد دے دوں گا..." افتخار صاحب نے بیلا کے سر پہ ہاتھ رکھا ...

"مبارک ہو بیٹا ...اللہ تمہیں خوش رکھے...تابش نے مجھے آج روکا ہے کہ کل سجان کی طرف سے میں تمہارے نکاح میں شرکت کروں..." وہ آخر اور کتنا برداشت کر سکتی تھی...برابر میں بیٹھی نفیسہ بیگم کی گود میں چُپ کے رونے لگی ...

وہ جب سے گھر واپس آیا تھا ابھی تک یونیفارم میں ہی گھوم رہا تھا...پہلے وکیل صاحب کے ساتھ تفصیل سے بات ہوئی اس کے بَعْد کھانا لگ گیا ... کھانے سے فارغ ہو کے کچھ وقت مازن کے ساتھ گزارا ... کپڑے بدلنے اپنے کمرے کی طرف ہی جا رہا تھا کہ بیلا کچن سے نکل کے چلتی ہوئی آئی ...سوجی ہوئی آنکھیں مستقل رونے کی علامت تھیں...وہ سامنے آ کے رکی ...

"تم تایاابّا سے ملے ہو... کیسے ہیں وہ..." آنسو صاف کرتی بڑی مشکل سے ضبط کررہی تھی... جھوٹ وہ بولنا نہیں چاہتا تھااور سچ بولنے سے وہ بیلا کی تکلیف اور بڑھا دیتا ...

"ٹھیک نہیں ہیں وہ..."اس نے پِھر بھی سچ بولا ...

"شاید آخری وقت ہے ان کا...بہت تکلیف میں ہیں... میں سچ بولنا نہیں چاہتا تھا...پر تمہیں جھوٹی تسلی بھی نہیں دینا چاہتا..." وہ لمحے بھر کوچُپ ہوا ...

"بہت کمزور ہوگئے ہیں... کھاناپینا بھی چھوٹ گیا ہے... کسی بھی وقت کوئی بھی خبر آ سکتی ہے..." اس کے آنسوں میں اور شدت آئی تھی ...

"ان کے ساتھ کون ہے..." حالانکہ وہ جواب جانتی تھی پِھر بھی سوال کیا ...

"کوئی بھی نہیں ہے ان کے ساتھ...ہاسپیتال کی ایک نرس ہے سلطانہ..." وہ بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھے گئی ...پِھر سر جھکالیا ...

"سلطانہ بی بی حمدی کی نرس تھیں..." تابش ایک قدم پاس آیا ...

"اکرام کو سات سال کی سزا ہوئی ہے اور صفدر کو گیارہ سال کی ...کچھ اور بھی الزامات تھے اس پر..."وہ بھی نظر جھکائے بات کررہا تھا ...

"میں آج کے بَعْد دونوں کا ذکر کبھی نہیں کرنا چاہتا بس تمہیں بتانا ضروری تھا..."بیلا نے ہاتھ مسلتے ہوئے بہت مشکل سے اس سے نظر ملائی ...

"تابش..."ایک قدم اس کے پاس آئی...اس کے سینے پہ سجے پولیس کے سارے تمغے نظروں کے سامنے تھے...ایک طرف اس کے نام کی پلیٹ جگمگا رہی تھی...پھر ایک نگاہ اٹھا کے اسے دیکھا...لبوں پہ ایک مسکان لئے اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا ...

"کیا ہم تایا ابّا کو یہاں لا سکتے ہیں..." نظریں جھکائیں تو وہ بیلا کا جھکا ہوا سر دیکھتا رہ گیا ...

"آخر کس مٹی کی بنی تھی وہ..."

"کیا کیا ظلم نہیں کئے تھے انہوں نے بیلا کے ساتھ..."وہ سوچ کے رہ گیا ...

"معاف کر سکو گی ان کو..." اس کی بات پہ بیلا نے سر اٹھایا ...

"کیا بدلہ لوں ان سے ...جو بابا کی جگہ ہوں ... مجبور ہوں...اپنی آخری سانسیں گن رہے ہوں..." اس نے دونوں ہتھیلیاں آپس میں مسلیں ...

"میں نے انہیں بابا کی خاطر سچے دِل سے معاف کیا..." اپنے آنسو صاف کر کے اس نے سر اٹھایا ...

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے...وہ یہاں رہ سکتے ہیں...بلکہ اگر تم چاہو تو میں بات کر کے تمہارے پرانے ڈرائیور...کیا نام تھا اس کا..." اس نے سر اٹھا کے سوچا ...

"ہاں شوکت...اسے بھی پولیس میں نوکری دلوا سکتا ہوں..." شوکت کا نام سن کہ وہ

حیرت سے کھل اٹھی تھی...یہ سب لوگ تو بابا کی یادوں سے جڑے تھے ...

"اور بتول بی بی بھی... کیا ان کو بھی نوکری مل سکتی ہے..." اس کا خوشی سے چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کے وہ ہنس پڑا ...

"انہیں پولیس میں تو کوئی نوکری نہیں مل سکتی پر تم انہیں یہاں گھر میں رکھ سکتی ہو..."

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا..." وہ صرف اپنے ماضی سے جڑے لوگوں کا سوچ کے کتنی خوش ہو گئی تھی کہ بیان نہیں کر سکتی تھی...اس کے پرانے ملازم جو ہر دکھ میں اس کے ساتھ تھے... سر جھکائے پر انا وقت سوچنے لگی جب موسیٰ کی کال آئی...وہ کسی کیس کے حوالے سے بات کر رہا تھا ...

"وعلیکم سلام..."

"ہم..."

"ہم..."

"موسیٰ اِس کیس کو اچھی طرح دیکھو...یہ ڈر گز ہاتھ سے نکلنے نہیں چاہئیں..."

وہ بات کرتے ہوئے مڑا...ایک ہاتھ کمرے کے دروازے پہ اور دوسرے میں موبائل پکڑے کمرے میں داخل ہوتے ہی لگا تھا کہ اس کے کندھوں کو دونوں ہاتھوں سے

تھام کے بیلا نے اپنا سر اس کی پشت پہ رکھا... بات کرتے کرتے اس نے سر گھوما کے کمر سے لگی بیلا کو دیکھا... اپنے کندھے پہ اس کی مٹھیوں کی بڑھتی ہوئی گرفت اس کے بے آواز رونے کی علامت تھی ...

"ٹھیک ہے موسیٰ... کل صبح بات کریں گے..." اپنی قمیض پہ اس کے آنسوں کی نمی محسوس کرنی شروع کی تو پِھر پلٹ کے اسے دیکھا ...

"ہاں کل نکاح ہے... ولیمہ دو تین ہفتے کے بَعْد کراچی جا کے ہو گا "

"ایک ڈرائیور کو اور نوکری پہ رکھنا ہے ... میں ایک دو دن میں اس کا نمبر تمہیں دوں گا ..." کمرے کا دروازہ کھول کے وہ اندر داخل ہوا اور کندھے پہ رکھا اس کا ہاتھ تھامے اسے بھی اندر لے آیا ...

"ٹھیک ہے ... اللہ حافظ..." وہ گھومتا اِس سے پہلے بیلا نے اس کے کندھوں کو مضبوطی سے پکڑا ...

"پیچھے مت پلٹنا تابش..." ہاتھ بڑھا کے تابش نے کمرے کی لائٹ جلائی ...

"بہت محبت کرتے ہو مجھ سے..." اس کے پیچھے سے ایک ہلکی سی سرگوشی ابھری تھی ...

"کیا تمہیں اب بھی کوئی شک ہے..." اس نے آنکھیں بند کی ...

New Era Magazine

"میں تمہارے احسانات کس طرح اتاروں..." دونوں ہاتھوں کو اس کے بازوں کے نیچے سے نکال کے اس نے انہیں تابش کے سینے پہ رکھا... آنکھیں سکون سے بند کی ...آنسو مستقل اس کی قمیض میں جذب ہو رہے تھے ...

"کیا ہم ان تکلفات سے باہر نکل سکتے ہیں بیلا ...میں نے جو بھی کیا اپنا فرض سمجھ کے کیا ہے... کوئی اتنی بڑی بات نہیں..." اس کے سینے سے لگے ہاتھوں کی ٹھنڈک کو تابش نے دِل کی گہرائیوں تک محسوس کی اا وران پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھے ...

"کیا تم جانتے ہو کہ محبت میں بھی درجات ہوتے ہیں..." بیلا کے لبوں پہ ایک بھیگی مسکان ابری ..."پہلا درجہ محبت کا ...اس کے بَعد عقیدت کا...پھر عبادت اور آخری درجہ عشق کا..."

"میں ابھی تک تم سے صرف محبت کرتی تھی پر اب اِس سے بڑھ کے کچھ محسوس کر رہی ہوں ...شاید عبادت یا شاید عقیدت..." وہ ایک لمحے کے لیے کچھ بول نہیں سکا ...پِھر اپنی بند آنکھیں کھولیں ...

"ہاں سنا ہے کہ محبت میں بھی درجات ہوتے ہیں ...لوگ عشق کرتے ہیں...عبادت کرتے ہیں اور عقیدت بھی کرتے ہیں..." وہ بیلا کی طرف گھوما ...

"پر میرا درجہ ان سب سے الگ ہے بیلا...کیوں کہ مجھے معتبر کیا گیا..."بہت نرمی سے

New Era Magazine

اسے اپنی بانہوں میں بھرا ...

"میری محبت پہ مان کیا گیا ... میری ذات پہ بھروسہ کیا گیا اور مجھے خبر بھی نہیں ہوئی ..."

اپنے لب اس کی پیشانی پہ رکھے ...

"تم نے میری جلتی ہوئی روح کو اپنی محبت سے تسکین بخشی ہے بیلا... بتاؤ میں یہ احسان کیسے اُتاروں..."

"اس مان اور بھروسے کا بوجھ کتنا خوبصورت ہے... میں یہ کیسے بتاؤں تمہیں... کیسی شکریہ ادا کروں تمہارا..."

"سوچتا ہوں کے تمہیں ایک سجدہ کر کے مشرک بن جاؤں پر ڈر لگتا ہے اس خدا سے جس نے مجھے تم سے ملایا ہے ... کہیں ایسا نا ہو کہ اسے برا لگے اور وہ تمہیں مجھ سے پھر الگ کر دے..." ایک انگلی سے اس کا چہرہ اوپر کر کے اس کی بہتی آنکھوں میں دیکھا ...

"میں کوشش کروں گا کہ اِس مان اور بھروسے پہ پورا اتروں اور اسے زندگی بھر قائم رکھوں... اگر کہیں بھول ہو جائے تو درگزر کرنا..." اس کے لبوں سے نکلا ہر لفظ بیلا کا لیے باعث رحمت تھا... وہ صرف اس کے سینے میں چھپی ہر بات پہ ایمان لا رہی تھی ...

"مازن اب میری ذمہ داری ہے... وہ ہمارا بیٹا ہے... میں کبھی اس سے غفلت نہیں کروں گا... جس محبت سے تم نے اسے اپنایا ہے... میں بھی اس میں ہر پل تمہارے ساتھ ہوں ..."

˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘ ˘

ٹھیک ایک ہفتے بَعد صبح صبح گھر میں خوب ہلچل تھی... بیلا نے فریج سے کیک نکال کے ٹیبل پہ رکھا تو مازن اور تابش شرارت سے ہنستے ہوئے چھری لے کے پاس آئے... ان دونوں کے ارادے دیکھ کی بیلا نے جلدی سے اسے ڈھکا ...

"آپ دونوں اِس کیک کو ہاتھ نہیں لگائیں گے... پہلے وہ والا ختم کریں..." اس نے ٹیبل پہ پہلے سے رکھے ہوئے ایک اور کیک کی طرف اشارہ کیا ...

"ماما پر یہ زیادہ یمی لگ رہا ہے... ہیں نا پاپا..." اس نے تابش کو بھی اپنی شرارت میں شامل کیا ... "ابھی چیک کر کے دیکھتے ہیں..." وہ ہنستے ہوئے کیک کے پاس آ کے بولا ...

"واؤ مازن... دس کیک لکس سویمی... لیٹس ٹرائی اٹ..." اِس سے پہلے کے چھری کیک پہ چلتی... بیلا نے آگے بڑھ کے اسے ہاتھوں میں اٹھایا تھا ...

"یہ آرڈر کا کیک ہے...پتا ہے نا آپ دونوں کو کہ آپ کے ڈی۔آئی۔جی صاحب کی بیگم نے بنوایا ہے..." دونوں منہ بناتے کرسی پہ بیٹھے ...

"یہ تمہاری ماما نامازن ...ساری اچھی اچھی چیزیں بنا کے سب کو بانٹ دیں گی اور ہمیں بس یہ سوکھا ہوا کیک کھانے کو ملے گا..."اس نے سامنے پڑے ہوئے کیک پر دو چار چھریاں چلائیں ...

"بڑے افسوس کی بات ہے..." بیلا نے غصے سے سر ہلایا... تبھی بتول کچن میں داخل ہوئی ...

"بیٹا کمرہ ٹھیک کر دیا ہے...آپ دیکھ لو..." وہ کچن سے نکلتے نکلتے پلٹی ...

"اگر اِس کو کاٹا نا...پھر دیکھئے گا..." ہاتھ صاف کرتی بتول کے پیچھے کمرے تک آئی ... تابش بھی ہنستے ہوئے پیچھے ہی تھا...اس نے کمرے میں داخل ہو کے ایک تفصیلی جائزہ لیا...ہر چیز اپنی جگہ موجود تھی...تایا ابّا کا بستر ...ایک کونے میں الماری...چادر تکیہ... اس نے سکون سے ہنستے ہوئے ایک سانس لی ...

"ہاں سب ٹھیک ہے..." آگے بڑھ کے بستر کی دو تین شکنیں اپنے ہاتھوں سے برابر کیں...پھر واپس تابش کی طرف پلٹی ...

"کتنا ٹائم ہے جانے میں..."اس نے ہاتھ پہ بندھی گھڑی دیکھی ...

"فلائٹ دوپہر کی ہے تو ابھی تین گھنٹے ہیں..."

"شوکت کب تک آئے گا... میں چاہ رہی تھی کہ ویل چیئر بھی ابھی آجاتی تو جانے سے پہلے ہر چیز مکمل ہو جاتی..." اس نے اپنے ماتھے پہ پڑی لٹوں کو پیچھے کیا... تبھی شوکت ایک نئی ویل چیئر کے ڈبے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا ...

"سر بازاروں کا تو مجھے ابھی معلوم نہیں... یہ قریب ہی ایک فارمیسی سے مل گئی..." اس نے بیٹھ کے ڈبے سے نئی ویل چیر باہر نکالی تو بیلا نے ایک محبت بھری نظر سے اپنے مجازی خدا کو دیکھا... مازن بھی کمرے میں آیا اور بڑے پیار سے تابش کا ہاتھ ہلایا ...

"پاپا یہ ولیمہ کیا ہوتا ہے..." اس کی بات پہ وہ ساتھ کھڑی بیلا سے کوئی شوخ جملہ کہنے والا تھا پر شوکت کو دیکھ کے چُپ ہو گیا... بیلا اسے گھورتی ہوئی خاموشی سے باہر نکل گئی ...

"بیٹا... ولیمہ ایک دعوت ہوتی ہے ... جہاں سب لوگ اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور کھانا کھاتے ہیں..."

"تو ہم کراچی کسی ولیمے میں جارہے ہیں..." اس نے اپنی کالی کالی آنکھیں گھمائیں ...

"جی ... ہم کراچی ولیمے کے لئے جارہے ہیں... اور نانا ابو کو اپنے ساتھ واپس لے کے آئیں گے... آپ جلدی سے تیار ہو جاؤ... آج تو آپ کو ایروپلین میں جانا ہے..." وہ

مازن سے بات کرتا شوکت کی طرف گھوما ...

"شوکت جب تک ہم واپس آئیں گے تمہاری نوکری بھی شروع ہو جائے گی... گھر بھی ایک مہینے میں مل جائے گا... پھر تم اپنے گھر والوں کو بلا سکتے ہو ...

"جی سر..." شوکت شکریہ بولتا باہر نکل گیا تو وہ کمرے میں آیا... مازن بستر پہ کود رہا تھا اور بیلا اسے کپڑے بدلوا رہی تھی ...

"جلدی کرو بیٹا... دیر ہو رہی ہے..." اپنی کمر پہ تابش کے بازو محسوس ہوئے اور بیلا کے کندھے پہ اس نے اپنا سر رکھا ...

"مازن دیکھ رہا ہے..." وہ آہستہ سے منمنائی اور اس کے ہاتھ کمر سے ہٹائے ...

"طوبی کا فون آیا تھا... پاپا اپنا چشمہ اور ایک سوٹ بھول گئے ہیں ... میں نے دونوں چیزیں سوٹ کیس میں رکھ لی ہیں... کوئی اور چیز تو نہیں رہ گئی..." اس نے پیچھے کھڑے تابش کو دیکھا تو ہنستے ہوئے اس نے پِھر بیلا کی کمر کو کسا اور کندھے پہ سر رکھ کے سرگوشی کی ...

"ابھی بتاتا ہوں کیا رہ گیا..."

"مازن جلدی سے ماما کو پیار کرو..." تابش نے مازن کو اپنے پاس کیا تو اس نے آگے جھک کے ماما کے گال پہ ایک پپی کی ...

"اب میری باری..." ہنستے ہوئے اس نے لبوں کو اس کے رخساروں سے چھوا ...

"اب میری..." مازن پھر آگے بڑھا اور پھر اسے لے چہرے کو پیار کیا ...

"اب میری..." تابش نے اس کے چہرہ اپنی طرف گھمایا... پھر اس کے رخساروں کو چوما...

"اب میری..." مازن نے پھر ایک پیار کیا تو وہ جھنجلا کے پیچھے ہٹی ...

"کیا بدتمیزی ہے..." دونوں ہاتھوں کو اپنے لال گالوں پہ رکھا ...ایک گھورتی ہوئی نظر اس بڑے بچے پہ ڈالی... جواب میری باری کر کے پھر پاس آیا تھا ...

"شرافت سے تیار ہو جائیں... جانا نہیں ہے کیا..." اسے دھکا دے کے باتھ روم کے اندر کیا تو وہ اندر جاتے جاتے اسے بھی گھسیٹ کے لے گیا ...

"تابش مازن باہر کھڑا ہے..." اس نے ہنستے ہوئے پھر اسے دھکا دیا ...

"اچھا پلیز... ایک جلدی سے... دیر کرو گی تو فلائٹ نکل جائے گی..." آنکھوں میں انوکھے جذبات لئیے اس نے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تابش کا چہرہ تھاما... بہت چاہت سے اس کے لبوں کو چھوا اور دونوں ہاتھوں کا حصار اس کی کمر پہ باندھا... پیچھے ہوئی تو تابش نے اسے پھر اپنی جانب کھینچا ...

"ایک اور ..." باہر کھڑے مازن نے دروازہ بجانا شروع کیا ...

"ماما مجھے بھی اندر آنا ہے..." دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے...بیلا اسے پیار کرتی باہر آگئی
...

کچھ ہی دیر بعد تینوں ایک نئے سفر پہ گامزن تھے ...زندگی سے بھرپور زندگی کے سفر کی جانب ...اس تکون کی تکمیل کے ساتھ جس سے ان تینوں کے نصیب جڑے تھے اور جسے تابش حسنین نے مکمل کیا تھا.

****

ختم شد

نوٹ

تیرے نام کا شجر از عائشہ آفتاب علی پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔
نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین